ان ارید الا الاصلاح ما استطعت

مجموعۂ

# مضامین نظم و نثر

جو

## جلسۂ دوم ندوۃ العلما

منعقدۂ ۱۶ و ۱۷ و ۱۸ شوال سنہ ۱۳۱۲ھ واقع قیصر باغ لکھنؤ میں پیش ہوئے



باہتمام بندۂ آسی محمد عبد العلی مدراسی


مطبع اصح المطابع محمود نگر لکھنؤ میں چھپا

## حامداً و مصلیاً

اسمین کوئی شبہہ نہین کہ موجودہ زمانے مین ہمارے غریب اسلام اور اُسکے بیکس الیونکی قابل افسوس حالت بعینہ
اُس شخص کی حالت کے مشابہ ہو رہی ہی جو نہایت واماندگی کی حالت مین پڑا ہوا محض کسی کے سہارے
کا انتظار کر رہا ہوا اور آرزو رکھتا ہو کہ اِس کس مپرسی کے وقت مین کوئی اُسکا حامی بنکر اُسکی دستگیری کو کھڑا ہو جائے
خدا کا شکر ہی کہ اب اِس آخری دور مین قوم کی یہ نازک اور قابل رحم حالت دیکھکر جماعت ندوہ نے ادھر توجہ کی
اور پوری سرگرمی کے ساتھ اُسکی حمایت ہی نہین بلکہ اُسکو اُسکے دلی مقاصد مین کامیاب کرانیکا بیڑا اُٹھا لیا
اگرچہ ندوے نے بہ نسبت اُسکے جو اُسے کرنا ہی ابھی کچھ نہین کیا تاہم اتنا ضرور کیا کہ قوم کی بجھی ہوئی
ہمتون کے بیجان قالبون مین آیندہ کے لیے اُمید کامیابی کی ایک نئی روح پھونک دی۔ قوم کے
جو بالکل رفتار زمانہ سے بیخبر محض ایک ایسی حالت مین پڑے ہوئے تھے جسے غنودگی یا خواب کی
سے تعبیر کرنا بیجا نہوگا اُنکو اِسکی تحریک نے دفعۃً چونکا دیا۔ علمای اہل اسلام جو باہمی اختلاف۔ آپس
ایک دوسرے کی رد و قدح کے معرکے مین متواتر چوطرفہ حملونسے ایک عجیب کشمکش کیحالت مین گھرے ہوئے
اُنکی رفع نزاع اور رفع خصومت کے لیے یہ ندوہ ایک مستحکم سپر بنکر بڑی بہادری سے اُنکے ملانے اور باہم شیر و شکر
کا متکفل ہو گیا۔ الحمد للہ علی ذلک اِس بابرکت جلسے کو قائم ہوئے ابھی کل دو سال بھی نہین ہوئے کہ
اِسی قلیل زمانے مین جو مذہبی ولولہ اور جوش و خروش اِسنے بیشتر دردمندان اسلام کے دلونمین پیدا کر دیا
اندازہ اُن رویدادون کے دیکھنے سے بخوبی ہو سکتا ہی جو اُسی کے متعلقات کے لیے مخصوص ہ
امسال ملک کے مختلف ٹکڑون سے جو لائق اور ہمدرد بزرگان اسلام نے خود تشریف لاکر یا مضامین بھیجکر
و تقریراً قوم کی اصلاح و ترقی کے تدابیر بتائے اور اپنے پُراثر بیانات اور دل آویز نظم و نثر سے قوم کی رغبتین بڑہ
اور ترقی کے خیالات پیدا کر دئیے ہین ہمہ تن صرف ہمت فرمائی اُسکی تفصیلی رویداد بحسب اغراض و مصالح چند حصون مین
شائع کیگئی ہی ازانجملہ تیرہ تقریرونکا یہ ایک مجموعہ ہی جسکا سلسلہ صفحہ اول کتاب ہذا سے شروع ہوتا ہی۔ فقیر آثم محمد علی ناظم ندوة

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ونصلے علے رسولہ الکریم
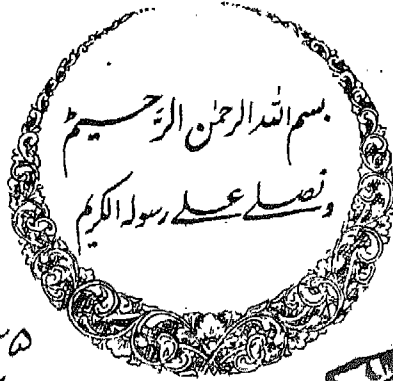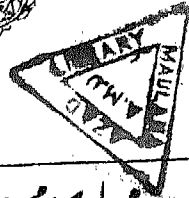


## تحریر جناب مولوی محمد سخاوت حسین صاحب وکیل و انریری مجسٹریٹ و وایس چیرمین میونسپل شاہجہانپور در باب انتظام مدارس

حضرات ۔

اس مجلس مبارک مین جہان تمام علمای کرام و مقتدای انام محض دینی حمیت اور اسلامی جوش سے اپنی موروثی علمی دولت کو جو حوادث زمانہ سے تباہ ہوکر کسیقدر بچی کھچی باقی رہگئی ہو اُسکے قائم رکھنے اور اُسکے زوال آیندہ کی انسداد کی فکر مین جمع ہوئے ہین مجھ ایسے آدمی کا جو نہ خود پڑھا نہ پڑھے لکھون کی صحبت سے مستفیض ہوا کچھ عرض کرنا اگر صدای بیمحل یا دخل در معقولات سمجھا جائے تو کچھ بیجا نہین ہی مگر مین اپنے بزرگان دین سے اُمید کرتا ہون کہ مجکو مثل اُس بڑھیا کے جو ایک انٹیا سوت کی لیکر حضرت یوسف علیہ السلام کے خریدارون مین جا داخل ہوئی تھی معاف کرینگے اور

جناب امیر المومنین علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ کے اُس مشہور مقولے کو جسکے مبارک الفاظ
یہ ہین اُنظُرْ اِلیٰ مَا قَالَ وَلَا تَنظُرْ اِلیٰ مَنْ قَالَ مدنظر فرماکر میری اس ناچیز تحریر
کو توجہ سے سنین گے۔ قریبًا تیس سال کا زمانہ گزرتا ہی کہ مجھکو مختلف حیثیتون سے ہر قسم
کی کمیٹیون اور جلسون مین کہ جنمین سرکاری اور قومی علمی اور عملی۔ دینی اور دنیاوی
شامل ہین اکثر شریک ہونیکی عزت حاصل ہوئی اور اپنی مدۃ العمر مین جو انقلاب
وقتًا فوقتًا ہر ایک بات مین ہوا وہ بھی میری نظر سے گذرا۔ اِن آنکھون سے یہ بھی دیکھا
کہ ہر شہر اور قصبے مین کم سے کم دو دو چار چار علمای نامی موجود تھے جنکے پاس مقامات
دور و دراز سے طلبا جمع ہوکر علم حاصل کرتے تھے۔ اگر ایک کی منطق و فلسفہ مین شہرت
تھی تو دوسرے علم ادب مین ضرب المثل تھے۔ کہین فقہ اور اصول اچھا پڑھایا جاتا تھا
تو کہین کے علم حدیث اور تفسیر پڑھانے کی تعریف تھی۔ اور اب انھین آنکھون سے یہ بھی
دیکھ لیا کہ نہ معلم ہی باقی رہے نہ وہ متعلم۔ اگر خانقاہین باقی ہین تو چمگادڑون اور ابابیلونکے
مسکن ہین۔ اور درسگاہین دکھائی دیتی ہین تو بالکل خالی اور ویران۔ اُسکے بعد ایک اور
زمانہ آیا یعنی جب بعض خدا کے نیک بندون نے کہ جو اپنے دین کے حامی اور خدا اور رسول
کے نام پر جان دینے والے تھے علم دین کی یہ کیفیت دیکھی تو وہ کمر ہمت باندھکر اوٹھ
کھڑے ہوئے اور ہر امیر غریب کے آگے ہاتھ پھیلایا اور ٹکہ پیسہ۔ روپیہ جو کچھ ملا اُس سے
جابجا مدرسے قائم کیے طلبا بھی اطراف و جوانب سے آکر مدرسون مین جمع ہوگئے اور درس
تدریس کا باب کھل گیا۔ یہ طریقہ ترقی علم کا جو سوچا گیا فی الحقیقۃ اگر یہ عمدہ طور پر ایک
باقاعدہ سلسلے سے قائم ہوتا تو اُسکے بے مثل اور بے نظیر ہونے مین کچھ شبہہ نہ تھا۔ لیکن
افسوس یہ ہی کہ اس بے ترتیبی سے اُسکا اجرا ہوا کہ اُس سے کچھ مدعا حاصل نہوا اور جبس

غرض سے کہ کوشش کرکے چندے کا روپیہ جمع کیا گیا اُس سے معتد بہ فائدہ نہوا یعنی شروع شروع مین تو ہر جگہ مدارس قائم ہوگئے اور اُنکے متعلق انجمنین منعقد ہوکر ارباب شوری صدر انجمن مہتممین مدرسہ بھی تجویز کردیے گئے دو چار چھ مہینے مدرسہ بھی خوب چلا لیکن اوسکے بعد کسی خفیف سی بات پر مہتممین مدرسہ یا ارباب شوری کے درمیان کچھ اختلاف ہوا اور یہ اختلاف اگرچہ تھا تو خفیف سی بات پر مگر اوسکا ایک طومار بندھ گیا یہانتک نوبت پونہچی کہ ایک دوسرے کے درمیان مین جو کل تک شیر و شکر تھے سخت مخالفت اور رنج پڑ گیا اور ایک سے دو گروہ بنگئے۔ علی الرغم مدرسۂ سابق کے ایک دوسرا مدرسہ بھی کھڑا کر دیا گیا۔ اب ان دونون مدرسون سے نہ تو خدا اور رسول کی خوشنودی مدنظر ہی نہ علم دین کی اشاعت منظور۔ بلکہ ایک دوسرے کی تخریب کے درپے ہین اور ہر فریق دوسرے فریق کے مدرسے کی بیخ کنی پر مستعد اور آمادہ۔ غرض کبھی تو یہ صورت مانع ترقی اشاعت علم دین کی ہوئی اور کبھی اختلاف عقائد باعث مخالفت ہوا مثلاً ایک فرقے کے لوگون نے کوئی مدرسہ قائم کیا تو اب ضرور ہوا کہ دوسرے فرقے کے لوگ یہ کہکر کہ یہ بدعتی ہین یا وہابی۔ غیر مقلدین یا مقلد اوسکی مخالفت پر کھڑے ہوگئے اور اپنی ڈیڑھ اینٹ کی مسجد جدا کھڑی کر لی۔ اسکے سوا ایک دوسری خرابی اور ہوئی وہ یہ کہ کسی ایک بستی مین لوگون نے چندہ کرکے ایک مدرسہ کیا اوسی کے قریب پانچ کوس پر کوئی اور قصبہ مسلمان شریفون کا ہی چاہیے تھا کہ اُس قصبے کے مسلمان بھی اسی مدرسے مین شریک ہوکر اُسکو قوت اور ترقی دیتے۔ مگر نہین۔ اُنھون نے بھی دیکھا دیکھی دس پانچ روپے مہینے کا چندہ کرکے اپنے یہان جدا مدرسہ بنا لیا جسکا نتیجہ یہ ہوا کہ بوجہ نہونے کافی سرمایہ اور مدد کے دونون مدرسے بُری حالت مین ہین نہ مدرسے کے چلانے کے واسطے روپیہ اپنے پاس موجود ہی اور نہ طالب علم اسقدر قریب قریب مدارس

کے لیے جمع ہو سکتے ہین۔ غرض اِن سب باتون کا یہ اثر ہوا کہ بوجہ متفرق ہوجانے کوششون اور باہمی ضد اور بحث کے کسی مدرسے کو اسقدر سرمایہ میسر نہوا کہ وہ اطمینان کے ساتھ چار مہینے بھی مدرسین کی تنخواہ اور طلبہ کے مصارف برداشت کر سکے اور سب سے بڑا نقصان اِس مخالفت باہمی کا تعلیم کو پہنچا۔ بوجہ مخالفت باہمی کے ہر مدرسے سے کوشش اس امر کی ہوئی کہ دوسرے مدرسے کے طالب علم ٹوٹ کر ہمارے یہان آجائین یا خود طالب علم اس مخالفت کو ذریعہ اپنی قدر دانی کا سمجھکر کسی خفیف سی بات پر یہ مدرسہ چھوڑ دوسرے مدرسے مین چلے گئے۔ اور یہان بلالحاظ اس امر کے کہ اونکی استعداد کیسی ہی اور کیا پڑھنا چاہیے محض طلبا کی رضا جوئی یا اپنے مدرسے کی نمود کے لیے جو طلبا نے چاہا اونکو شروع کرا دیا گیا جس سے اونکی استعداد بھی ہی سہی جاتی رہی اور اس طوفان بے تمیزی مین مدرسین کی تنخواہ اور مصارف طلبا مین جو کچھ خرچ ہوا وہ بھی مفت ضائع گیا۔

حضرات جو کچھ کہ مین نے اوپر عرض کیا اس سے میرا یہ مطلب نہین ہی کہ سب مدارس کی ایسی ہی حالت ہی مگر ہان اکثر مدرسے ایسے ہی دیکھنے اور سننے مین آئے اور اکثر ہی پر حکم کل کا لگایا جاتا ہی۔

اب مین نہایت ادب کے ساتھ اپنے دین کے حامیون اور پیشواؤن سے یہ عرض کرتا ہون کہ جب تک آپ ان مدارس کا بوجہ احسن انتظام نہ فرماوینگے نہ نصاب تعلیم کی اصلاح سے کچھ فائدہ ہو سکتا ہی نہ وہ ترقی علم دین کی غرض آپکی حاصل ہو سکتی ہی کہ جسکے لیے مقامات دور دراز سے تکلیف سفر اور حرج اوقات گوارا کر کے یہان تشریف لائے ہین میری ناقص سمجھ مین اسکی ایک تدبیر آئی ہی اور مین اقرار کرتا ہون کہ جیسی اپنی

نوعیت مین وہ تدبیر بے مثل اور لاجواب ہی ویسا ہی اوسکا پورا ہونا بظاہر ایک
امر محال اور دشوار معلوم ہوتا ہی - مین خیال کرتا ہون کہ اسوقت اس جلسے مین غالباً
سب جگہ کے مدارس کے مہتمم یا مدرس تشریف رکھتے ہین اور اگر الا ماشاء اللہ کسی وجہ سے
کوئی صاحب تشریف نہین لائے ہین تو حضرات موجودین جلسہ کا غالبا اونپر اسقدر اثر
ضرور پڑے گا کہ یہ لوگ اگر ایک دینی کام کے لیے اونکو کسی امر کے کرنے پر مجبور کرینگے
تو وہ طوعاً کرہاً اوسکو منظور کرینگے - پس اگر تمام مدارس کے بانی اور مہتمم ملکر اسوقت یہ
امر قرار دیدین کہ کل مدارس ایک ایسی کمیٹی یا مجلس کے زیر حکم یا ماتحت کر دیے جائین جسکو
انگریزی اصطلاح مین یونیورسٹی کہتے ہین - اور اس کمیٹی کے ممبر تمام مدارس کے بانی اور
مہتمم اور مدرسین اول اور نیز ہر شہر کے دیگر علماے نامی اور بزرگان قوم جو باعتبار وجاہت
ظاہری اس مجلس مین شریک ہونے کے قابل سمجھے جائین قرار دیے جائین تو یہ سب
خرابیان رفع ہو جائین گی - اس جگہ ایک اعتراض لازم آتا ہی کہ دور دراز مقامات کے
مدارس کا انتظام اور اُن سب ممبرونکا ہمیشہ ایک جگہ جمع ہونا کسیطرح نہین ہو سکتا مگر
اوسکی اصلاح اسطرح پر ممکن ہی کہ اُس مجلس اعلی کی چند شاخین مثل قسمت ملک کے مقرر
کیجائین اور اِن شاخون کے ممبر وہی ممبر ہونگے جو مجلس اعلی کے ممبر ہین اور وہ ممبر
بلحاظ سہولت انتظام کے کئی کئی مدرسے تقسیم کر کے اپنے زیر نگرانی کر لینگے - اور
بہ تبعیت احکام مجلس اعلی اپنے ماتحت مدرسون کا انتظام کرینگے - اُمور کلی کی تجویز مجلس اعلی
کی رای پر موقوف رہے - مثلاً قرار دینا اِس امر کا کہ کس کس مقام پر مدرسہ قائم ہونا چاہیے
اور اُس مدرسے کے مدرس کس کس تنخواہ کے ہون - اور مقدار خواندگی ہر مدرسے کی کہ
کس مدرسے مین کہانتک تعلیم ہونا چاہیے - اور اُمور جزئی مثلاً مدرسین کا تقرر منظوری یا

بلامنظوری مجلس اعلی کے جیسی ضرورت ہو اور تدابیر وصول چندہ اور فراہمی سرمایہ مدارس
اور دیگر انتظام مدارس ماتحت مجلسون کے متعلق کیا جائے مجالس ماتحت کو اپنے حدود
اختیار کے اندر اور بتجویز یا بمنظوری مجلس اعلی کے دیگر تمام مدارس مین ترقی اور تبدیلی
مدرسین کا اختیار دیا جائے۔ اور طالب علم جو آجکل جس مدرسے مین چاہتے ہین ایک مدرسہ
چھوڑ کر چلے جاتے ہین اور جو کتاب چاہتے ہین شروع کر لیتے ہین اور جب امتحان کا
وقت آیا تو فوراً مدرسہ چھوڑ دوسرے مدرسے مین جا موجود ہوئے اسکا انتظام
بھی اسطرح پر ہونا چاہیے کہ کوئی طالب علم تاوقتیکہ اپنی لیاقت اور چال چلن کا
سارٹیفکٹ اُس مدرسے کا جہانسے وہ آیا ہی پیش نہ کرے داخل مدرسہ نہ کیا جائے
غرضکہ تمام مدارس کے لیے قواعد منضبط ہو کر شائع کر دیے جائین اور اُسکے موافق
سب جگہ عملدرآمد ہو۔ اگر ندوۃ العلماسے یہ عظیم الشان کام جو درحقیقت انتظام سلطنت سے
کسی طرح کم نہین ہی انجام کو پہونچ گیا تو سمجھنا چاہیے کہ لاریب یہ مجلس مؤید من اللہ ہی
اور اسکے ممبر خدا کے مقرر کیے ہوئے ممبر ہین اور مسلمانون پر جو ادبار کی گھٹا چھائی ہوئی
ہی وہ بھی باقی نہین رہی اور اگر یہ نہین ہی تو جیسی اور بہت سی انجمنین اور مجلسین قائم
ہوئین کہ جنمین سے کچھ ابتک باقی ہین اور کچھ ختم ہو گئین مگر اونسے کوئی نتیجہ نہین حاصل
ہوا ویسا ہی اسکو بھی بے سود خیال کیا جائیگا۔

یا اللہ تو مقلب القلوب ہی اور تیری شان کریمی سے کچھ بعید نہین ہی کہ یہ آرزو
ہماری پوری ہو جائے اور جو کچھ اسکے ثمرات اور نتائج حاصل ہون وہ بھی ہم اپنی
آنکھ سے دیکھ لین۔

---

لہ دربارۂ انتظام مدارس و تدابیر اتحاد مدرسین کے یہ تحریر نہایت عمدہ اور مفید ہی کہ اکثر ارکین
اور ممبران ندوۃ العلما کا بھی یہی منشا معلوم ہوتا ہی ۱۲ ناظم ندوۃ العلما۔

## تحریر جناب مولوی سید عبد اللطیف صاحب جلالی امروہوی مدرس اول کالج اودے پور میواڑ در باب ترغیب علم ادب و منع رسوم بیجا

الحمد للہ رب العالمین والصلوۃ والسلام علی سید المرسلین محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔

**اول** تو مجھے اُن حضرات بابرکات کا شکریہ ادا کرنا ضرور ہی جنھون نے اپنے مساعی جمیلہ سے ایسے بڑے کام کی جسکی قوم اور ملک کو بہت ضرورت تھی بنیاد ڈالی اور اپنے گرامی وقات کے بے بہا حصے کو اپنے ملک اور قوم کی بہتری کے سامان بہم پونہچانے اور ذرائع پیدا کرنے مین صرف کر رہے ہین اور مسلمانون کے واسطے وہ وہ تجاویز اور تدابیر سونچ رہے ہین جنسے اسلام کی روز بروز تنزلی حالت بدل جائے اور آیندہ کو جو ابر سیاہ جہالت اور افلاس اور خرابی کا اسلام پر محیط ہونے والا ہی اوسکی روک ہوجائے۔ اِن حضرات کا شکریہ تمام مسلمانون پر واجب ہی اور شکریے کے ساتھ اِن حضرات کی اعانت اور ہمدردی بھی ضرور ہی اور دامے درمے قدمے سے جو کچھ ممکن ہو اِن حضرات کی شرکت لابدی ہی اور یہ بھی خیال رہے کہ اس جلسے کو دوسرے جلسونکی طرح صرف مفہوم لفظی نہ خیال کرین بلکہ اُسکے تحقق اور وقوع مین کوشش کرین۔ **دوسرے** اُن حضرات حامیان اسلام کے روبرو اپنے ناقص خیالات پیش کرکے چاہتا ہون کہ اگر فی الواقع میرے خیالات کچھ بھی وقعت رکھتے ہون اور قوم کی اصلاح اور درستی کے لیے مفید سمجھے جائین تو جلسۂ ندوۃ العلما کے اراکین کے روبرو پیش ہوکر رپوٹ سالانہ مین درج ہون۔

**(۱)** اس بات کو آپ سب صاحب جانتے ہین کہ تعلیم جملہ علوم سے یہ غرض ہوتی ہی کہ انسان اپنے خیالات اندرونی بذریعہ زبان اور قلم کے بیان کرسکے اور دوسرے کے دلمین

اپنے خیالات مرکوز اور ذہن نشین کرے۔ تعلیم مدارس عربیہ اسلامیہ مین یہ بڑا بھاری نقص پایا جاتا ہی کہ اول سے آخر تک تحصیل علوم کر لیتے ہین اور فارغ التحصیل اور فاضل اجل ہوجاتے ہین لیکن اگر کوئی شخص اونسے زبان عربی مین گفتگو کرنا چاہے تو ایک جملہ بھی بامحاورہ بلاتکلف نہین بول سکتے ہین اور بغلین جھانکنے لگتے ہین۔ اکثر عرب لوگون کے سامنے مولوی صاحبان کو اپنے اظہار مطلب مین قاصر ہی پایا اگر کوئی کسی قسم کی تحریر خط وغیرہ ان مولوی صاحبان سے عربی زبان مین لکھوالے یا خود مولوی صاحب کو کہین عربی عبارت لکھنے کی ضرورت پڑے تو کیا مجال کہ ایک فقرہ بھی بامحاورہ لکھ سکین۔ ہمارے مسلمان بھائیونکو جیسی بلا اور آفت عربی بولنے اور عربی خط لکھنے مین ہوتی ہی ویسی تکلیف کسی چیز مین نہین ہوتی ہی۔ خیال کرنا چاہیے کہ انگریزی زبان کیسی سخت اور غیر مانوس ہی مگر انگریزی تعلیم مین کوئی انگریزی پڑھا ہوا بولنے اور لکھنے مین ہرگز قاصر نہین ہوتا ہی سب انگریزی خوان برابر اچھی طرح سے حسب استعداد بول سکتے ہین اور لکھ سکتے ہین کیسا ہی ولایتی انگریز یہان آئے تو ہر ذی استعداد آدمی انگریزی دان اُس سے بلاتکلف بات چیت کرسکتا ہی اور اپنے اندرونی خیالات اُسپر ظاہر کرسکتا ہی پس جب تک اس نقص کی اصلاح اور درستی نہوگی ہرگز تعلیم عربی سے فائدہ نہوگا۔ محدود الفاظ یاد کر لینے سے کیا نتیجہ نکل سکتا ہی۔

(۳) زیادہ بھاری سبب ہم مسلمانونکی تباہی اور خرابی کا یہ ہی کہ ہم لوگ شادی اور بیاہ مین زیادہ خرچ کرتے ہین اور اپنی حیثیت اور مقدار سے زیادہ اُٹھاتے ہین اور اس شادی کی تباہی ایسی دامنگیر اور لاینحل ہوجاتی ہی کہ برسون تک اوسکا خمیازہ دور نہین ہوتا ہی اور قرضداری کے سبب اس درجہ ہم لوگ پریشان ہوجاتے ہین کہ قیامت تک بھی راحت نصیب نہین ہوتی ہی اور دن رات قرضے کے پھیر مین گرفتار رہتے ہین چاہیے ہم لوگون کو

کیسی ہی عُسرت اور افلاس ہو مگر شادی مین ضرور ہی کہ ناچ رنگ ہو۔ آتش بازی چھوٹے نقلین ہون - بھانڈون کا تماشا ضرور رہو۔ اور کھانا بھی ایسا ہو کہ کسی کے یہان ایسا کھانا نہ پکّا ہو۔ اور دعوت بھی ایسی عالمگیر ہو کہ شہر مین کوئی باقی نہ رہجائے۔ اور زیور اور کپڑے بھی ایسے بیش قیمت ہون کہ دوسرون کے یہان نہ نکلین۔ اور اسی کے قریب قریب موتی کی رحلت کے وقت اسراف بیجا ہوتا ہی مردے کے جانے پر قیمتی قیمتی دوشالے ڈالے جاتے ہین۔ سوم چہلم وغیرہ مین وہ وہ پر تکلف کھانے کھلائے جاتے ہین کہ جسکے واسطے درویش لوگ دعائین مانگا کرتے ہین پس اِن دونون شادی اور موت کی رسمون مین ایسی مہلک بیماریان ہین کہ جن سے تمام ہندوستان تباہ اور خراب ہو رہا ہی سب سے پہلے اِن دونون اُمور مذمومہ کی اصلاح کرنی چاہیے اِس اسراف بیجا مین علاوہ ممانعت شریعت مصطفویہ کے جسکے واسطے اِنَّ الْمُبَذِّرِيْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ آیا ہی دینوی نقصانات زیادہ ہین عرب کا ملک اور عربستان کے لوگ باوجود کم مایگی کے کیون مرفہ الحال اور خوش اوقات ہین یہی سبب ہی کہ وہ لوگ اِن دونون شادی اور بیاہ کے رسوم مین کوئی بات خلاف شرع نہین کرتے ہین صرف مہر شرعی مقرر کرکے بحاضری گواہان نکاح پڑھا کر اوسی وقت رخصت کر دیتے ہین اور مہر مقررہ دس بیس روپے جو ہوئے وہ منکوحہ کو اوسی وقت دیدیتے ہین اور صبح کو حسب مقدور دس پانچ آدمیونکو طعام ولیمہ کھلا دیتے ہین اور ایسطرح جسے موتے کو غسل دیکر تین چار کپڑے کفن کے منگا کر دفن کر دیتے ہین نہ سوم کا جلسہ ہوتا ہی اور نہ چہلم کرتے ہین پانچ چار روپے کے خرچ مین تجہیز و تکفین مردے کی ہوجاتی ہی[لہ]۔

---

لہ فی الواقع ایسے بیجا مصارف کے رسوم بدعیہ موقوف ہوجائین تو ہم لوگون سے افلاس کی تکلیف اور قرضداری کی ذلت اور رسوائی دور ہو جائے ۱۲ ناظم ندوۃ العلما۔

(۳) اور ایک بڑا سبب مسلمانونکی تباہی کا بابت مسلۂ تقلید وغیر تقلید کے اِن زمانے مین ایسا واقع ہوا ہی کہ جسنے مسلمانونکی جمعیت اور اتفاق مین وہ خلل ڈالا ہی کہ جس سے تمام مسلمانونمین ایسی عداوت پیدا ہوگئی ہی کہ ایک مسلمان دوسرے مسلمان کا دشمن ہورہا ہی اور بجای فائدہ رسانی کے ایذا رسانی پر کمر بستہ ہی جبتک یہ نفاق اور باہمی اختلاف رفع نہوگا ترقی اسلامی غیر ممکن ہی اور ہرگز مسلمان ورطۂ تباہی سے نہین نکل سکتے ہین۔

(۴) اور ایک بڑا سبب مسلمانونکی تذلیل اور تباہی کا یہ بھی ہی کہ ہم لوگ اپنے مقدمات نکاح و طلاق و مہر وغیرہ مین حکام وقت کے یہان جاکر پیروی کرتے ہین اور یہ مقدمات حکام کے روبرو دائر کرکے بڑی خفت اوٹھاتے ہین۔ حکام لوگ پوری طرح سے ہماری شریعت غرا کے اصول اور قواعد سے واقف نہوکر خلاف شرع مقدمات فیصل کردیتے ہین۔ اور عدالت مین جاکر ہم لوگونکو حکام کے روبرو بڑی ذلت اور خفت ہوتی ہی اور جو خرچہ اشٹام وغیرہ کا ہمارے سر پڑتا ہی وہ مزید برآن ہی تاہم ہم لوگ اپنے مطلب مین کامیاب نہین ہوتے ہین اور خَسِرَ الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃ کے مصداق ہوتے ہین۔ اراکین جلسۂ ندوۃ العلما کو ایسی تجویز اور تدبیر کرنی چاہیے کہ یہ مقدمات عدالتون مین دائر نہون بلکہ مسلمان حاکم ان مقدمات کو فیصل کرے اور اسکی ترکیب اس طور سے ہو کہ ندوۃ العلما کے اراکین اس کام کے اجرا کے واسطے چند قوانین مقرر کرکے ہندوستان مین کسی بڑے صدر مقام پر اس جلسۂ شوریٰ کا صدر مقام مقرر کرین اور ہر شہر اور قصبے مین اُن اراکین کیطرف سے ایک ایک نائب مقرر ہو اُسکے پاس اُس شہر کے تمام مقدمات شریعت فیصل ہوا کرین اور ماہوار نقشہ اوسکا اراکین کی خدمت مین پہونچتا رہے اور تنخواہ اُس نائب کی اہل شہر سے ملا کرے اور انتخاب اوسکا اہل شہر کی منظوری سے ہوا کرے اور اراکین ندوۃ العلما کیطرف سے اُسکے انتخاب مین پابندی امتحان کی

مشروط ہو جس سے کسی شخص کو محل اعتراض باقی نہ رہے۔

(۵) منجملہ دوسرے اسباب کے ایک سبب تباہی کا تعلیم انگریزی بھی ہی جسکے سبب سے ہمارے مسلمان بھائی بدخلق اور بدوضع ہو جاتے ہین اور شریعت کے اتباع اور دین اسلام کی حرمت سے بالکل بد اعتقاد ہو جاتے ہین گو انگریزی یا دوسری غیر زبان کا دنیوی کاروبار یا تحصیل معاش کے واسطے پڑھنا لکھنا منع نہین ہی۔ اب جب روزگار اور وجہ معاش اس علم انگریزی پر موقوف ہو گیا تو اوسکے پڑھنے مین کوئی حرج نہین ہی لیکن یہ بات ضرور ہی کہ اول کسیقدر اپنی مذہبی کتابین عقائد اور علم اخلاق کی ضرور پڑھ لین جنسے اپنے مذہب کے اصول سے واقف ہو جائین اوسکے بعد انگریزی علم سیکھین اگر کوئی بلا درستی عقائد اور اخلاق کے انگریزی پڑھے گا تو اسمین شک نہین کہ وہ ہرگز ہرگز اصول مذہب اسلام کو پسند نہ کریگا اسواسطے اس تعلیم انگریزی کے لیے اصلاح کی ضرورت ہی اراکین جلسۂ ندوۃ العلما عمدہ عمدہ کتب عقائد اور اخلاق کے انتخاب کر کے تعلیم مین داخل کرین جس سے ہماری قوم اپنے اصول مذہب سے واقف ہو جائے اور مسلمانون کی طرف جو یہ الزام دوسری قومونکا لگا ہوا ہی کہ یہ قوم بہت بڑی بد تہذیب اور جنگجو ہی وہ بھی اس اخلاقی تعلیم سے اُمید ہی کہ رفع ہو جائے باقی العلم عند اللہ۔

## خط جناب مولوی سید اقبال علی صاحب سب جج گونڈہ ملک اودھ درباب رفع نزاع باہمی

جناب مخدوم و محترم مولوی محمد علی صاحب دام مجدکم۔ السلام علیکم و علی من اتبع الہدیٰ رودادِ مجلس ندوۃ العلما حصۂ اول اسوقت میرے سامنے ہی ان برگزیدہ اور قابل عظمت

بزرگون کا احسان جو اس مجلس متبرک کے بانی ہین جسقدر مسلمانون پر خیال کیا جائے کم ہی-
ہمارے بزرگان دین کا اسطرف توجہ کرنا کہ سلسلۂ تعلیم عربی کا ضرورت کے لحاظ سے ترمیم
کیا جائے اور مسلمانون مین باہم اتفاق کی کوشش کیجائے ایسا نمایان کام اور پاکیزہ خیال
ہی جو حقیقت مین اپنی آپ ہی نظیر ہو سکتا ہی-

مجھے افسوس ہی کہ مین ابتک اس مجلس مین شریک نہین ہو سکا اور شاید بہت کم ایسا موقع
ملنے کی اُمید ہی کہ اسکے کسی مبارک جلسے مین شریک ہو سکون لیکن چونکہ یہ کام جہانتک
اسکے اصول اور قواعد ظاہر کیے گئے ہین یعنی اصلاح سلسلۂ تعلیم - اصلاح بین المسلمین ایسے
ہین جنمین مدد کرنا جہانتک ہو سکے مین ہر مسلمان کا ایک ضروری کام سمجھتا ہون اسلیے مبلغ
عـہ ربطور نذر کے پیش کرتا ہون کہ آپ یہ روپیہ مع اس عریضے کے جلسۂ آیندۂ ندوۃ العلما
مین پیش فرمائین - آپ کے قواعد کے بموجب اصلاح سلسلۂ تعلیم ایسا مہتم بالشان امر ہی
جسپر آپکے عمدہ قواعد اور نیز عقلی اور عرفی طور پر بھی ایسے شخص کو کچھ کہنے کا حق نہین ہی
جسنے تعلیم کے متعلق اپنا درجہ علما مین نہ قرار دلالیا ہو اسلیے مین اسکے متعلق کچھ کہنے یا لکھنے
کی جرأت نہین کرسکتا مگر اس دوسری شق اصلاح بین المسلمین کا ایسا شعبہ ہی جسمین کوئی
مسلمان گو وہ ایک عامی اور امی ہی کیون نہو کچھ کہنے کی جرأت کر سکتا ہی-

حضرت مین ایک مسلمان ہون اور فرقۂ امامیہ اثنا عشریہ مین داخل ہونے کی عزت رکھتا
ہون مگر میرا دل خود ہی بشاش ہی کہ مین ایک بے تعصب اہل تسنن کا جواب شیعون مین ہون
اور اس سبب سے جب مین کبھی دیکھتا ہون کہ باہم ان دو گروہون کے مخاصمت کی آگ بھڑکی
ہی تو میرا دل اندر ہی اندر رنجیدہ ہوتا ہی شیعون اور سنیونکی حالت ہندوستان مین کبھی
ایسی نہین رہی جیسے کہ دوسرے مختلف گروہ ایک ہی مذہب کے دنیا مین دیکھے جاتی ہین-

ایک بودھ ہشٹ کبھی ہندوستان کے مندرون مین اپنے فرائض مذہبی نہین بجا لاسکتا
اور ایسا ہی ایک ہندو بودھ کے مندر مین۔ ایک رومن کیتلاک عیسائی تابع چرچ انگلینڈ
کے گرجا مین نماز نہین پڑھتا اور ایسا ہی اسکے برخلاف مگر اسلام کی یہ خوبی نہایت عظمت کے
ساتھ دل پر اثر کرنے والی ہو کہ ایک شیعہ کی نماز ایسی مسجد مین جو ایک اُسکے بھائی اہل تسنن
نے بنائی ہو اُسیطرح قبول ہوتی ہی جیسا کہ ایک سنی کی نماز اور علی ہذا القیاس اسکے خلاف بھی
ہم حَیَّ عَلٰی خَیْرِ الْعَمَلِ کی صدا اپنی اذان مین ایک اہل تسنن کی بنائی ہوئی مسجد مین
اُسیطرح بلند کرسکتے ہین جسطرح ایک ہمارا بھائی سُنی ہماری بنائی ہوئی مسجد مین اَلصَّلٰوۃُ
خَیْرٌ مِّنَ النَّوْمِ کا نعرہ بلند کرسکتا ہی۔ ہمارے مجالس عزای ایمہ علیہم السّلام و میلاد نبی صلی اللہ
علیہ وسلم مین شاذ و نادر ہی ایسے ہونگے جنمین دونون گروہ کے مسلمان شریک نہوتے ہون
چاہیے وہ کسی فریق کے یہان منعقد ہوئے ہون مگر تھوڑے زمانے سے نئی نئی صورتین رنجش
کی ان دونون گروہون مین بھی نئی صورتون سے جلوہ گر ہونے لگی ہین جو نہایت ہی نفرت کی
نگاہ سے دیکھنے کے قابل ہین۔ مین ایک شیعہ ہونے کی وجہ سے اپنا زیادہ حق یہی سمجھتا
ہون کہ اپنی ہی جماعت کے لوگونکی طرف خطاب کرون اور کہون کہ یہ جو تنازعات برپا
ہوتے جاتے ہین انکا نتیجہ بجز اسکے اور کچھ نظر نہین آتا کہ شیعہ اپنی عزت دینی اور شوکت
اسلامی کو کھو بیٹھین اور بہت سا روپیہ عدالتون کے مختلف اخراجات مین اپنے جمع کیے
ہوئے سرمایہ یا اثاث البیت اور جایداد غیر منقولہ کے رہن اور بیع سے حاصل کرکے خرچ
کیا جائے۔ آخر پھر ایسے افعال کی نسبت بجز اسکے کہ دوسری قومین خندہ زن ہون اور
نقصان مایہ و شماتت ہمسایہ کی پوری مثل ہمپر صادق آئے اور کیا کہا جاسکتا ہی۔ اگر مجھے
موقع ملتا یا ملے تو مین کسی مجلس ندوۃ العلما مین شریک ہو کر اسپر گفتگو بھی کرتا مگر اب مین صرف

ان چند سطور کے ذریعے سے چاہتا ہون کہ آپ براہ عنایت میرا یہ عریضہ اپنی مبارک اور صلح کل یا صلح کن مجلس مین پیش فرماکر اسپر ایک قاعدہ قرار دلوائیے جسکے الفاظ مین بعد کو عرض کرونگا۔ جناب من میری سمجھ مین نہین آتا کہ کیون یہ لوگ دل وجان سے ایسے جھگڑونکے مٹانے کی کوشش نہین کرتے جبکہ اصلاح بین الناس کے متعلق بہت کچھ ہدایتین ہمکو ائمہ معصومین علیہم السّلام سے پونہچی ہین۔

میرا یہ منصب تو نہین ہی کہ ایسے مقدس اور باعلم لوگون کے حضور مین اس مسئلے کی بابت احادیث کے متعلق کچھ زبان کھولون مگر مجھے معلوم ہی کہ مجلس موصوف مین ایسے درجے کے لوگ بھی شریک ہونگے جنسے مین کچھ خطاب کرسکون اور شاید اُنکے سامنے بعض احادیث جو مین پیش کرنا چاہتا ہون ایک نئی ہدایت ہو لہذا معافی مانگنے کے بعد مین یہان پر چند احادیث کے نقل کرنے کی جرأت کرتا ہون یہ کل احادیث جو مین یہان پر لکھنا چاہتا ہون کتاب کافی سے لیے ہین جو ہمارے یہانکی مستند کتاب حدیث کی ہی اور جسپر اعتقاد رکھنا ہمارے مذہب کے مقلد اپنا ایمان سمجھتے ہین کیونکہ یہی وہ کتاب ہی جسکی نسبت شیعونکا عقیدہ ہی کہ معصوم نے بشارت دی ہی کہ کافی لشیعتنا اور یہی سبب اِسکے کافی نام رکھنے کا ہوا ہی احادیث مذکورہ یہ ہین سَمِعْتُ اَبَا عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ صَدَقَةٌ يُحِبُّهَا اللّٰهُ اِصْلَاحٌ بَيْنَ النَّاسِ عَنْ اَبِیْ عَبْدِ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ لَاَنْ اُصْلِحَ بَيْنَ اثْنَيْنِ اَحَبُّ اِلَیَّ مِنْ اَنْ اَتَصَدَّقَ بِدِيْنَارَيْنِ مجھے یہان پر یہ صاف بتلانا ہی کہ یہ تاکید صلح باہم انسانون کے متعلق ہو نہ کہ خاص شیعون کے واسطے کیونکہ اِسکے متعلق خاص خاص اور صاف صاف جدا خبرین ہین اور اس میرے بیان کی تائید مین اور ایک صاف حدیث ایسی موجود ہی جو اسی کتاب کے کتاب الایمان والکفر

باب اصلاح بین الناس مین موجود ہی جسکا اثر میرے دل پر تو بہت کچھ ہوا ہی اور اسی سے مین سمجھا ہون کہ یہ اثر دوسرون پر بھی ہو۔ امام ابوحنیفہ سے روایت کی گئی ہی کہ وہ حج کو تشریف لیے جاتے تھے اور انکے گھرانے مین باہم کچھ تنازع بابت میراث کے تھا مفضل نے انکو اور انکے مخالف کو بلایا اور جھگڑے کا تصفیہ اپنے پاس سے چارسو دینار دیکر کرا دیا اور اس تصفیے کے بعد مفضل نے کہدیا کہ یہ روپیہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے اسی صلح کرانے کے لیے دیا تھا۔ اب لوگ خیال کر سکتے ہین کہ وہ نفوس قدسی صلح کرانے مین کہانتک کوشش کرتے تھے اور ہم جو اپنے تیئن اُنکا تابع کہتے ہین بجای اسکے کہ رفع نزاع کی کوشش کرین خود ہی اسکے باعث ہوتے ہین صلح ایسی ایک چیز ہی جسکی نسبت شیخ سعدی کا ایک قول دروغ مصلحت آمیز بہ از راستی فتنہ انگیز ہماری زبان پر ہی ہمکو تعجب ہوتا تھا کہ ایک تجربہ کار بڈھے شیخ نے جھوٹ کو کیون جائز کر دیا مگر ہمکو اسکی بھی عزت کرنی پڑی جب ہمنے دیکھا کہ حضرت امام جعفر صادق علیہ السّلام نے فرمایا ہی اَلْمُصْلِحُ لَیْسَ بِکَاذِبٍ حضرت علیہ السّلام نے اور بھی اس سے بڑھکر فرمایا ہی کہ غلط قسم بھی اگر تم صلح کے واسطے کھاؤ تو منع نہین ہی حضرت نے تفسیر کلام ربانی وَلَا تَجْعَلُوا اللّٰهَ عُرْضَةً لِّاَیْمَانِكُمْ اَنْ تَبَرُّوْا وَتَتَّقُوْا وَتُصْلِحُوْا بَیْنَ النَّاسِ کے ضمن مین ایسی ہی ہدایت فرمائی جو اوپر بیان ہو چکی ہی اصلاح بین الناس بے شک ایک وسیع دائرہ ہی لیکن ہم اسوقت جن جنکی زیادہ ضرورت سمجھتے ہین منجملہ اونکے صلح مابین شیعہ و سنی کو مقدم جانتے ہین کیونکہ ہندوستان مین گو باہم شیعون مین تو تنازعات بہت ہی کم ہون لیکن اُس گروہ سے جب آگے بڑھتے ہین تو ہمکو سنی ہی نظر آتے ہین اور اُنکے ساتھ ہمکو صلح کرنے کی کوشش بہ نسبت دوسرے انسانون کے مقدم ہی کیونکہ انکے ساتھ اُمور نزاعی بہت کم ہین۔

پس اے حضرت جبکہ ہمکو تُصْلِحُوْا بَيْنَ النَّاسِ کی ہدایت قرآن اور حدیث سے ملتی ہے تو ہمارا اسمین کوشش کرنا ہمکو اپنے مذہب کی طرف سے بے پروائی کرنے کے سوا اور کیا کہا جا سکتا ہی پس مین مذہبی طور سے چاہتا ہون کہ یہ لوگ آپسمین صلح رکھین اور جب ان دونون فرق اسلام مین کوئی نزاع من حیث المذہب واقع ہوجائے تو دوسرے مسلمان خواہ وہ شیعہ ہون یا سُنّی اپنا فرض سمجھکر اسکے مٹانے کی کوشش کرین اور اسی لحاظ سے میری التماس یہ ہی کہ مجلس ندوۃ العلما مین ایک تحریک پیش کیجائے اور قاعدہ قرار دیا جائے مین نے اور تنازعات کا ذکر اس تحریک سے خارج رکھا ہی اسکا سبب یہ ہی کہ یہ تنازع بہت سے اور تنازعات کی جڑ ہی اور اسکی زہریلی شاخین دور دور تک جاتی ہین اور یہ دلی آگ دفعۃً ایسی مشتعل ہوجاتی ہی کہ خاندان کے خاندان کو خاک سیاہ کر دیتی ہی اور نیز یہ کہ دوسرے تنازعات من حیث الجماعت اور مذہب کے قابل خندہ زنی کے نہین ہوتے اور یہ تنازع دوسرے مذہب والونکی نظر وتین سبب حقارت مذہب کا ہوتا ہی جسکی فکر ہمکو بہت کچھ کرنی چاہیے۔

میری خواہش جس تحریک کے پیش کرنے کی ہی وہ حسب ذیل ہی۔

ارکان مجلس ندوۃ العلما کا یہ ایک فرض بحیثیت رکنیت کے ہوگا کہ جب انکو یہ خبر ملے کہ کوئی نزاع مابین ان دونون فرقون کے من حیث المذہب ایسے مقام پر جہان وہ تشریف رکھتے ہین یا جہان انکی کوشش کا اثر پہونچ سکتا ہی برپا ہوئی ہی اُسکے روکنے مین کوشش فرمائین اور جب کوئی ایسا واقعہ پیش آئے تو اُس واقعے کے وقوع اور اسمین انکی کوشش کرنے اور اُس کوشش کے نتیجے کی اطلاع ناظم ندوۃ العلما کو دیا کرین۞۔ آخر کو مین اپنی اس طوالت عرض کی معافی مانگ کر نیاز نامہ کو سلام پر ختم کرتا ہون۔

---

۞ واسطے اصلاح فساد و دفع عناد باہمی کے یہ رای بہت ٹھیک معلوم ہوتی ہی ۱۲ ناظم ندوۃ العلما

# تقریر جناب مولوی سید غلام مولی عطا صاحب درباب ترغیب کسب معاش و باہمی ربط و ضبط علما و دفع تعصب بیجا

| سجودی میتوان کردن درودی میتوان گفتن | | زلاف حمد و نعت اولی ست بر خاک ادب خفتن |
|---|---|---|

حضرات۔ آج مجکو جماعت علما کے روبرو اپنی ہرزہ درائی و یاوہ گوئی کی وجہ سے ایسی فرحت حاصل ہی جیسے کسی محتاج کو تمام دنیا کی سلطنت کے ملنے سے ہوتی ہو اگرچہ آپ حضرات کے مواجہے مین میری یہ طاقت نہین کہ لب کشا ہون مگر بلحاظ اس امر کے کہ اپنے ضروریات کی باتین اپنے علما سے عرض کرنا معیوب نہین سمع خراشی کرتا ہون اُطْلُبُوا الْخَيْرَ عِنْدَ حِسَانِ الْوُجُوْهِ۔ چونکہ آپ وارث الانبیا ہین اسیلیے اُمید واثق ہی کہ معروضات احقر پر غور کامل فرماکر اونکی اصلاح و درستی کیجانب تہ دل سے متوجہ ہونگے۔

اسلام حق بات کہنے مین کسی کا خوف نہین کرتا اسیلیے مین آزادانہ عرض کرونگا۔ اسمین شک نہین کہ علمای سلف نے اپنی تمام زندگی اور اوسکے مقاصد کو اشاعت اسلام و تالیف تصنیف کتب علوم دینیہ و زہد و ریاضت و وعظ و تذکیر و اصلاح اہل اسلام مین بلا خیال تفرق و تقیید کے جوجزئیات مین بین العلما ہی وقف کیا تھا۔ اوںھون نے اسی مین نشو و نما پائی اور اسیمین وہ فنا ہوئے آج علما کو جو حاصل ہی اُنھین کے خوان نعمت کی ریزہ چینی کا ثمرہ ہی۔ ہان کل اہل اسلام خاص و عام اُنھین کے خرمن کے خوشہ چین اور اُنھین کے دست شفقت کے پروردہ و خوگرفتہ ہین اُنکے حال و قال کو جب ہم اپنے زمانے کے علما کے اقوال و افعال سے موازنہ کرتے ہین تو زمین و آسمان کا فرق معلوم ہوتا ہی الا ماشاء اللہ

ہمکو علمای سلف کے قدم بقدم چلنا اور اُس رفتار مین بھی خُذْ مَا صَفَا وَدَعْ مَا كَدِرَ پر
عمل کرنا نہایت ضروری تھا لیکن ہم اُنکے نقش قدم پر نہ چلے اونکی رفتار سے فائدہ نہ اوٹھایا
زمانے کی ضرورتون پر خیال نہ رکھا اسلیے مخالفین کو غلبۂ تامہ اور اسلام کو غربت عامہ کا مقابلہ
ہوا۔ الحمد للہ ہمارا بخت خوابیدہ بیدار ہوا کہ علما کی توجہ ترقی تعلیم اور اصلاح و اتفاق اہل اسلام
کی جانب مبذول ہوئی ہی چونکہ قدرتی طور پر آفتاب عالمتاب اسلام کی کرنین تمام دنیا مین
پھیل رہی ہین اسلیے **ندوۃ العلما** کے اتفاق برادرانہ سے اُسکو بہت کچھ فروغ ہوگا۔ مگر ہم
مین چند اُمور علمای سلف بلکہ قرآن و حدیث کے خلاف ایسے پائے جاتے ہین جو غربت
اسلام کے باعث ہین اور جنکی اصلاح واجبات ندوۃ العلما سے ہی۔

**اولاً** ہمارا طرز تمدن و معاشرت اور طریق کسب معاش نہایت خراب حالت مین ہی جسکا باعث
علوم دینی و دنیوی کی وہ ردی اور مردہ حالت ہی جسکو آپ حضرات خوب جانتے ہین مدارس
اسلامیہ مین نوآموز طلبہ کے داخلے کا کوئی قاعدہ نہین ہی وہ یا تو آوارہ پھرتے ہین یا مدارس
حلقہ بندی و مشن وغیرہ مین اوقات عزیز کو ضائع کرتے ہین۔ یا مفلس والدین اونکو ادنےٰ
درجے کی محنت و مزدوری لگا کر اپنی قلیل آمدنی کو محدود کر دیتے ہین اور پھر کبھی مدارس اسلامیہ
اور علوم دینی کا نام نہین لیتے لہذا اونکی معاش و معاد دونون حالت تاریکی مین رہتی ہین۔
علاوہ ازین ایک اور سخت عیب ہی کہ خاص و عام پیشہ و حرفہ کو حقارت کی نظر سے دیکھتے
ہین خصوصاً علمای ذی شان تو کوئی پیشہ کرنا پسند ہی نہین فرماتے بلکہ اپنی شان کے خلاف
سمجھتے ہین۔ حالانکہ قرآن و حدیث و عادات سلف اسپر مبنی ہین کہ ہم جائز طور پر اپنی روزی
اور وہ علوم و فنون بھی جو ذریعۂ کسب معاش ہین حاصل کرین لیکن دینی مہمات و اُمورات بھی
اوسی کے ذیل مین تقدیماً انصرام پاتے رہین ؏ چہ خوش بود کہ برآید بیک کرشمہ دوکار

چنانچہ اللہ تعالی فرماتا ہی لَيْسَ عَلَيْكُمْ جُنَاحٌ أَنْ تَبْتَغُوا فَضْلًا مِّن رَّبِّكُمْ فَإِذَا أَفَضْتُم مِّنْ عَرَفَاتٍ فَاذْكُرُوا اللَّهَ عِندَ الْمَشْعَرِ الْحَرَامِ سورہ بقر رکوع ۲۵-آیہ ۱۹۸- تمپر کوئی گناہ نہین ہی اسین کہ سفر حج مین روزی و رزق تلاش کرو اپنے پروردگار سے حرفت و تجارت کے ذریعے سے پس جب عرفات سے واپس آؤ تو یاد کرو خدا کو مزدلفہ مین- اور فرمایا فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ وَابْتَغُوا مِن فَضْلِ اللَّهِ وَاذْكُرُوا اللَّهَ كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ سورۂ جمعہ رکوع ۲-آیہ ۱۰- جب ادا کرچکو نماز جمعہ تو زمین پر پھیل جاؤ حرفت و زراعت و تجارت کے لیے اور تلاش کرو اپنی روزی اور یاد کرو کثرت کے ساتھ خدای پاک کو تاکہ تم نجات پاؤ ؎ از ذکر خدا مباش یکدم غافل ❊ کز ذکر بود خیر دو عالم حاصل اور فرمایا رِجَالٌ لَّا تُلْهِيهِمْ تِجَارَةٌ وَلَا بَيْعٌ عَن ذِكْرِ اللَّهِ وَإِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ سورۂ نور رکوع ۵-آیہ ۳۷- مرد وہ ہین کہ اونکو تجارت وخرید و فروخت ذکر الٰہی اور قیام نماز و ادای زکوۃ سے مانع نہین ہی- اور فرمایا وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ يَبْتَغُونَ مِن فَضْلِ اللَّهِ سورۂ مزمل رکوع ۲- آیہ ۲۰- اور دوسرے ایسے لوگ ہونگے کہ سفر کرینگے زمین مین اور تلاش کرینگے اپنی روزی حرفۃً و تجارۃً خدا سے- جَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا سورۃ النبا- آیہ ۱۱- ہمنے دن کو تمھارے لیے روزی پیدا کرنے کا وقت بنایا ہی کہ محنت مزدوری تجارت حرفہ وغیرہ کرکے راہ دین مین ثابت قدم رہو نہ یہ کہ قرآن و حدیث کے ذریعے سے کمائی کرو- ایک روز جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روبرو ہوکر ایک جوان چست و توانا صبح ہی صبح روزی کی تلاش مین نکلا- صحابہ کہنے لگے کہ کیا اچھا ہوتا اگر یہ جوان اپنی قوت و توانائی کو راہ حق مین صرف کرتا یہ سُنکر آپنے فرمایا لَا تَقُولُوا هٰذَا فَإِنَّهُ إِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى نَفْسِهِ لِيَكُفَّ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

وَيُغْنِيهَا عَنِ النَّاسِ فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَاِنْ كَانَ يَسْعٰى عَلٰى اَبَوَيْنِ ضَعِيْفَيْنِ اَوْ ذُرِّيَّةٍ ضِعَافٍ لِيُغْنِيَهُمْ وَيَكْفِيَهِمْ فَهُوَ فِي سَبِيْلِ اللّٰهِ یعنی ایسا نہ کہو کیونکہ اگر وہ اپنے لیے روزی مین سعی کرتا ہی کہ مانگنے سے بچے اور لوگون کا محتاج نہو تو وہ خدا کی راہ مین ہی اور اگر اپنے ضعیف والدین یا عیال کے لیے کوشش کرتا ہی کہ اونکو مستغنی کرے تو وہ بھی خدا کی راہ ہی۔ رسالۂ صدای الم مرزا سلطان احمد صاحب قادیانی۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ طلب کسب حلال بعد از فرائض اسلامی فرض ہی۔ رواہ البیہقی فی شعب الایمان۔ اشعۃ اللمعات صفحہ ۱۱ جلد اول حدیث رافع بن خدیج مین ہی کہ مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے پوچھا کہ کونسا کسب زیادہ تر پاک ہی فرمایا آپنے ہاتھ کی کمائی (یعنی حرفہ) اور تجارت شرعی رواہ احمد **ایضا** صفحہ ۱۱ جلد اوّل مقدام بن معدیکرب شیر فروشی شل گھوسیونکے کرتے تھے کسی کے اعتراض پر آپنے فرمایا یہ جائز ہی مین نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا ہی کہ ایک ایسا زمانہ آنے والا ہی جسمین درم و دینار کے مال حرام سے بچنے کیلیے سخت ضرورت پڑے گی۔ رواہ احمد **ایضا** صفحہ ۱۱ و ۱۲ جلد اول رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہین کہ خدا پیشہ ور مسلمان کو دوست رکھتا ہی (صدای الم) زید بن سلمہ رضؓ زمین مین پودہ لگا رہے تھے حضرت عمر رضؓ نے فرمایا ایسا ہی چاہیے اَی زید اگر تو لوگون سے بے غرض رہیگا تو تیرا دین زیادہ محفوظ رہیگا اور تیری عزّت اُنمین زیادہ ہوگی۔ **ایضاً** حضرت عمر فاروق رضؓ فرماتے ہین کہ مین موت کے آنے کی جگہ اُس سے بہتر نہین سمجھتا کہ اپنے عیال کے لیے بازار مین لین دین کر رہا ہون۔ **ایضاً** امام احمد حنبل رحؒ سے لوگون نے پوچھا کہ آپ اُس شخص کے حق مین کیا کہتے ہین جو اپنے گھر یا مسجد مین بیٹھکر کہے کہ مین کچھ نکرونگا جب تک رزق آپسے آپ میرے پاس نہ آوے آپنے فرمایا ایسا شخص علم دین سے جاہل ہی

**ایضاً** بعض صحابی مثل ابو ہریرہ رضا اور ابن مسعود رض وغیرہما کے پشتارۂ ہیزم اور گیہونکی گٹھری اپنی پشت پر لاتے تھے ابو ہریرہ رض امیر ایک شہر کے تھے جب انبار لکڑیونکا اپنے سر پر رکھکر چلتے تو فرماتے طرّقوا الامیر کم (آداب الصالحین) حضرت امام اعظم رح اور ابوبکر شافعی وغیرہ بزاز تھے - ابن الجوزی روئینہ گری سفیان ثوری سقائی - اویس قرنی رض وغیرہ شبانی کرتے تھے حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بازار سے غلّہ خرید کر اپنے سر پر لاتے اگر کوئی مانگتا ہرگز نہ دیتے (آداب الصالحین) علمای سلف مین طمع - حرص حقد حسد خسّت - بخل - عیب گوئی وغیرہ مطلقاً نہین تھی - ایمہ اربعہ - صاحب مسند بزاز ابی یعلی موصلی - صاحب صحیح اسمٰعیلی - ابن حبّان - بیہقی - طبرانی - دیلمی خطیب بغدادی - ابوبکر شافعی - ابن الجزری - حمیدی - ابن قانع - ابو عثمان صابونی - دینوری - ابو القاسم رازی - دمیاطی - ابو داود - ترمذی - نسائی - ابن ماجہ - کرمانی - صاحب فتح الباری - عبد اللہ بن مبارک وغیرہم کسب معاش سے غافل نہ تھے اور پھر تحصیل علوم و فنون کے لیے بخارا سمرقند شام - بغداد - یمن - خراسان - مصر - روم - عرب - اندلس - کوفہ - بصرہ - اہواز - حجاز - افریقیہ وغیرہ ملکون اور شہرون کا دور و دراز سفر اختیار کیا اور اپنی تمام زندگی کو اشاعت اسلام مین وقف کیا تھا پیشہ اور تجارت سے جو ملتا اوسکو اپنے خانگی اور دینی ضروریات مین صرف کرتے تھے - طمع دنیا سے خالی تھے - حدادی - حلاجی - صناعی - صباغی - دباغی - پارچہ فروشی - بیوپار - شبانی وغیرہ مین شہرۂ آفاق اور انصرام دینی مہات مین طاق تھے عبد الرحمن بن القاسم اغنیا و امرا کے عطیات کو ہرگز قبول نہ کرتے - عبد اللہ بن مبارک رح حب جاہ سے سخت نفرت رکھتے تھے چنانچہ عیاو بن محمد نے جب اُنکو عہدۂ قضا کے لیے مجبور کیا تو فرار ہو گئے - ان دونون بزرگون نے ہر سال کو تین حصون مین اپنی زندگی کے کامون

کے لیے تقسیم کیا تھا۔ ابراہیم کشی رح نے بوقت فراغ تالیف سنن ایک ہزار درم فقرا کو تصدق اور ایک ہزار دینار دعوت محدثین و علما و طلبا مین صرف فرمائے۔ صاحب شرح السنہ لذت نعمائے دنیای دنی سے ایسے متنفر تھے کہ شام کے وقت خشک روٹی کے ایک ٹکڑے پر قناعت کرتے تھے پھر لوگون کے اصرار پر وہی ایک ٹکڑا روغن زیت سے کھانے لگے طبرانی نے ۳۰ سال تک تحصیل علم حدیث مین خواب و آرام کو ترک کیا تھا اور بضرورت شدیدہ بوریے پر لیٹ رہتے تھے شقیق بلخی رح نے نہایت سردی اور برفباری کے موسم مین بعد از نماز عشا مسجد سے نکلتے ہوئے عبد اللہ بن مبارک رح سے ایک حدیث کا مذکور کیا آپ وہین کھڑے ہوئے اور جواب مین ارشاد کرتے کرتے صبح ہو گئی۔ ابن نجید نے جو کچھ مال ترکۂ پدری سے پایا تھا سب راہ خدا مین صرف کیا اور دو ہزار درم ضروریات دینی مین خفیہ طور پر اپنے شیخ عثمان حیری رح کے حوالے کیے خطیب بغدادی نے اپنا کتب خانہ اور کل مال و اسباب حسبۃً للہ عطا فرمایا۔ پس کیا وجہ ہی کہ ہم اخذ مسائل مین تو ان حضرات مقدسین کی سند پیش کرین اور کسب معاش اور طرز زندگی مین اُنکی تقلید سے باہر ہون کامل مسلمان بننے کے لیے معاش و معاد کے ذریعے سے ہر وقت کام لینا چاہیے۔ دینی مہمات مین معاش کو یاد رکھین اور دنیوی معاملات مین فکر معاد کو بھول نہ جاین مدارس اسلامیہ مین ایسا طریقہ بہت کم دکھائی دیتا ہی۔ عموماً دیکھا جاتا ہی کہ مسلمانونکو نہ تحصیل علوم دین کا شوق ہی نہ فنون و ہنر سے دلچسپی ہی۔ اور جو طلبہ مدارس اسلامیہ مین تعلیم پاتے ہین تو اونکی تعلیم محض ناکارہ ثابت ہوتی ہی وہ کوئی ایسا کام نہین کر سکتے جس سے مسلمانونکی دینی و دنیوی فلاح ہو یا غیر اقوام اُنکے علوم کی برکت سے جوق جوق اسلام مین داخل ہون اسکا سبب یہی ہی کہ اونکی تعلیم دینی ناقص اور دیگر مذاہب کے علوم سے بیخبری

اور کسب معاش سے بیگانہ رہ دی ہی۔ کیا خوب ہوتا اگر مدارس اسلامیہ مین دیگر علوم فنون بھی داخل کیے جاتے اور نیز طریق مناظرۂ اہل کتاب سکھایا جاتا۔

اب مین بصد عجز و نیاز **ندوة العلما** سے عرض کرتا ہون کہ جہانتک ممکن ہو کسب معاش اور حسن معاشرت مین رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور صحابہ رضا اور علمای سلف کی پیروی خود کرین اور لوگون سے کرائین اور اس نقص عظیم کو اپنی جماعت اور جماعت اہل اسلام سے دور فرمائین۔

**ثانیا** باہمی سلوک و ربط وضبط بھی علمای اسلام کی ایک اعلی شان ہی لیکن افسوس کہ وہ اب ہم مین باقی نہین ہی۔ یہ بھی علمای سلف پر ختم ہو گیا۔ ربط وضبط تو درکنار بیان تو ایک دوسرے کی تکفیر و تفسیق پر اپنی تمام ہمت کو صرف کرنا زندگی کا اعلی مقصد سمجھتے ہین اسلام مین یہ بلا سب بلاؤن سے زیادہ سخت ہی۔ اسکا سبب مسائل جزئیات کے اختلاف پر مناظرۂ باہمی ہی جسکی نوبت مجادلہ ومکابرہ تک پہونچگئی ہی حال آنکہ ان مسائل مین مناظرہ کرنیکی کوئی ضرورت نہ تھی کیونکہ یہ اختلاف سلف سے چلا آتا ہی جسکا نیست کرنا انسانی دست اندازی کا کام نہین۔ اور مناظرہ جبکہ اظہار حق کیواسطے نہ ٹھہرا تو بیکارون و نیچیرونکے دل بہلانے کا آلہ ریاکارونکے نام بڑھانے کا مشغلہ ہو گیا۔ اسلام ایک سچا مذہب ہی اوسکے اصول سب فرقون مین یکسان رتبہ رکھتے ہین قرآن سب کے نزدیک کلام الٰہی ہی۔ احادیث نبوی پر سب کو وثوق ہی پھر بھی ایک دوسرے پر تکفیر کو مستحسن جان لیا ہی اور ادنا ادنا فروعی اختلاف کی وجہ سے کافر۔ مشرک۔ بدعتی کہدینا آسان سمجھ رکھا ہی۔ صحابہ وتابعین رض وائمہ اربعہ رض مین اختلاف تھا اور ایسا اختلاف ہوا ہی کرتا ہی اگر بنظر تامل غور فرمایا جائے تو معلوم ہو کہ یہ اختلافات نہین بلکہ عین اتفاقات ہین کیونکہ مذہبی اتحاد مین مخل نہین بلکہ سراسر مفید ہین

جس سے مجتہدین و محدثین کے اتقا و دینداری تحقیق و پرہیز گاری مین کمال درجے کی احتیاط ثابت ہوتی ہی کیونکہ جہانتک جس کسی کا مایۂ علم و فہم تھا وہان تک خفیف خفیف مسائل مین بھی تحقیقات حدتک پونہچائی وہ اِن اختلافات مین ایک دوسرے کو محقق اور اپنے سے زیادہ فاضل خیال کرتے تھے۔ مقلدین ایمۂ اربعہ مین یہ بات ابتک پائی جاتی ہی کہ ایک دوسرے پر طعن وتشنیع نہین کرتے کیونکہ چارون مسلکانے مسائل کو قرآن و حدیث و اجماع صحابہ سے اخذ کیا ہی اونکی تقلید قرآن و حدیث کی تقلید ہی اور انکار گمراہی کا باعث ہی کیونکہ قرآن و حدیث و سنت صحابہ رضہ کے غوامض و دقائق مجتہد کامل ہی سے حل ہو سکتے ہین چنانچہ سلفًا عن خلفٍ تمام اکابر و اصاغر کا اونکی تقلید پر اتفاق رہا بڑے بڑے علما و صلحا و محدثین اونمین گذرے۔ جو حضرات مقلدین کو بدعتی و مشرک و نجس قرار دیتے ہین وہ کیونکر محدثین کہلا سکتے ہین اور جو حضرات بمقابلہ قرآن و حدیث تقلید کسی امام کی نہین کرتے تو کیا وہ منکر فرائض اسلامی یا سنت کے سبک جاننے والے قرار پاکر کفر و فسق کے حصار مین داخل کیے جاینگے حاشا وکلا ایسا نہین وہ دونون اہل سنت والجماعت ہین اِس نہایت خفیف اختلاف سے باہمی نفرت رکھنا اسلامی شان پر داغ بدنامی لگانا اور روح رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اذیت پونہچانا ہی فیوض الحرمین مین حضرت شاہ ولی اللہ صاحب فرماتے ہین کہ مین نے غور کیا کہ آنحضرت مذاہب فقہا سے کس مذہب کو پسند فرماتے ہین تو معلوم ہوا کہ سب مذاہب آپکے نزدیک برابر ہین۔ پھر آگے چلکر شاہ صاحب فرماتے ہین کہ اگر کوئی پابند تقلید شخصی کا نہو تو آنحضرت ناراض نہین ہوتے مگر اوسوقت کہ اختلاف مذہبی اور مقاتلہ و محاربہ و فتنہ و فساد کا احتمال ہو اور یہ حضور کی نہایت ناراضی اور غصے کا باعث ہی میزان کبری صفحہ ۳۲ مین امام عبدالوہاب شعرانی کا بھی ایسا ہی مکاشفہ مذکور ہی۔ شاہ صاحب فرماتے ہین کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجکو شناخت کرایا کہ حنفی مذہب مین ایک ایسا

طریقۂ انیقہ ہی جو اُس طریقۂ سنت سے بہت ہی موافق ہی جسکی تنقیح امام بخاری اور اُنکے اصحاب کے زمانے مین ہوئی اور وہ یہ ہی کہ امام اعظم رح اور صاحبین رح سے جو قول اقرب ہو لے لیا جاوے بعدہ فقہای احناف کی جو اہل حدیث ہین تقلید کیجائے کیونکہ امام اعظم رح اور صاحبین رح نے بہت سی باتین اصول مین بیان نہین فرمائین اور نہ اونکی نفی کی اور حدیثین اُن باتون پر دلالت کرتی ہین جنکا تسلیم کرنا ضروریات سے ہی - فیوض الحرمین - عقد الجید شاہ صاحب فرماتے ہین کہ علامت تقلید واجب کی یہ ہی کہ مجتہد کے قول پر مقلد کا عمل گویا اس شرط پر ہو کہ قول مجتہد سنت سے ثابت ہو جہانتک ہو سکے یہ مقلد جو یا سنت ہے اگر کوئی حدیث مخالف قول مجتہد ثابت ہو تو مجتہد کے قول کو چھوڑ کر حدیث پر عمل کرے انتہی حضرات اہل حدیث مقلدین بھی ایسی ہی تقلید کرتے ہین لہذا مذہبی اتحاد مین کوئی خلل واقع نہین ہوا - چنانچہ امام ابو حنیفہ رح فرماتے ہین لَا یَنْبَغِیْ لِمَنْ لَمْ یَعْرِفْ دَلِیْلِیْ اَنْ یُّفْتِیَ بِکَلَامِیْ جو میری دلیل سے واقف نہین اوسکو میرے کلام سے فتوی دینا مناسب نہین - عقد الجید - یہ حضرت فتوی دیتے وقت فرماتے کہ یہ رای نعمان بن ثابت کی ہی جہانتک مجکو معلوم تھا اچھی ہی اگر کوئی شخص اس سے بہتر فتوی دے تو اولی بالصواب ہوگا - عقد الجید - امام شافعی رح فرماتے ہین اِذَا صَحَّ الْحَدِیْثُ فَهُوَ مَذْهَبِیْ † وَفِیْ رِوَایَةٍ اِذَا رَأَیْتُمْ کَلَامِیْ یُخَالِفُ الْحَدِیْثَ فَاعْمَلُوْا بِالْحَدِیْثِ وَاضْرِبُوْا کَلَامِیَ الْحَائِطَ

---

* اس مقام پر ذرا اور بھی تصریح چاہیے یعنی جو یای سُنت کو یہ بات ضرور ہی کہ جہان کہین مضمون حدیث شریف کا بحسب ظاہر کسی قول مجتہد کے خلاف معلوم ہو تو مثل فتح القدیر و برہان فی تائید مذہب النعمان و فتح المنان و مرقاۃ شرح مشکوۃ و شرح معانی الآثار طحاوی و تبیین الحقائق شرح کنز الدقائق وغیرہا کتب معتبرہ حنفیہ کو ملاحظہ کرکے مخالفت مذکور کو خوب جانچ لے اور بغیر اسکے جیسا کہ آجکل کے بعض غیر محققین فقہ کو حدیث کے مخالف سمجھتے ہین مخالفت حدیث کا حکم نہ لگا دے اور قول مجتہد پر بغیر تحقیق کے ایسی بدگمانی کرنے سے پرہیز کرے کہ اِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ اِثْمٌ وارد ہی ۱۲ ناظم ندوۃ العلما۔

† جب حدیث صحیح ملے تو وہی میرا مذہب ہی ۱۲

رواہ الحاکم والبیہقی۔ اگر میرا کلام مخالف حدیث پاؤ تو حدیث پر عمل کرو اور میرا کلام
دیوار پر پھینک مارو (عقد الجید) امام احمد حنبل رح فرماتے ہین لَا تُقَلِّدُونِی وَلَا تُقَلِّدَنَّ
مَالِکًا وَلَا الْاَوْزَاعِیَّ وَلَا النَّخْعِیَّ وَلَا غَیْرَھُمْ وَخُذِ الْاَحْکَامَ مِنْ حَیْثُ
اَخَذُوْا مِنَ الْکِتَابِ وَالسُّنَّۃِ دین مین میری نہ امام مالک رح نہ امام اوزاعی رح نہ نخعی رح
کی نہ کسی اور امام کی تقلید کرو اور احکام کو قرآن و حدیث سے حاصل کرو جہانسے اُنھون نے
حاصل کیے (عقد الجید) امام مالک رح فرماتے ہین کہ کوئی شخص بجز رسول اللہ صلی اللہ
علیہ وسلم کے ایسا نہین جو اپنے کلام کی وجہ سے ماخوذ نہو اور اُسکا قول اُسپر رد نہ کیا جائے
(عقد الجید) الیواقیت والجواہر مین حضرت امام عبد الوہاب شعرانی فرماتے ہین کہ ایمۂ
مذاہب کے وقت سے ہمارے زمانے تک علما کی بہت بڑی جماعت بغیر التزام تقلید شخصی کے
عمل کرتی اور فتوی دیتی تھی۔ جزیل المواہب مین علامہ سیوطی رح فرماتے ہین کہ صحابۂ
کرام رض بہترین اُمت تھے اُنین اختلاف واقع ہوا مگر اونمین مسائل دینیہ کے اختلاف
مین کوئی جھگڑا تو نہ تھا نہ اس وجہ سے اونمین عداوت تھی حجۃ اللہ البالغہ مین ہے کہ صحابہ رض
و تابعین و تبع تابعین مین مسائل مین اختلاف تھا مگر ایک دوسرے کے پیچھے نماز پڑھ لیتے تھے
حضرت عمر فاروق رض اور ابن مسعود رض شخص جنب کے لیے باوجود نہ ملنے پانی کے تیمم جائز نہین
رکھتے تھے حالانکہ حضرت عمار بن یاسر رض نے دکھایا کہ مجکو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
نے تیمم بحالت غسل اسطرح تعلیم کیا تھا۔ (رواہ البخاری ومسلم) ابن عباس رض اور عائشہ
صدیقہ رض منیٰ سے کوچ کرکے نزول ابطح کو سنت نہین قرار دیتے تھے مگر ابو ہریرہ رض اور
ابن عمر رض برخلاف اِنکے سنت کہتے تھے۔ کشاف فی ترجمۃ الانصاف صفحہ ۱۲ رسالۂ انصاف
مین ہے کہ مسند بزار مین ہے کہ امام ابی یوسف رح نے نماز جمعہ کی امامت کرانے کے بعد حمام کے

کنوئین مین ایک چوہے کے مرنے کی خبر سنکر فرمایا کہ آج ہم اپنے بھائیون مالک وغیرہ کا مذہب اختیار کرتے ہین۔ صاحبین رح عیدین کی نماز مین بارہ تکبیرین اسطرح کہتے تھے کہ رکعت اول مین علاوہ تکبیر تحریمہ کے سات بار اور دوسری مین علاوہ تکبیر رکوع کے ۵ بار کیونکہ ہارون رشید کو یہی تکبیرین جو ابن عباس رض سے منسوب ہین پسند تھین۔ کشاف فی ترجمۃ انصاف صفحہ ۹۱ مدینے کے امام مالک رح وغیرہ بسم اللہ کو نہ آہستہ پڑھتے تھے نہ پکارکر اور اُنکے پیچھے امام شافعی رح اور ابو حنیفہ رح اور اُنکے شاگرد نماز پڑھ لیتے تھے (ایضا صفحہ ۹۱) امام مالک رح نے ہارون رشید کو فتوی دیا تھا کہ پچھنے لگوانے سے وضو نہین ٹوٹتا چنانچہ ہارون رشید نے پچھنے لگواکر امامت نماز کرائی اور ابو یوسف رح نے اقتدا کی (ایضا صفحہ ۹۱) امام احمد حنبل رح سے کسی نے پوچھا کہ اگر امام کے بدن سے خون نکلے اور وضو نہ کرے تو آپ اُسکے پیچھے نماز پڑھ لین گے آپنے فرمایا کہ امام مالک رح اور سعید بن المسیب کے پیچھے کیونکر نماز نہ پڑھون (ایضا صفحہ ۹۱) ایک دفعہ امام شافعی نے صبح کی نماز امام اعظم رح کے مقبرے کے قریب پڑھی اور بپاس ادب امام قنوت نہ پڑھا۔ (ایضا صفحہ ۹۱) خلیفہ منصور یا ہارون رشید نے امام مالک رض سے کہا کہ میرا پختہ ارادہ ہی کہ آپکی تصنیف کی ہوئین کتابین لکھواکر ہر شہر و دیار اسلام مین اونکی ایک ایک نقل بھجواکر حکم نافذ کرون کہ ہر مسلمان اُسکے موافق عمل کیا کرے اور دوسرون کے مسائل کا پابند نہو آپ نے فرمایا ای امیر المومنین لوگون کے پاس احادیث و اقوال صحابہ رض و سلف رح پہونچ گئے وہ سب باوجود لوگون کے اختلاف کے ایک ایک بات پر قائم ہوگئے ہین اونکو اونکے حال پر چھوڑ دو اور ایسا نہ کرو (ایضا صفحہ ۲۳ و ۲۴) حدیث علی رض مین رزین سے روایت ہی کہ اچھا مرد وہ ہی جو دین مین فقیہ ہی اگر لوگ اوسکی طرف احتیاج لائین تو اونکو نفع پونہچائے اور اگر بے غرض ہون لوگ تو

اپنے نفس کو بے غرض کرے۔ اُس حدیث کے مصداق ایمۂ اربعہ ہین جنکی فضیلتُ بلاغت و فصاحت تمام دنیای اسلامی تسلیم کر چکی ہی خصوصًا حضرت امام اعظم رح ایسے جلیل القدر ہین جنکی آج تک تمام محدثین و فقہا و مجتہدین تعریف کرتے چلے آتے ہین چنانچہ۔ الانتصار سبط ابن جوزی (تبییض الصحیفہ۔ جلال الدین سیوطی)۔ کشف الآثار عبد اللہ بن محمد حارثی۔ البستان فی مناقب النعمان۔ علامہ محی الدین بن عبد القادر۔ عقود المرجان اور اُسکا خلاصہ۔ قلائد عقود الدرر و العقیان طحاوی۔ عقود الجمان علامہ محمد بن یوسف دمشقی۔ ابانۃ امام ابو جعفر احمد بن عبد اللہ شیرازی خیرات الحسان اور قلائد العقیان ابن حجر مکی شافعی۔ تحفۃ السلطان علامہ ابن کاشی تنویر الصحیفہ علامہ یوسف بن عبد الہادی حنبلی۔ فوائد المہمہ علامہ عمر بن عبد الوہاب شافعی وغیرہ خاص کتابین مناقب آنجناب مین ملاحظہ ہون۔ اور عمومًا کتب حدیث و فقہ و سیر و تاریخ مین ایسی کوئی کتاب نہو گی جسمین آپ کا ذکر خیر نہو۔ قال الشافعیؒ اَلنَّاسُ کُلُّھُمْ عِیَالُ اَبِی حَنِیْفَۃَ فِی الْفِقْہِ شافعیؒ فرماتے ہین کہ سب آدمی فقہ مین عیال ابو حنیفہ ہین (عقد الجید) امام ابو حنیفہؒ ابراہیم نخعیؒ اور اونکے ہمعصرون کے مذہب پر زیادہ جمے ہوئے تھے کہ اُس سے بہت ہی کم تجاوز کرتے تھے اور اونکے مذہب کے بموجب مسائل نکالنے مین شان عظیم رکھتے تھے۔ تخریج کی صورتون مین اُنکی نظر دقیق تھی فروع پر بدرجۂ غایت متوجہ تھے اگر تمکو ہمارے قول کی حقیقت جاننی منظور ہو تو امام محمدؒ کی کتاب الآثار اور جامع عبد الرزاق اور ابو بکر بن شیبہ کے مصنف سے ابراہیم کے اقوال چھانٹ لو پھر امام کے مذہب سے اُنکا مقابلہ کرو تو امام کو اُس راہ سے جُدا نہ پاؤ گے مگر چند جگہ مین اور ان چند جگہون مین امام فقہای کوفہ کے مذہب سے باہر قدم نہین رکھتے (کشاف فی ترجمۃ الانصاف صفحہ ۲۵) امام ابو سلیمان خطابی کہتے ہین کہ مین نے اہل علم کی اپنے زمانے مین دو جماعتین پائین۔ اول اصحاب حدیث واثر

دوم ارباب فقہ ونظر۔ یہ دونون اپنی حاجت مین ایک دوسرے سے جدا نہین اور نہ حصول مقصد مین بے پروا اسلیے کہ حدیث بجای نیو کے ہی جو اصل ہی اور فقہ بجای عمارت کے ہی جو اصل کے لیے بجای شاخ ہی اور جو عمارت کسی نیو کی جڑ پر نہین رکھی جاتی وہ منہدم ہوتی ہی اور جو بنیاد عمارت سے خالی ہوتی ہی وہ بیابان اور ویران ہی ایضا صفہ ۵۲ یہ بھی معلوم کرنا چاہیے کہ مسائلے کا جواب کلام فقہا کے مطابق اور الفاظ حدیث کی تفتیش سے نکالنا دونون فریق یعنی اہل حدیث واہل فقہ کے لیے دین مین اصل مقرر ہی اور علمای محققین ہر زمانے مین ہمیشہ دونون اصلونکو اختیار کرتے رہے ایضا صفہ ۴۹ حدیث ابن عمر رض مین ہی اِنَّ اللّٰہَ لَا یَجْمَعُ اُمَّتِیْ عَلٰی ضَلَالَۃٍ وَیَدُ اللّٰہِ عَلَی الْجَمَاعَۃِ وَمَنْ شَذَّ شَذَّ فِی النَّارِ اللہ نہین جمع کریگا میری اُمت کو گمراہی پر اور خدا کے احسان و قدرت کا ہاتھ جماعت پر ہی جو تنہا رہا جماعت سے دوزخ مین گرا۔ رواہ الترمذی اِتَّبِعُوا السَّوَادَ الْاَعْظَمَ پیروی کرو جمہور اہل اسلام کی یعنی بڑی جماعت کی۔ رواہ ابن ماجۃ فی حدیث انس حضرت ابو بکر صدیق رض اگر کوئی مسالہ مرجوعہ قرآن وحدیث مین نہ پاتے تو لوگون سے مشورہ لیتے (کشاف فی ترجمۃ انصاف صفہ ۳۸ و ۳۷)۔ ایک صحابی نے کوئی حکم کسی معاملے یا استفتے مین سنا اور دوسرے نے نہین سنا اُسنے اُس باب مین اپنی رای سے اجتہاد کیا۔ ایضا صفہ ۹۔ عمر فاروق فرماتے ہین کہ اگر ایسا مسالہ تمھارے پاس آئے جو قرآن وحدیث مین نہین تو جس بات پر لوگون کا اجماع ہو اُسکے مطابق اختیار کرنا چاہیے۔ ایضا صفہ ۳۹ و ۳۷ عبداللہ بن مسعود رض کہتے ہین کہ جب ایسا معاملہ آئے کہ نہ قرآن مین ہو نہ حدیث مین تو علمای صالح کے فیصلے پر قائم ہو ایضا صفہ ۳۹ حضرت ابن عباس رض سے جب کوئی بات پوچھی جاتی اور قرآن مین ہوتی تو بتا دیتے اگر قرآن مین نہوتی اور حدیث مین ہوتی تو اُسکے بموجب بتا دیتے اگر حدیث

مین بھی نہ ہوتی تو ابوبکر صدیق رضؓ و عمر فاروق رضؓ کے اقوال سے جواب دیتے اگر اونکے
اقوال مین بھی نہ ملتی تو پھر اپنی رای سے کہتے (ایضاً صفحہ ۲۲) ہرگز مقلد ایشانرا بدعتی
نخواہند گفت زیراکہ تقلید ایشان تقلید حدیث شریف ست باعتبار الظاہر والباطن ۔
(مائتہ مسائل) جناب نواب سید محمد صدیق حسنخانصاحب مرحوم تقصار مین فرماتے ہین کہ
معاذ رازی گفت پیغمبر صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم را در خواب دیدم گفتم اَیْنَ اَطْلُبُكَ فرمود
عِنْدَ عِلْمِ اَبِیْ حَنِیْفَةَ آہ خدا ابن قبیل حضرت مولانا محمد اسمعیل رسالہ صراط مستقیم مین
فرماتے ہین کہ در اعمال اتباع مذاہب اربعہ کہ رائج در تمام اہل اسلام ست بہتر و خوب ست
حضرت خاتم المحدثین مولانا شاہ عبدالعزیز رح صاحب سوالات عشر مین چھٹے سوال کے
ذیل مین تین وجوہات لکھنے کے بعد فرماتے ہین کہ اگر سوای این وجوہ ثلثہ ترک اقتدای
حنفی نمودہ اقتدای شافعی کرد یا بالعکس آن مکروہ قریب بحرام ست زیراکہ لعب ست
در دین ۔ ابن مسعود رضؓ فرماتے ہین کہ اپنے سلف کی پیروی کرو (عقد الجید) عبداللہ بن مبارکؒ
حنفی و مالکی تھے جنکی نسبت اُنکے شیخ سفیان ثوریؒ فرماتے ہین کہ مین نے ہرچند کوشش کی
کہ اوقات شبانہ روزی مثل ابن مبارک کے گزارون مگر ممکن نہوا کاش میری تمام عمر
ابن المبارک کی تین ای شب کے برابر حسن عمل مین ہو جائے ۔ اور ذہبی جیسے مشہور مشایخ
محدثین آپکے واسطے سے اپنی سند حدیث کا علو قرار دیتے ہین (بستان المحدثین صفحہ ۶۰، ۵۹)
ابن عبدالبر رح مالکی جو پانچوین صدی مین تھے مذہب شافعی کی جانب رجحان رکھتے تھے (ایضاً
صفحہ ) طحاوی پہلے شافعی تھے پھر حنفی ہوئے مگر پورے طور پر مقلد نہ تھے (ایضاً
صفحہ ۸۸ ) ابوالفتح تقی الدین محمد بن علی مالکی و شافعی تھے (ایضاً صفحہ ۱۲۷ ) ابن الجوزی
جیسا مشہور اور معزز محدث طبقہ صوفیۂ کرام اور نیز حضرت قطب ربانی محبوب سبحانی محی الدین جیلانیؒ

کا مُنکر تھا (اشعۃ اللمعات جلد اول صفہ ۲۳ و ۲۴) حاکم صاحب مستدرک اور ابو بکر عبد الرزاق
ابن ہمام بن نافع حمیری شیعی تھے (بستان المحدثین صفہ ۴۱ و ۴۸) اُونکی ایک ایک کتاب
دفتر کتب حدیث اہل سنت مین شامل ہی۔ ذہبی نے مستدرک پر ایک کتاب تعقبات و
تلحیقات لکھکر فرمایا ہی کہ جب تک میری کتاب کا مطالعہ نکیا جائے مستدرک پر اعتبار نکیا چاہیے
ابو بکر عبد الرزاق موصوف امیر المومنین علی رض کی فضیلت کے شیخین پر قائل نہ تھے۔ امام مالک رح
کی وفات کے وقت ۱۳۰ علما و فقہا جو مسائل مین مختلف تھے حاضر تھے اُسوقت جو وصیت
آپنے فرمائی اُسکے آخری کلمات یہ ہین کہ ابن شہاب سے مین نے بار ہا سُنا ہی کہ جو شخص مجھسے اُمور ا
و مہات دینی مین مشورہ طلب کرے اور مین اُسکو نہایت خوض و فکر سے ایسی رای دون
جس سے مسلمانونکی اصلاح ہوجائے اور اُس ربط و ضبط و اتحاد اسلامی مین جو مابین ہمارے
ہی ایک ذرہ فرق نہ آئے اور کوئی مسلمان رنجیدہ نہو تو یہ میرے نزدیک سو غزوہ و نسے
افضل ہی (بستان المحدثین صفہ ۱۳) رفع یدین۔ آمین بالجہر۔ قرارت فاتحہ خلف امام وغیرہ
مسائل مین احادیث مختلف وارد ہوئے ہین اور اسی لیے ایمہ اربعہ ایک ایک بات پر قائم
ہوگئے ہین اسپر جرح و تعدیل کرنا آج مقلدین و محدثین کا کام نہین فریقین کے مسائل اتحاد
مذہبی مین مخل نہین۔ اب آمین جو تکرار و فتنہ و فساد کا باعث ہوگا وہ بالیقین خدا و رسول کے
نزدیک مفسد قرار پائے گا جسکی نسبت اللہ تعالی فرماتا ہی لَا تَبْغِ الْفَسَادَ فِي الْأَرْضِ
إِنَّ اللّٰهَ لَا يُحِبُّ الْمُفْسِدِيْنَ یعنی زمین پر فساد کی خواہش نکرو کیونکہ اللہ مفسدین
کو دوست نہین رکھتا۔ لَا تُفْسِدُوْا فِي الْأَرْضِ بَعْدَ إِصْلَاحِهَا صلاحیت
اسلام کے بعد زمین پر فساد مت کرو۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم فرماتے ہین مسلمان
وہ ہی جسکی زبان اور ہاتھ سے مسلمانونکو اذیت نہ پہنچے اور مومن وہ ہی جس سے کسی فرد بشر کے

جان و مال کے امن مین خلل نہ پڑے (کنز الاخلاق) ایک بزرگ نے فرمایا ہی کہ پہلے لوگ
بمنزلہ دوا کے تھے اب درد ہین (آداب الصالحین) الغرض متقدمین مین کبھی نزاع نہوئی
اور کیون ہوتی یہ اختلافات تو مذہب اسلام کے معین و مددگار ہین انسے بنای اسلام قائم ہی۔
انسے اسلام کی ادق تحقیقات اور ذوق و عرفان الٰہی مترتب ہی۔ ان اختلافات سے ہمکو
فخر ہی کہ ہمارے سلف نے کیسی کیسی کوششین تحقیقات حق مین ظاہر کین اور کیونکر وہ ایکدل ہوکر
اتحاد اسلامی کے بانی ہوئے۔ آج مقلدین و محدثین ایک مسجد مین داخل ایک امام کی اقتدا
نہین کر سکتے حال آنکہ ایمۂ اربعہ ایک دوسرے کی اقتدا بڑے شوق سے کرتے تھے یہانتک کہ
خاص اپنے اجتہادی مسائل کو بھی چھوڑ بیٹھتے تھے اب انھین مسائل مین محدثین و مقلدین
مین خونریزی واقع ہوتی ہی اور عاشقان سید الانام اِس خونی نظارے کو دیکھکر بصد یاس کہتے ہین

| بجرم عشق توام میکشند وغوغائیست | | تو نیز بر سر بام آکہ خوش تماشائیست |
|---|---|---|

میری ناقص رای مین یہ شوراشوری اور سینہ زوری دونون فریق کے جہلا سے شروع ہوکر
خواص تک پونہچی کیونکہ جہلای محدثین نے حضرت امام ربانی ابو حنیفہ رح کو سب و شتم سے
یاد کیا اور جملہ احناف کو مشرک و بدعتی خطاب دیا۔ اور جہلای مقلدین نے محدثین کو وہابی
لامذہب۔ نجدی وغیرہ القاب عطا کیے۔ خواص کیجانب سے جو فتاوے ایک دوسرے کی
مخالفت مین جاری ہوئے اونکو جہلا پہاڑ برابر بناکر خون آشامی پر مستعد ہوئے ؎

| ہر کرا دادم بعزت جای بر بالای چشم | | عاقبت مانند ابرو تیغ بر رویم کشید |
|---|---|---|

اور وہ مناظرات بھی آپس مین نمک پاشی کا کام دیتے ہین جو نادانون کا مشغلہ۔ بیکارون کی روزی کا
ذریعہ ہین۔ مناظرہ یک قلم بند ہونا چاہیے اور بوقت اجرای فتاوی باہمی سلوک و ربط و
ضبط اسلامی زیادہ تر ملحوظ رکھا جائے۔ اور کیا خوب ہو جو بالاتفاق ایک فتوی جس پر

اکابرین فریقین محدثین و مقلدین کے مواہیر ہون درباب جواز امامت یکدیگر تیار کر کے
مدارس و اخبارات اسلامیہ اور پیش امامان ہر مسجد کے پاس تعمیل کے لیے روانہ کیا جائے
اور واعظین کو اُسکی ایک ایک نقل دیکر ہدایت کیجائے کہ مسلمانون سے اُسکی تعمیل کرائین۔
**ندوۃ العلما** سے بہت کچھ اُمید ہی کہ وہ اِن ناواجبی قضیونکو یک قلم مٹانے مین اپنے
سلف کی پیروی کرے۔

**ثالثاً** زمانے کے ضروریات سے واقف ہونا اور اُسکے بہم پونہچانے کے لیے زیادہ کوشش
کرنا بھی ہمارے علمای سلف ہی کا کام تھا اور اسمین وہ جگت اُستاد یا دوسرے الفاظ مین
اُستاذ العالم تھے یورپ و امریکہ وغیرہ مین جسقدر آج علوم و فنون و صناعی کو ترقی ہی اسقدر
وہ ممالک قبل شیوع اسلام جہالت و وحشت مین نامور تھے کچھ کرنا اور کر دکھانا نہین جانتے
تھے۔ ہمارے علما سے اُنھون نے اخذ کیا اور زیادہ تر جلادی مگر متاخرین مین بدقسمتی سے
وہ مادہ۔ وہ جرأت۔ وہ حوصلہ۔ وہ علوِّ نظری نہ رہی اسلیے یورپ و امریکہ سے ہمارا
قدم پیچھے ہٹ گیا۔ مجھے یاد پڑتا ہی کہ راجہ شیو پرشاد صاحب بنارسی نے کسی تاریخ مین
لکھا ہی کہ انگریزون نے جامہ بافی ہندوستان کے جولاہونسے سیکھی اب یہ تو جولاہے کے
جولاہے ہی رہے مگر صاحبان انگریز اِس فن مین ایسے کنہ رس ہوئے کہ اُنکے بُنے ہوئے
عجیب و غریب اقسام کے کپڑے ہندوستان کے جولاہے دیکھکر حیران رہ جاتے ہین یہی
حال بعینہٖ ہمارا ہوا جنھون نے ہمسے سیکھا تھا اُنھون نے اُسکے ہر پہلو سے فائدہ اوٹھایا
اور ہم اپنے فضل و کمال پر نازان ہوکر حاصل کیے کرائے سرمایے کو کھو بیٹھے۔ مورخین† یورپ
مثل ایڈورڈ گبن۔ ہنری لوئیس۔ سڈلیو۔ فرانسئی۔ ڈاکٹر ہیلی۔ سکندر ہمیلٹ وغیرہ اقرار

† یہانسے ضیاءالدین ابن بیطار کے ذکر تک حاشیہ مسدس حالی دیکھو ۱۲۔

کرتے ہین کہ ہمارے فضل وکمال کا ماخذ چشمۂ عرب ہی۔ جان ڈیون پورٹ لکھتا ہی کہ مسلمانونکے علم ادب نے رومی ویونانی علم ادب مین از سر نو جان ڈالدی۔ اورنیٹل ترنسلیشن کمیٹی کی پہلی تجویز مین اعتراف کیا گیا کہ اہل یورپ مین جواب اسپیچ کا دستور ہی غالبا اندلس کے مسلمانون سے سیکھا ہی۔ ڈاکٹر اسپرنگر لکھتا ہی کہ علم رجال پر مسلمان جتنا فخر کرین بجا ہی نہ ایسی کوئی قوم گزری نہ اب ہی جسنے مسلمانونکی طرح بارہ سو برس تک علما کے حالات زندگی لکھے ہون ہمکو پانچ لاکھ مشہور علما کا تذکرہ اونکی کتابونسے ملتا ہی۔ خلفای عباسیہ کے زمانے مین علمای اسلام نے نہ صرف علوم یونان ہی زندہ کیے بلکہ رومی۔ فارسی۔ سنسکرت۔ سریانی۔ عبرانی وغیرہ کے ترجمے عربی زبان مین کیے گئے تحریر اقلیدس۔ مجسطی۔ کلیلہ دمنہ۔ اور دیگر کتب حکمیہ کا ترجمہ بفرمان ابو جعفر منصور عباسی کیا گیا۔ خلیفہ ہارون رشید اور اُسکے بیٹے مامون عباسی نے ہر علم وفن کی بڑی بڑی کتابین جہانسے اونکو دستیاب ہوئین منگوائین اور کتب خانۂ اسلامی مین داخل کین اسی مامون کے حکم سے بریہ اور کوفہ کے میدانون مین مہندسین جمع ہوئے اور کرۂ ارض کی ایک درجہ دائرۂ عظیمہ کی پیمایش کرکے محیط زمین ۲۴ ہزار میل قرار دیا اسمین ابو جعفر محمد احمد حسین۔ موسی بن ساکر صاحب حیل بنی موسی کے چارون بیٹے شامل تھے۔ اسی مامون نے خالد بن عبد الملک وغیرہ سے بغداد اور قاسیون مین رصدگاہین بنوائین مگر اوسکی بیوقت موت سے ناتمام رہگئین جنکو شرف الدولہ ابن عضد الدولہ نے ویجن بن رستم کوہی وغیرہ سے بنوایا۔ خواجہ نصیر الدین طوسی وغیرہ سے ہلاکو خان نے مراغہ علاقۂ آذربایجان مین ایک رصدگاہ بنوائی۔ سمرقند اور اندلس مین اسلامی رصدگاہونکے ابتک کھنڈرات پائے جاتے ہین تاریخ نویسی جغرافیہ دانی مین عرب تمام یورپ کے اُستاد ہین مگر اس سے بھی یورپ ہی نے فائدہ اُٹھایا۔ عرب کی عمدہ اور نفیس تاریخین جنسے ہمارے کتب خانے خالی ہین فرانس۔ جرمن

اٹلی وغیرہ کے کتب خانون مین اسوقت موجود ہین نیپلس صوبۂ اٹلی کے علاقے مین ایک عظیم الشان
مدرسۂ طبیۂ اسلامیہ تھا جسمین علمی وعلی طبی تعلیم ہوتی تھی تمام یورپ سے طب حاصل کرنے کے لیے طلبہ
آتے تھے۔ بوعلی سینا کا قانون یورپ مین صدہا سال تک پڑھا یا گیا۔ اس بزرگ حکیم کی چالیس
کتابین مختلف علوم مین ہین۔ ابوبکر راضی کے تصانیف قریباً ۱۱۳ ہین جو اکثر طب مین ہین۔ چیمبرس
ان سائیکلو پیڈیا مین علی بن عیسی کو نامی اطبای اسلام سے شمار کیا ہی۔ حنین بن اسحاق عیسائی
مسلمانونسے تربیت وتعلیم پاکر کیسا گرامی طبیب گزرا۔ ضیاء الدین ابن بیطار اندلسی ساتوین صدی
مین علم نباتات مین بے مثل تھا اُسنے علم نباتات کی تحقیق وتدقیق مین دور دور کے سفر کیے۔
کیا اب بھی زمانے کی ضرورتونکے لحاظ سے اہل اسلام مین ایسے ایسے علما وحکما موجود ہین۔ امریکہ
وانگلستان کے لیے واعظین کی ضرورت ہی کیا وہان ہندوستان سے دو چار ایسے علما روانہ کیے
جاسکتے ہین جو انگریزی اور یونانی وعبرانی مین باوجود بلاغت عربی کے اعلی درجے کا کمال رکھتے
ہون۔ میری رای مین تو یہ ہی کہ ایسا عالم ہم ایک بھی امریکہ وغیرہ کو روانہ نہین کرسکتے۔ ہماری
تمام مالی وجانی کوششین صرف روزہ۔ نماز۔ حج۔ زکوۃ۔ یا فقط اسلامی فرقونسے باہمی مناظرات
لایعنی مین محدود ہین۔ آگے قدم رکھنا ہمارے لیے گناہ عظیم ہی۔ ہم اگر وعظ کرتے ہین تو وہی دھن
اور اگر فتوے یا مسائل بیان کرتے ہین تو یہی اُدھیڑ بن ہی کہ دو مسلمان جو مسائل مین مختلف
ہون ایک جگہ نہ بیٹھین۔ طریق تمدن و معاشرت خاک مین ملجائے۔ فرائض اسلامی ترک
ہون۔ ذرائع معاشس مفقود ہو جائین۔ ترقی کی جگہ تنزل ہو۔ ترقی معکوس مین ترقی ہو۔
مگر ہم اپنے حال و استقبال کی ضرورتون پر نگاہ نہ ڈالین۔ علما کی شان کے لائق ہی کہ وعظ و
تذکیر و مسائل کے ذیل مین شان اسلامی دکھائین مسلمانونکو ترغیب تجارت وحرفہ وغیرہ دلائین
اتفاق و اتحاد اسلامی کی تعلیم دین اُنین جو باہمی نفرت وکدورت ہی اوسکو دور کرین۔ مخالفین

اسلام کے اعتراضات کے ضائع اور اسلام کے شائع ہونے کی کوشش رکھین۔عیسائی صاحبان کس کس ذریعے اور کس کس ڈھنگ سے اپنے مزعومات دنیا مین پھیلاتے ہین۔کیا ہم بے فکر ہو کر بیٹھ رہین اور اسلام کے لیے کچھ نہ کرین۔ہمکو امریکہ و انگلستان وغیرہ کے لیے یونانی و عبرانی و انگریزی و عربی کے فضلا کی سخت ضرورت ہی اسکا کیا سامان ہونا چاہیے۔

حضرات سمع خراشی کرتے کرتے آپکا مین نے بہت حرج اوقات کیا اُس سے معافی اور جو امر گرینا خاطر اقدس گذرا ہو اُس سے چشم پوشی فرمائی جائے۔

| اگر عظیم ست از فرودستان گناہ | از بزرگان عفو کردن اعظم ست |
|---|---|

## تحریر جناب حافظ محمد عبد الرحیم صاحب وکیل عدالت دیوانی علی گڑھ در باب تدبیر ترقی و اسباب تنزل

زمانۂ موجودہ کی تواریخ اور روزمرہ کے اخبارات اس امر کی شہادت دے رہے ہین کہ ہر وقت تمام روی زمین کے مسلمانوں کی حالت کیا بلحاظ مجموعۂ افراد شخصی کے اور کیا بلحاظ فرقہ اور جماعت کے بمقابلۂ مجموعۂ افراد شخصی اور فرقہ و جماعت دیگر اقوام و اہل مذاہب کے صرف تنزل ہی پر نہین ہو بلکہ روز بروز اس تنزل کو ترقی ہی۔

مردون کی شان سے یہ امر بعید ہی کہ گذشتہ حالت پر مرثیہ خوانی کرین۔خود روئین اور سامعین کو رلائین اور پھر صبر کرکے بیٹھ رہین۔بلکہ شایان مردانگی یہ ہی کہ جو مصیبت نازل ہو اُسکو مردانہ استقلال کے ساتھ برداشت کرین اور جہانتک عقل انسانی کام دے سکے اُس مصیبت سے نجات حاصل کرنے کی کوشش و تدبیر عمل مین لائین۔

انگریزی گورنمنٹ کے سایۂ عاطفت مین ہندوستان کے مسلمانونکو اپنی فلاح اور بہبود کے

لیے ہر قسم کے تدابیر جائز عمل مین لانے کی پوری آزادی حاصل ہی اور مختلف قطاع ہند مین متعدد بزرگان اسلام نہایت دلسوزی سے اپنے اپنے خیال کے موافق اپنے جان و مال سے مردانہ کوششین کر رہے ہین اور بعض بعض کوششون مین ایک خاص قسم کی معتدبہ کامیابی حاصل بھی ہوئی ہی جو بیحد شکر گذاری کے لائق ہی لیکن جس شخص کی نظر تمام روی زمین کے مسلمانون کی حالت پر ہو اُسکے دردِ دل کو اِس محدود اضافی کامیابی سے تسکین یا طمانینت حاصل نہین ہوسکتی۔

کوئی شخص اِس امر کو تسلیم کرنے سے انکار نہین کرسکتا کہ تنزل کو روکنے اور ترقی حاصل کرنے کے لیے اتفاق سے بہتر کوئی دوسرا علاج موجود ہی لیکن جب کہ روزمرہ ہم دیکھ رہے ہین کہ ایک شہر بلکہ ایک محلہ بلکہ ایک برادری بلکہ ایک خاندان مین مسلمانونکے آپسین اتفاق حاصل نہین ہی تو تمام روی زمین کے مسلمانونکے متفق ہونے کا خیال کرنا اگر فی الواقع ناممکن نہین تو عملی طور پر اُسکے ناممکن ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہی اور ایسے خیال کا ظاہر کرنے والا اسٹری یا دیوانے کے خطاب کا مستحق ہی۔ حضرات چاہین آپ مجھے سٹری بتائین یا دیوانہ مگر مین یقین صادق سے عرض کرتا ہون کہ تمام روے زمین کے مسلمانونکا ایک میعاد معین سکے اندر ایک خاص درجے تک آپسمین اسقدر متفق ہوجانا جو تنزل کے روکنے اور ترقی حاصل کرنے کو کافی ہو اُسقدر دشوار نہین ہی جیسا کہ بادیٔ النظر مین وہ دشوار معلوم ہوتا ہی جب یہ دو قضیے بطور صغریٰ و کبریٰ کے تسلیم کیے جائین کہ یکسان تعلیم سے یکسان خیالات پیدا ہوتے ہین اور یکسان خیالات سے اتفاق پیدا ہوتا ہی تو یہ نتیجہ لازم ہوجاتا ہی کہ یکسان تعلیم سے اتفاق پیدا ہوتا ہی۔ اگرچہ ان دونون قضیون مین نکتہ چینی کی گنجایش ہی اور اُنپر نکتہ چینی ہونے سے نتیجے پر بھی نکتہ چینی ہوسکتی ہی لیکن روزمرہ کے تجربے پر

بھروسا کر کے دونون قضیون اور اُسکے نتیجے کو مانکر کوئی عملی تدبیر سوچنے اور امتحاناً او سیر عمل درآمد کرنے سے سوای فائدے کے کوئی نقصان متصور نہین ہی۔

اب یہ امر غور طلب ہی کہ تمام روی زمین کے مسلمانونکی یکسان تعلیم کا انتظام کسطرح ہو سکتا ہی اُسکی صورت یہ ہی کہ اولاً ایک خاص سلسلہ ابتدائی کتب درسیہ کا ایسا تالیف و تصنیف کرایا جائے جو زمانۂ حال کی علمی اور عملی ابتدائی قابلیت پیدا کرنے کے علاوہ تمام روی زمین کے مسلمانون مین باوجود مختلف المذاہب ہونے کے آپسمین ایک دوسرے سے یگانگی اور ہمدردی کے خیالات پیدا کر سکے۔ ثانیاً اُس سلسلۂ درسیہ کا ترجمہ اُن سب بانونمین کرایا جائے جو تمام روی زمین کے مسلمانون مین بولی جاتی ہین۔ اور ثالثاً اس سلسلۂ درسیہ کو تمام روی زمین کے مسلمانونکے بچونکی تعلیم مین شامل اور جاری ہونے کی کوشش کیجائے ہر سہ مراحل مین پہلا اور تیسرا مرحلہ بہ نسبت دوسرے مرحلے کے کسیقدر مشکل اور دشوار گذار ہی لیکن مستقل کامیابی کی سچی اُمید کے ساتھ قدم ہمت بڑھانے سے سخت سے سخت منزل بآسانی طی ہو جاتی ہی۔ سلسلۂ کتب درسیہ کی تالیف و تصنیف کرانے کا یہ طریقہ مناسب معلوم ہوتا ہی کہ چند لائق اور تجربہ کار اشخاص کی ایک مجلس قائم کیجائے جو غور و مباحثہ کے بعد یہ امر تجویز کرے کہ کتابین کس فن اور کس قسم کی ہون اور اُنکی ضخامت بلحاظ مدت تعلیم کے کسقدر ہو اور ہر کتاب کے لیے علاوہ محفوظی حق تصنیف یا تالیف کے انعام معقول معین کرے اور پھر بذریعۂ اخبارات اور جداگانہ اشتہارات کے اُن کتابونکی تصنیف یا تالیف کا اشتہار و اعلان مع اُن قیود اور شرائط کے کیا جائے جو مجلس مذکور نے قائم کیے ہون۔

تمام روی زمین کے مسلمانون کے بچونکی تعلیم مین اُن کتابونکے شامل اور جاری ہونے کی یہ تدبیر اختیار کیجا سکتی ہی کہ جہان کہین اسلامیہ گورنمنٹ موجود ہی وہان گورنمنٹ سے درنہ

مقامی عمائد اور معززین سے استدعا کی جائے کہ وہ اُن کتابونکو عام سلسلۂ درس مین داخل کرائین اور اگر کسی وجہ سے عام سلسلۂ درس مین اُن کتابون کا داخل ہونا ناممکن یا دشوار ہو تو خانگی طور پر اُن کتابونکی تعلیم دیے جانے کی کوشش کرین۔ ضرورت لاحق ہونے سے پیشتر کتب مذکور کے ترجمہ کرانے کی حاجت نہین ہی۔ جب کسی گورنمنٹ یا کسی مقامی عمائد و معززین کی تحریک سے اُن کتابونکا درس مین داخل یا خانگی تعلیم مین جاری کیا جانا پسند و منظور ہوگا تو آسانی سے ترجمے کا انتظام ہو جائے گا۔ اس غرض کی تکمیل کے لیے ایک مناسب اور معقول رقم معین کرکے خاص فہرست چندے کی کھولی جائے اور ایک تحریری درخواست کے ساتھ جسمین اس تجویز کے منافع تصریح کے ساتھ مندرج ہون کافۂ مسلمین سے امداد کی درخواست کیجائے اور بعد فراہم ہو جانے اُس کل تعداد یا قدر کافی کے کام شروع کر دیا جائے۔

ان سب اُمور کے سرانجام کرنے کے لیے سرمایے سے زیادہ کام کرنے والونکی ضرورت ہی۔ مگر اس جماعت مین خدا کے ایسے نیک دل بندے بھی شامل ہین جنھون نے خلوص نیت سے دین کی خدمت اپنے اوپر فرض کر لی ہی اور اُنکا دل مسلمانونکی حالت موجودہ کو دیکھکر سخت بیچینی مین تڑپ رہا ہی اور شبانہ روز اُنکا دماغ اسی فکر مین چکر کھایا کرتا ہی کہ کوئی معقول تدبیر مسلمانونکی حالت کی اصلاح کی بہم پہنچے اور وہ اپنی جان اُس مدعا کے حاصل کرنے مین فدا کرین۔

حضرات یہ خیالات ایک مدت سے میرے ذہن مین خطور کر رہے تھے اور اونکے اظہار کی نسبت مختلف تفکرات پیش آتے رہے کبھی یہ خیال ہوا کہ حضرت سلطان خلد اللہ ملکہ کی بارگاہ عالی مین پہنچاؤن کبھی یہ خیال ہوا کہ قریب تر مقام خود ہندوستان مین حضور نظام کی خدمت مین پیش کرون۔ کبھی یہ خیال ہوا کہ رسالے اور اخبارونکے ذریعے سے پبلک اسلام کے سامنے عرض کرون۔ لیکن حضرت اور حضور کی مہمات ملک سے عدیم الفرصتی اور پبلک اسلام کی عام بے توجہی بہ

نظر کرکے اِن طریقونکے اختیار کرنے مین تامل ہوتا رہا۔

الحمد للہ یہ پودہ جسکا نام **ندوة العلما** رکھا گیا ہی اور جو ہزارون دیدۂ گریان کی آبیاری اور ہزارون ہی دل بریان کی سوزگاری سے اُگایا گیا ہی (خداوند کریم اسکو چشم بد سے بچاکر تناور اور بارآور فرمائے) اِس قسم کے پھول پھل لانے کی پوری قابلیت رکھتا ہی اور میرا دل گواہی دے رہا ہی کہ ندوة العلما کے ہاتھ سے اِس کام کے شروع ہونے مین باوجود عدیم الفرصتی کے حضرت اور حضور کی اعانت اور باوجود عام بے توجہی کے پبلک اسلام کیطرف سے قدر دانی ہونے مین کوئی شبہہ نہین ہی۔ حضرات مین نے بہت مختصر اور سادے لفاظ مین اپنے خیالات ظاہر کیے ہین اور مجکو یقین ہی کہ بہت سے مسلمانونکے دماغون مین اسی قسم کے خیالات جگر کھارہے ہین مگر موقع اظہار حاصل نہ ہونے کی وجہ سے وہ بند پڑے ہوئے ہین ممکن تھا کہ ہر ایک فقرے کا مضمون دلاویز اور طویل عبارت مین بیان کیا جاتا اور سامعین کے قلوب پر الفاظ کی قوت سے فوری مفید اثر پیدا ہوتا مگر یہ امر میرے مدعا کے خلاف ہی کہ کوئی ایسا فوری اثر پیدا ہو جو غور کے بعد قائم نہ رہے میری دلی خواہش یہ ہی کہ اس معاملے پر کافی غور ہوکر بعد بحث و مشورے کے جو طریقہ مناسب معلوم ہو وہ اختیار کیا جائے۔

## تقریر جناب مولوی مرزا رضا حسین صاحب خلف الصدق جناب مولوی مرزا فدا حسین صاحب باشندۂ فاضل نگر لکھنؤ دبانی تر غیب علوم و تہذیب اخلاق

آج مین اِس عظیم الشان و متبرک جلسۂ علما کو دیکھ کے شکر خدا بجالاتا ہون کہ ہماری قسمت مین یہ سعادت لکھی تھی کہ اپنی آنکھون سے ایسے ایسے باکمال و فحول علما کی ایک مقام پر زیارت

نصیب ہو گی۔ شکراً و حمداً۔ اسلام کی پژمردہ و عبرت انگیز حالت نے تو بالکل مایوس کر دیا تھا کہ شاید اب اہل اسلام خواب غفلت سے نہین چونکین گے۔ لیکن الحمدللہ آج کے مجمع نے شوکت اسلام کی تصویر میری حرمان نصیب آنکھون کے سامنے کھینچدی جس سے مجھے اُمید ہوتی ہی کہ انشاءاللہ عسے الایام ان یرجعن قوما کالذی کانوا طوبی لکم کہ آپ صاحبون نے اسلام کی ڈوبتی ہوئی کشتی کو اُبھارنے کے لیے کمرہمت چست باندھی اور خزان رسیدہ بوستان اسلام کی آب پاشی کا ارادہ کیا۔ فجزاکم اللہ خیرالجزاء۔ یہ کہنا کہ اسلام کیا تھا اور اب کیا ہو گیا ایک بے فائدہ و مُہمل بحث ہی بہ قول اعشی شتان ما یومی علی کورها و یوم حیان اخی جابر گو کہ حال کے تعلیم یافتہ خیال کرتے ہونگے کہ مسلمانونکی ہمیشہ سے یہی حالت تھی اور یہی رہیگی لیکن یہ اُنکا خیال خام ہی اسواسطے کہ و لا تقنطوا من رحمۃ اللہ ہمکو موجودہ حالت دیکھ کے مایوس نہ ہونا چاہیے کیونکہ زمانے کا یہی رنگ رہا ہے و لا تبقی صروف الدھر انسانا علی حال وہ بھی کوئی زمانہ تھا

| | |
|---|---|
| یہی اسلام نامور تھا کبھی | مرکز حکمت و ہنر تھا کبھی |
| خلق کا دادرس یہی یہ تھا | سارے عالم مین بس یہی یہ تھا |

اہل اسلام نے جو سکہ اپنی شجاعت و جرأت کا تمام اہل دنیا کے دلون پر بٹھا دیا تھا اُسکا بفضلہ ابتک اثر باقی ہی و لا تبلی بسالتھم و ان ھم صلوا بالحرب حینا بعد حین۔ کونسا فن ہی۔ کونسا علم ہی جسمین اہل اسلام نے نمایان ترقی و قابل فخر کارروائی نہین کی۔ حرارت و ضیا کے جسم ہونے کو اس زمانے مین تحقیق جدید خیال کرتے ہین لیکن ابن ہثیم اس مسلے کی تحقیق پہلے ہی کر چکا ہی۔ بنی شاکر کی قابل قدر ترقی کو ملاحظہ فرمایئے کہ ایک کتاب جرثقیل کے بیان مین لکھی تھی جس زمانے مین متوکل حکمران تھا

حکیم علی گیلانی نے مریض خناق کا علاج اوسکا حنجرہ چھید کے اور سونے یا چاندی کی نلی لگا کے کیا تھا جسکا ذکر اُسنے شرح معالجات قانون مین کیا ہی ابوریحان و شیخ الرئیس نے حرکت ارض کے باب مین جو مناظرہ کیا ہی اوس سے معلوم ہوتا ہی کہ ابوریحان حرکت ارض کا قائل تھا غرض کونسا فن ہی کہ اسلام نے اُسکو حد تک نہین پونہچا دیا کون تھا جو انکا جواب دیتا اور کون تھا جو مقابلہ کرتا

كُنْتُ امْرَءًا لَا أَسْمَعُ الدَّهْرَ سُبَّةً ۔۔۔ أُسَبُّ بِهَا إِلَّا كَشَفْتُ غِطَاءَهَا

چونکہ یہ نہایت ادب کا مقام ہی آج یہان ہندوستان کے علمای کرام و فضلای عظام رونق افروز ہین مین نہین چاہتا کہ اپنی تقریر کو طول دیکے آپ بزرگوار ونکی خاطر عاطر کو آشفتہ کرون گذشتہ حالات جو تھے سو تھے مضی ما مضی لیکن موجودہ حالت قابل افسوس ضرور ہی۔ عبرت انگیز کیفیت ہر فرد بشر کے نصب العین ہی لوگ شکستہ حال۔ متردد و پریشان متفکر و حیران۔ افکار دنیوی سے دل افگار۔ زندگی سے بیزار۔ نہ ملازمت کا کہین سلسلہ۔ نہ نوکری کا کہین بند و بست۔ اشغال لایعنی و لاطائل۔ خیالات فضول و بے حاصل۔ نہ فکر معاش۔ نہ خوف معاد۔ نہ آیندہ کا خیال۔ کہین دوستون مین بیٹھے بیٹھے اپنا بے بہا وقت ژاژ خائی و کثرہ گوئی مین صرف کرنا۔ کہین آبا و اجداد کی پُرانی باقی ماندہ پونجی جسکو معلوم نہین کہ کس محنت و مشقت سے انھون نے حاصل کیا تھا ناشایستہ اشغال و بیہودہ افعال مین صرف کرنا۔ نہ تحصیل علم کا شوق۔ نہ کسب معاش سے ذوق۔ نہ دستکاری و حرفت کی طرف رغبت۔ نہ تجارت و زراعت پر رُجحان۔ اوسپر عموم مخالفت و نفاق۔ نہ مروت و حمیت۔ نہ دوستی نہ صداقت غیبت کا بازار گرم ہی۔ ہمدردی و اتفاق مفقود الخبر ہی۔ افسوس جن جن فضائل و نوافل سے باری تعالی نے اپنی رحمت کاملہ و عنایت سابغہ سے اہل اسلام کو مخصوص فرمایا تھا وہ اونسے ایسے سلب ہو گئے کہ گویا کان لم یکن

وہ اتفاق اور ہمدردی کے بارے مین ہدایتین نفاق و بدخلقی کی مذمتین یک قلم فراموش ہوگئین
ایک دوسرے کی ذلت کا خواہان۔ ہتک عفت کا جویان۔ ہندوستان مین تو مسلمان ایسے
ذلیل و پامال ہوئے کہ شاید کوئی اس سے زیادہ سرزمین اُنکے حق مین ظالم نہو گی جسطرح
نادان مہربان مان اپنی اولاد کو اکثر لاڈ پین غارت کرتی ہی اور ناز برداری سے اُسکے عادات
و خصائل کو خراب کرتی ہی اسی طرح سے اِس ہندوستان نے مسلمانونکو عیش و عشرت
کی خوگر بنا کے تباہ و برباد کیا جسطرف نظر اُٹھا کے دیکھیے مسلمانونکی بیکسی۔ علم کی طرف کم توجہی
سُستی و کاہلی ہی نظر آتی ہی۔ نہ تحصیل علم کیطرف توجہ۔ نہ شریعت حقہ کا خیال نہ اُسکی متابعت
نہ احکام الٰہی کے اوامر و نواہی کی بجاآوری۔ نہ سُنّت رسالت پناہی کی پیروی۔ نہ تہذیب
اخلاق کیطرف غور۔ حدیث۔ اُطْلُبُوا الْعِلْمَ مِنَ الْمَهْدِ اِلَى اللَّحْدِ کو بالکل فراموش
کر دیا اور طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَةٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ اِلَّا اِنَّ اللّٰهَ یُحِبُّ بُغَاةَ الْعِلْمِ کا
خیال ہی نہین۔ وہ علم جس سے انسان انسان ہوتا ہی۔ اشرف المخلوقات شمار کیا جاتا ہی
اُسکی ایسی کساد بازاری و بے قدری ہی کہ قابل بیان نہین۔ اول تو کون ہی جو مشقت شاقہ
گوارا کر کے تحصیل علوم مین اپنی عمر کو صرف کرے اور اگر کسی نے صعوبات کو طی کر کے اور آفات
و موانع سے گذر کے حاصل بھی کیا تو کوئی پوچھتا بھی نہین کہ تم کون ہو کس مرتبے کے ہو۔ اگر
قدر ہی تو انگریزی زبان کی ہی اُسی علم کی ہی بلکہ موجودہ تعلیم یافتہ ایسی تذلیل و حقارت کی
نگاہ سے دیکھتے ہین کہ شاید یہ لوگ جاہلونکو بھی نہین دیکھتے۔ اگر یہی کیفیت چند روز اور رہی
تو مین دیکھتا ہون کہ سو برس کے بعد کوئی عربی علم کا نام بھی نہین لے گا اُسوقت آپ صاحب
خیال فرماسکتے ہین کہ اسلام کی کیا حالت ہو گی۔ کون حدیث نبوی کے معانی کہے گا اور قرآن مجید
کے معاوی کلام کو سمجھے گا جسپر ہمارے مذہب کا دار و مدار ہی۔ اسوقت ہم دیکھتے ہین کہ جیسے

نے جیسے کامل عالم گذر گئے ہین اب اونکا نظیر پیدا نہین ہوتا روز بروز تنزل و ابتری کی حالت
مین علم عربی ہوتا جاتا ہی اور اسکو ہر شخص خیال کرسکتا ہی کہ عربی علم کیجانب ہر فرد مسلمان کو کیسی
سخت ضرورت ہی کہ بغیر اُسکے چارہ نہین اُسکے خدا کا کلام عربی مین اُسکے رسول کی ہدایتین عربی
مین - اگر خدانخواستہ وہ زمانہ آگیا کہ عربی زبان ہندوستان سے مفقود ہوگئی تو ہر شخص اپنی مذہبی
ہدایتون سے بالکل بے بہرہ و نا آشنا ہوگا ایسی حالت مین غیر مذہبون کے فلسفانہ خیال مفسدانہ تعلیم
اونکے عقائد کو ورطۂ ضلالت و غوایت مین ڈالدین گے وہ اپنے عقائد و مذہب کے احکام و شریعت
کی خوبیون سے نابلد ہونگے وہ بھلا کیونکر مضار و مصالح و محاسن و معائب مذاہب کی تمیز بین السواد
والبیاض کرسکین گے - علم کے نور سے ظلمت جہل دور ہوتی ہی جسکے فضائل عدیدہ و مناقب کثیرہ
مین احادیث متکاثرہ و متعددہ وارد ہین چنانچہ عن الاصبغ بن نباتة قال قال
امیر المؤمنین علی بن ابی طالب علیہ السلام تعلموا العلم فان تعلمہ حسنة
ومدارستہ تسبیح والبحث عنہ جہاد وتعلیمہ من لا یعلمہ صدقة وھو عند اللہ
لاھلہ قربة لانہ معالم الحلال والحرام وسالک بطالبہ سبیل الجنة وھو
انیس فی الوحشة وصاحب فی الوحدة وسلاح علی الاعداء وزین
للاخلاء یرفع اللہ بہ اقواما یجعلھم فی الخیر ائمة یقتدی بھم
ترمق اعمالھم وتقتبس آثارھم وترغب الملائکة فی خلتھم
یمسحونھم باجنحتھم فی صلوتھم لان العلم حیوة القلوب ونور الابصار
عن العمی وقوة الابدان عن الضعف ینزل اللہ حاملہ منازل الابرار
یمنحہ مجالسة الاخیار فی الدنیا والاخرة بالعلم یطاع اللہ ویعبد
وبالعلم یعرف اللہ ویوحد وبالعلم توصل الارحام ویعرف الحلال والحرام

وَالْعِلْمُ اِمَامُ الْعَقْلِ وَالْعَقْلُ تَابِعُهٗ يُلْهِمُهُ السُّعَدَآءَ وَيُحْرِمُهُ الْاَشْقِيَاءُ
اور ایک حدیث مین وارد ہی کہ لَوْ یَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِیْ طَلَبِ الْعِلْمِ لَطَلَبُوْہُ وَلَوْ
بِسَفْكِ الْمُهَجِ وَخَوْضِ اللُّجَجِ باری تعالی قرآن مجید و فرقان حمید مین فضیلت
علم کے بارے مین ارشاد فرماتا ہی کہ اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ اِقْرَأْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ الَّذِیْ عَلَّمَ بِالْقَلَمِ عَلَّمَ
الْاِنْسَانَ مَا لَمْ یَعْلَمْ اس سے صاف ظاہر ہی کہ اگر کوئی نعمت بعد تکوین کے علم
سے افضل و بہتر اعلی و برتر ہوتی تو جل شانہ اُسی کا ذکر فرماتا اَللّٰهُ الَّذِیْ خَلَقَ سَبْعَ
سَمٰوٰتٍ وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ یَتَنَزَّلُ الْاَمْرُ بَیْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا
اس سے بھی ظاہر و باہر ہوتا ہی کہ سبحانہ تعالی نے علم کو علت خلق عالم علوی و سفلی گردانا ہی
کَمَا لَا یَخْفٰی عَلَی الْفَطِنِ اللَّبِیْبِ لیکن باوجود فضائل حمیدہ و بہیئہ کثیرہ د فوائد سنیہ
و علائیہ عدیدہ لوگ اسکی حقیقت و ماہیت سے ایسے غافل و بے خبر ہین کہ مطلق کسی طرح سے
توجہ نہین کرتے لیکن الحمد للہ کہ یہ نعمت غیر مترقبہ یک بیک پردۂ غیب سے نمود ہوئی۔ ایسی نازک
حالت مین آپ صاحبون نے اہل اسلام کیجانب توجہ فرمائی اور اُنکی پژمردہ حالت پر غور کیا
اَیَّدَکُمُ اللّٰہُ تَاْیِیْدًا اجکہ بالکل ابتر و قابل افسوس حالت ہوگئی۔ خدا کا شکر ہی کہ علمای
دین نے اپنی عالی دماغی اور بلند خیالی و پاک دلی و نیک نیتی سے اپنی قوم کے ڈوبتے ہوئے
بیڑے کو بچانے کے لیے اپنی اپنی مسجدون اور خانقاہون سے باہر نکل کے ہاتھ بڑھایا۔ الحمد للہ
کہ وہ قوم جسکو آپسکی مخالفت و نفاق کی بادسموم نے خواب غفلت مین ڈالدیا تھا جسپر نکبت و بدبختی نے
اپنا زہریلا اثر پھیلا دیا خدا کی برکت اُسپر پھر سایہ افگن ہوئی۔ وہ قوم جو اپنے ہاتھون سے آپس کی
عداوت و کبر و نخوت سے مُشرف بہلاکت ہوگئی تھی اوسکے علاج کے لیے علمای دین نے

کمرہمت چست باندھی کہ اَلسَّعْیُ مِنِّیْ وَالْاِتْمَامُ مِنَ اللّٰہِ وہ قوم جو تمام دنیا کی قومون کے پیچھے رہگئی تھی اور نشانہ ملامت ہوگئی تھی بزرگان قوم کی برکت سے پھر از سر نو سنبھلنے لگی وہ پھولا پھلا باغ جسکو مخالفت زمانہ کی باد خزان نے خشک کر دیا تھا اُسمین رحمت خدا سے پھر برگ و بار آنے لگے الحمد للہ کہ مین آج اپنی خوش نصیبی و بلند قسمتی سے ایسے متبرک چہرون اور نورانی پیشانیون کی زیارت کر رہا ہون جو اسلام کی حمایت کے لیے ظاہر ہوئے ہین۔

یہ اجسام جو کہ مطلع انوار الہی و مطرح اشعۂ بوارق ربانی ہین کس خلوص نیت سے خدا کے پاک اور سچے مذہب کے پھیلانے اور اُسکی خوبیونکے بتلانے کے لیے اپنے اپنے وطن مالوف کو چھوڑ کے وعنای سفر کو برداشت کر کے زر خطیر کے صرف کے متحمل ہوکے دور دور سے لوجہ اللہ جمع ہوئے ہین محض اسلیے کہ وہ نقائص و معائب جنکو اہل اسلام نے خود غرضی سے پیدا کیا ہی دفع و رفع کرین اور اصلاح طریقۂ تعلیم موجودہ و رفع نزاع باہمی کرین تمامی قوم کو اس **ندوۃ العلما** کا ممنون احسان بے پایان و شکر گزار منت فراوان ہونا چاہیے اسمین شک نہین کہ فی الحال جو طریقۂ تعلیم ہی وہ بحالت موجودہ بالکل ناقص و غیر مفید و نامناسب ہی جس سے کسیطرحکا فائدہ منتج نہین ہوتا اسلیے ضرور ہی کہ اِس نظام تعلیم کو جو سلسلۂ نظامیہ کے نام سے مشہور ہی ضرور ترمیم کیا جائے کیونکہ آجکل کے طالب علم محض فضول علوم کی تحصیل کیطرف مائل ہوتے ہین اور بعد تکمیل کے بھی اُنکو کسی طرحکا مذاق و سواد عربیت مین نہین ہوتا نہ کلام عرب کے لطف کو سمجھ سکتے ہین نہ اونکے محاورونسے آگاہی ہوتی ہی جنکی ضرورت قرآن و حدیث کے سمجھنے کے لیے ہی نہ کسی عربی شعر کے ٹھیک معنی کہہ سکتے ہین نہ کسی فقرے کا درست ترجمہ کر سکتے ہین اگر کسی نے اپنی جدت طبع اور حدت ذہن سے کسی مطلب کو نکالا تو وہ مثل اسکے کہ تَفْسِیْرُ الْقَوْلِ بِمَا لَا یَرْضٰی بِہٖ قَائِلُہٗ صدرا و شمس بازغہ و قاضی مبارک کے مطالب کو سمجھا تو کیا نسبت مثناۃ بالتکریر

دلیل سُلّمی و دلیل تُرسی حدوث و قدم کے مباحث کو سمجھا تو کیا اور نہ سمجھا تو کیا۔ نہ احکام دین کے اسرار اور اونکی خوبیون کے دریافت کرنے کی طاقت نہ اونکے مطالب نکالنے کی قوت نہ کلام الٰہی کے مآرب سمجھنے کا سواد نہ اصول سے مذاق نہ فروع سے سروکار ہوتا ہی آخر کار اسی خبط مین مبتلا ہوکے ایک ناکارہ بیچارہ طالب علم کی حیثیت مین اپنی عمر بسر کرتا ہی جسکا نتیجہ یہ ہوتا ہی

| نہ خدا ہی ملا نہ وصال صنم | نہ ادھر کے ہوئے نہ اُدھر کے ہوئے |
|---|---|

سوای اِسکے کہ اُمور شرعیہ مین شکوک پیدا کرے کلام الٰہی مین خلاف عقل کا معاذ اللہ عیب لگائے کوئی عمدہ نتیجہ مترتب نہین ہوتا نہ کسی قسم کا فائدہ حاصل ہوتا ہی سوی الھَرْیَانِ مِنْ قِیْلٍ وَّ قَالٍ گو کہ یہ خیال مسلمانونکو کچھ اسی زمانے مین نہین پیدا ہوا بلکہ اکثر کتب کے ملاحظے سے معلوم ہوتا ہی کہ علما کے مرکوز خاطر تبدیل طریقۂ تعلیم موجودہ تھا چنانچہ ایک عالم ربّانی اپنی تقریظ مین ارشاد فرماتے ہین ـــــ وَاِیَّاکَ اِنْ تَصْرِفْ عُمُرَکَ فِیْ تَدْرِیْسِ کُتُبِ الْفَلْسَفِیَّۃِ + وَتَدْوِیْنِ الْعُلُوْمِ الْحِکَمِیَّۃِ + مَشَّائِیَّۃً کَانَتْ اَوْ اِشْرَاقِیَّۃً + فَاِنَّھَا لَا شُبْھَۃَ فِیْ اَنَّھَا کُتُبُ ضَلَالَۃٍ وَّجَھَالَۃٍ + تُوْرِثُ لِصَاحِبِھَا حَسْرَۃً وَّنَدَامَۃً وَّ اَدْنٰی مَا شَاھَدْنَا مِنْ وَخَامَۃِ عَاقِبَتِھَا اَنَّ الْمُتَوَغِّلَ بِھَا اِنْ لَّمْ یَصِرْ مُلْحِدًا اَوْ دَھْرِیًّا اَوْ صُوْفِیًّا + فَلَا اَقَلَّ مِنْ اَنْ یَّتَسَاھَلَ فِیْ اُمُوْرِ الدِّیْنِ + وَلَا یَتَقَیَّدَ بِاَحْکَامِ الشَّرْعِ الْمَتِیْنِ + کَمَا ھُوَ مُشَاھَدٌ فِیْ اَکْثَرِ بِلَادِنَا الْھِنْدِیَّۃِ وَفِیْ کَثِیْرٍ مِّنَ الْمَمَالِکِ الْعَجَمِیَّۃِ + نَعَمْ اِذَا کَانَ الْمُشْتَغِلُ مِمَّنْ صَفَا ذِھْنُہٗ وَاَتْقَنَ اَکْثَرَ الْعُلُوْمِ الدِّیْنِیَّۃِ بِالدَّلَائِلِ وَالْبَرَاھِیْنِ الْیَقِیْنِیَّۃِ + فَلَا بَاْسَ بِصَرْفِ بَعْضِ الْاَوْقَاتِ بِتَدْرِیْسِ بَعْضِ کُتُبِھِمْ اِیَّاکُمْ مَعَ التَّنْبِیْہِ

عَلٰی خَطَائِھِمْ وَالْاِیْمَاءُ اِلٰی مَوَاضِعِ زَلَّاتِھِمْ لِیَحْصُلَ لَهُ الْقُوَّةُ عَلٰی نَقْصِ کَلِمَاتِھِمْ اِلٰی اٰخِرِہٖ ۔ فَلِھٰذَا اَقُوْلُ ۔ وَلِلّٰهِ دَرُّ الْقَائِلِ نَظْمُهٗ ۔ فَلَوْ قَبْلَ مَبْکَاھَا بَکَیْتُ صَبَابَةً + بِسُعْدٰی شَفَیْتُ النَّفْسَ قَبْلَ التَّنَدُّمِ + وَلٰکِنْ بَکَتْ قَبْلِیْ فَھَیَّجَ لِیَ الْبُکَا + بُکَاھَا فَقُلْتُ الْفَضْلُ لِلْمُتَقَدِّمِ

مسلمانونکے احکام اور مذہب محض تکمیل نفس باجتناب خصائل رذیلۂ مذمومہ واقتنای فضائل خلیقۂ محمودہ ۔ وبقہر قوت شہوانیہ وغضبیہ ہی ۔ لیکن فی الحال کے طریقۂ تعلیم مین اوسکے خلاف صفات پیدا ہوتے ہین کیونکہ فلسفے کی تعلیم کا نتیجۂ لازمی یہی ہی اسلیے چاہیے کہ ادب کی طرف زیادہ توجہ کرین تاکہ اپنے مذہبی عقائد اور دینی احکام کو جان سکین حقیقت مین صرف اسی کی ضرورت ہی باقی فضول مین داخل ہی جب استعداد کما ینبغی اور کلام عرب کے سمجھنے کی قوت پیدا ہوجاتی ہی اور زبان مین ایک مذاق اور طبیعت مین ملکۂ راسخہ اور قوت آخذہ ناشی ہوجاتی ہی تو اوسوقت جس علم کی طرف توجہ کریگا نہایت سہولت وآسانی سے اُسکو حاصل ہوجائے گا مسلمانونکو عربی پڑھنے کی علت غائی یہی ہی کہ اصول وفروع دین سے کما حقہٗ آگاہ ہون کلام الٰہی کے ظاہر مطلب کو سمجھ سکین نہ کہ معقولات کے مباحثے جو کہ بالکل کسی کام نہین آتے سوای تشتت خیالات کے جنکے سبب سے مشکوک ومہمل تخیلات پیدا ہوتے ہین علاوہ اسکے جس مصلحت سے یہ طریقۂ تعلیم قرار پایا تھا وہ مصلحت ہی مفقود ہوگئی + رفت ساقی وآن قدح بشکست ۔ نہ کسی فرقۂ معتزلہ کے رد کی ضرورت نہ کسی دہریۂ متفلسف کے ابطال کی حاجت اب اگر ابطال کی ضرورت ہی تو وہ اور ہی طائفہ ہی بیشک ایسے کتب کا درس مین شامل ہونا ضرور ہی جنسے کہ حال کے مخالفان دین کا ابطال ہو ۔ ایسے کتب کا درس مین شامل کرنا جنسے کوئی فائدہ نہو بے فائدہ ہی جیسے کہ حدیث مین وارد ہی

رُوِیَ عَنْ اِبْرَاهِیْمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِیْدِ عَنْ اَبِی الْحَسَنِ مُوْسٰی عَلَیْهِ السَّلَامُ قَالَ دَخَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ الْمَسْجِدَ فَاِذَا جَمَاعَةٌ قَدْ اَطَافُوْا بِرَجُلٍ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقِیْلَ عَلَّامَةٌ فَقَالَ وَمَا الْعَلَّامَةُ فَقَالُوْا لَهٗ اَعْلَمُ النَّاسِ بِاَنْسَابِ الْعَرَبِ وَوَقَائِعِهَا وَاَیَّامِ الْجَاهِلِیَّةِ وَالْاَشْعَارِ الْعَرَبِیَّةِ قَالَ فَقَالَ النَّبِیُّ ذَالِکَ عِلْمٌ لَا یَضُرُّ مَنْ جَهِلَهٗ وَلَا یَنْفَعُ مَنْ عَلِمَهٗ ثُمَّ قَالَ النَّبِیُّ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَاٰلِهٖ اِنَّمَا الْعِلْمُ ثَلٰثَةٌ اٰیَةٌ مُحْکَمَةٌ اَوْ فَرِیْضَةٌ عَادِلَةٌ اَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ وَمَا خَلَاهُنَّ فَهُوَ فَضْلٌ

ظلمت جہل کی بلاجب تک ہے گی ترقی مفقود رہیگی اَعُوْذُ بِاللّٰهِ اَنْ اَکُوْنَ مِنَ الْجَاهِلِیْنَ موجودہ تعلیم فلسفے کی جو کہ تقویم پارینہ ہی اسکی تحصیل مین زندگی کا ایک عمدہ جز ضائع کرنا بالکل نازیبا ہی نہ اُسکی ضرورت و احتیاج الا ما یحتاج بطور مقدمے کے اگر درس مین شامل ہو تو مضایقہ نہین لیکن صرف اسی مین طالب علمی کا زمانہ منقضی کرنا خلاف مصلحت ہی موجودہ علوم مشرقیہ جسکی روشنی آجکل ہندوستان مین پھیلی ہی اسکی تعلیم سے باز رکھنا اور تحصیل سے کنارہ کشی کرنا مقتضائی مصلحت نہین ہی۔ ہماری قوم کی غفلت و سستی پر کیسے کیسے اعتراض ہوئے اور حقیقت مین اگر خیال کیا جائے تو کیا کچھ نہ ہو گیا لیکن الحمد للہ بقول ابراہیم بن کنیف النبہانی

| | |
|---|---|
| تَعَزَّ فَاِنَّ الصَّبْرَ بِالْحُرِّ اَجْمَلُ | وَلَیْسَ عَلٰی رَیْبِ الزَّمَانِ مُعَوَّلُ |
| فَاِنْ تَکُنِ الْاَیَّامُ فِیْنَا تَبَدَّلَتْ | بِنُعْمٰی وَبُؤْسٰی وَالْحَوَادِثُ تَفْعَلُ |

وَقَیْنَا بِحُسْنِ الصَّبْرِ مِنَّا نُفُوْسَنَا
فَصَحَّتْ لَنَا الْاَعْرَاضُ وَالنَّاسُ هُزَّلُ

تمت

# تقریر جناب مولوی ظہیر احمد شاہ صاحب ظہیری سہسوانی درباب تعلیم ایمانی و تہذیب اسلامی

| ز راز دہر چہ گویم کہ خود گم یاران | جز اینکہ ہیچ ندانم دگر نمی دانم |
|---|---|

دنیا کی آفرینش کو اسوقت مہندس عقل اپنے مجوزہ حساب سے ہزارون صدی کی جمع پر قائم کرتا ہی اور اُسکا ثبوت تاریخی واقعات سے پیش کرتا ہی کہ کب سے نظام عالم کا شروع ہوا اور کب تک اُسکو اسقدر طوالت میسر آئی۔ اسکے آغاز کو زمان حضرت آدم علیہ السلام تجویز کیا جاتا ہی اور گویا دنیاوی کاروبار کے حساب کے اعداد اُس سے منسوب کیے جاتے ہین۔ پس خیال کرنا چاہیے کہ اُسوقت سے اِسوقت تک انسانی موجودات مین کیا کیا انقلاب حالت پیدا ہوا اور اُسکے ذریعے کے لیے یہی تاریخین وہ حالات صاف ظاہر کرتی ہین کہ بعد نزول آدم علیہ السلام اونکو طرز معاشرت و تمدن کی آسمانی تعلیم میسر آئی جسنے اونکو بقای حیات کے لیے مستعد کیا اور آیندہ اونکی نسلون کے لیے ہمیشگی آسایش کے سامان مہیا کر دیے اُسوقت جسقدر ضرورت انسانی تھی وہ کیا تھی غذا جس سے پیٹ بھرے اور لباس جس سے جسم ڈھکے چنانچہ اوسی عقل اول نے جس سے میری پہلی تعلیم مراد ہی اونکو اونکے طریقے سکھائے اور وہ نسلاً بعد نسلٍ جاری رہے اُنکے بعد جسقدر زمانے کو ترقی ہوتی گئی اُسیقدر انسانی ضرورتین بڑھتی گئین اور اُسی کے متعلق ایجاد و اختراع یعنی تعلیم نے قدم جمائے۔ زراعت۔ تجارت۔ فلاحت حکمت۔ ملک گیری جہانداری۔ معاری۔ نجاری وغیرہ علوم و فنون کا ظہور ہوا اور اُس سے وہ وہ نتائج نکلے جسنے تمام مخلوقات کی زبان سے انسان کی شرافت پر گواہی دلوائی۔ اور جسطرح زمانہ گردش کرتا گیا اُسکے بموجب عالم مین علوم و فنون کی ضرورتون نے انسان کو

مجبور کر کے اپنی جانب مائل کیا۔ ایک وہ دن تھا کہ کوئی اپنی حفظ صحت کی زمین بھی نہ جانتا تھا اور اس نعمت غیر مترقبہ کو اپنی نادانی کی ظلمت مین سہو کیے ہوئے بیٹھا تھا کہ زمانے نے مجبور کر کے اُسکے پیدا کرنے کی بناڈالی اور وہ کچھ موجود کر دیا کہ سوای موت کہ جسکی مزاحمت قدرت انسانی سے خارج ہی اور کل بالطبع بے اعتدالیون کا ادراک ہو گیا اور رفتہ رفتہ یہ نوبت پونہچی کہ اپنی صحت کے لیے جنگلی بوٹیون اور پہاڑی دھاتون سے کیا مرکبات کیا آلات ایجاد کر کے ایسے ایسے سامان بہم پونہچائے کہ اگر کرامت نہین تو لائق اکرام ضرور ہین اسیطرح کے صدہا قسم کے مختلف کام ہین جنکا محتاج الیہ انسان تھا اور اُسنے اپنی عقل سے اپنی آزادی کا طریقہ نکالا اور وہ طریقہ فی نفسہ ایک فن ہو گیا۔

میرے معزز بزرگو۔ انسان کی فطری حالت کے سمجھنے والے خوب اندازہ کر سکتے ہین کہ ہر کام مین جب تک کامیابی نظر کے سامنے نہین رہتی کوشش نہین ہو سکتی۔ ایک وہ زمانہ تھا کہ ظلمت عالم مین چھائی ہوئی تھی اور عالم ظلمات عالم بنا ہوا تھا جسکی سیاہی نے قریباً کل معمورۂ زمین کو گھیر لیا تھا اور اہل عالم انوار الٰہی اور برکات نامتناہی سے خالی ہو گئے تھے بلکہ انسان صفات کمالیہ سے معرا ہو کر وحوش اور بہائم بنگئے تھے اور طریقہ معیشت اور وتیرۂ معاشرت اور اندیشۂ آخرت اک لخت دل سے کھو بیٹھے تھے۔ آپس کی نااتفاقیان اس درجہ بڑھی ہوئی تھین جنکی وجہ سے گھر کے گھر خانہ بے چراغ تھے اور وساوس فاسدہ اور توہمات واہیہ نے ایسا دل مین گھر کیا تھا کہ ہر ایک فرعون بے سامان ہو رہا تھا مگر آفتاب ہدایت※ نے حجاز کی پہاڑیون سے طلوع ہو کر ایک دم مین تاریکی عالم کو نور علم سے منور کر دیا جسکی پرنور شعاعین

---

✝کل معمورۂ زمین سے ربع مسکون مراد ہی اسواسطے کہ تین چوتھائی زمین سمندر مین غرق ہی اور ایک چوتھائی باہر ہی جسپر بود و باش ہی۔

※ آفتاب ہدایت سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مراد ہین ۱۲ منہ

تمام اطراف عالم مین پھیل گئین اور خدای برحق کی مقدس عبادت کا ڈنکا تمام عالم مین بجنے لگا

| | |
|---|---|
| خدا کسکو کہتے تھے کیا جانتے تھے | ترے منہ سے ذکر خدا ہی محمدؐ |
| جسے کہتے ہین سب کلام الٰہی | وہ تیری زبانی سنا ہی محمدؐ |

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے تمام عالم کو نور ایمان اور نور علم سے منور کردیا اور خدا کی سچی وحدانیت کا اقرار کلمۂ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم سے کرا دیا اور قوم کو راہ ثواب وعذاب سے متنبہ کر کے قدرتی اسلام کی پانچ حدین قائم کردین یعنی کلمۂ شہادت نماز۔ زکوٰۃ۔ حج۔ روزے رمضان کے۔ روایت ہی کہ ایک مرتبہ صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہم مین اور کفار مین کیا فرق ہی فرمایا نماز کا جسمین یہ پانچ چیزین نہ ہونگی وہ مسلمان نہ ہوگا چونکہ یہی پانچ چیزین شعائر اسلام سے ہین۔

میرے معزز بزرگان قوم۔ اگرچہ اسلام کے لغوی معنی مطلق انقیاد کے ہین اور شرع مین انقیاد خاص کا نام ہی جو کہ اوامر و نواہی الٰہی کے لیے ہوتا ہی یعنی احکام الٰہیہ کو ماننا اور اُسکی تصدیق کرنا بلکہ اسلام اور ایمان باہم متلازم ہین۔ اسلام کو خدا نے اپنا دین فرمایا ہی اسی دین اسلام کی بابت ارشاد باری عزاسمہٗ ہی وَمَنْ يَّبْتَغِ غَيْرَ الْاِسْلَامِ دِيْنًا فَلَنْ يُّقْبَلَ مِنْهُ وَهُوَ فِي الْاٰخِرَةِ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ* اِس جگہ اسلام سے مراد وہ ہی جسکی تفسیر خود رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اُس حدیث مین جو تعلیماً جبرئیل علیہ السلام کے واسطے ہی ارشاد فرمائی ہی یعنی اسلام یہ ہی کہ تو گواہی دے اِس بات کی کہ نہین ہی کوئی معبود مگر اللہ اور بے شک محمد صلی اللہ علیہ وسلم رسول ہین اللہ کے اور قائم کرے تو نماز اور دے زکوٰۃ اور روزے رکھے رمضان کے اور حج کرے بیت اللہ کا اگر ہو استطاعت روایت کیا اسکو مسلم نے اور بیان کیا ہی اِس حدیث مین حقیقت

* یعنی جو شخص سوائے اسلام کے ڈھونڈھے اور کوئی دین تو اوس سے قبول نہین اور وہ آخرت مین ٹوٹا پانے والون سے ہی۔ ۱۲ منہ

ایمان اور احسان کو پس اسلام احکام ظاہری کے انقیاد کا نام ہی اور ایمان تصدیق باطنی کا علم ہی اور یہ مسلک محقق ہی کہ ایمان نہین گھٹتا بڑھتا اسلام مین کمی و بیشی ہوتی ہی اور احسان تہذیب ظاہری و باطنی دونون کا اسم ہی۔ اگرچہ اسلام کے فضائل بشیار ہین مگر ہای اسلام اور واے اسلام تیری قدر ہمنے کچھ بھی نہ سمجھی اگر کچھ جانی تھی تو اُنھین مقدس و پاک روحون نے سمجھی تھی کہ جنکی تو گودیون مین پلا تھا کون ایسا ہی جو تیری خوبیان نہین جانتا ہی یہ تو وہی تو ہی مسدس

علم مین فضل مین یکتاے جہان تھا اسلام
تیری خوبی پہ مٹے جاتے تھے سب خاص و عوام
جوق کے جوق چلے آتے تھے اقوام تمام
اب وہی تو ہی کہ لیتا نہین تیرا کوئی نام
کیا سے کیا ہو گئی افسوس یہ حالت تیری
رونا آتا ہی مجھے دیکھ کے صورت تیری

رو کے بولا کہ کہون حال پریشان مین کیا
مین اکیلا ہون مجھے قوم نے میری چھوڑا
منہ کو تکتا ہون ہر اک قوم کے مارا مارا
پوچھتا کوئی نہین نام کا اسلام رہا
کھو دیا دین تو اسلام کی ملت کیسی
یار اغیار ہوئے رنج مین راحت کیسی

کبھی مین ہی تھا کہ محتاج جہان تھا میرا
حبش و روم بھی پڑھتے تھے مرا ہی کلما
ساری دنیا مین بجا کرتا تھا دین کا ڈنکا
از زمین تا بہ سما میرا پھریرا اڑتا
علم مین فضل مین اخلاق مین یکتا مین تھا
کونسا فن تھا نہین مجھسے ہوا جو پیدا

اب وہ مین ہون کہ بھرا دل مین ہی میرے کینہ
علم و اخلاق سے خالی ہی سراسر سینہ
مین کبھی باب مدینہ تھا ہنر کا زینا
چرخ کے ہاتھون ظہیری ہوا مشکل جینا

قوم سب بے بہرہ ہوئی علم و ہنر مین اپنی
ایسی حالت مین ہو اب قوم کا اللہ بیلی

اور طریقۂ تعلیم کے متعلق مؤرخین کا خیال ہو کہ زمانۂ سلف مین طریقۂ تعلیم یہ تھا کہ لمعات نبوت سے ہر ایک کے سینے روشن تھے اور فیوض رسالت سے اونکے دل مالامال تھے گویا اونکا سینہ ایک گنجینۂ رحمت الٰہی تھا اور ایسے ہی اونکے ہوش و حواس معدن انعامات باری تھے اس وجہ سے اونکو کچھ حاجت تدوین کتب کی نہ تھی اور اونکی تدریس صرف زبانی طریقے سے ہوا کرتی تھی چونکہ ہمارے حضور جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم محض اُمّی تھے تو تعلیم امّت مین بھی اوسی طرح جاری رہی اور یہ سلسلہ سینہ بسینہ ایک عرصے تک برابر جاری رہا اور لوگ علوم بالمشافہ سیکھتے رہے اور یاد کرتے رہے جب لوگونکے حافظون مین فی الجملہ فتور پیدا ہو چلا اور ادیان باطلہ کا شور و شغب اعتراضات اور جرح اور قدح پیدا ہوئے تو علمای ربانی نے اُنھین ارشادات نبوی کو جو بعینہٖ زبان فیض ترجمان جناب سرور عالم مفخر عالم و آدم صلے اللہ علیہ وسلم سے سُنے تھے لباس تنقیش اونکو پنھایا اور پھر اونکو فن اسمای رجال کے زیور سے آراستہ کیا اور اونکی توثیق اور تعدیل اس طور سے کی کہ کوئی مخالف و موافق کسی طریقے سے اگر نظر انصاف سے دیکھے تو اُنکے مرویات پر ہرگز ہرگز کسی طرح طعن نہ کرسکے اور بلا ریب یہی سمجھے کہ یہ ارشاد فیض بنیاد اُنھین جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم کا ہو کہ جنھون نے علی الاعلان اپنے آوازہ رسالت کو شرقاً غرباً جنوباً شمالاً پونھچا دیا اور مقابلین کے قلع و قمع کے واسطے سیف لسانی اور تیغ آہنی اور جہادات و مغازی کو مہیا کیا۔ اب ہم تدوین کتب کی نسبت یہ ظاہر کرسکتے ہین کہ جناب رسالت مآب صلی اللہ علیہ وسلم نے گویا بلا واسطہ ہمکو اپنا پیغام پونھچا دیا ہو مگر بعد گذرنے زمانۂ خلافت راشدہ کے تمام اسلامی دنیا مین ایک جدید انقلاب پیدا ہو گیا جا بجا فتنہ و فساد نے

مُنہ دکھایا مخربان دین و منافقان بے یقین نے موافقین کے پیرایے مین اسلامی لباس پہن کر
دین مین رخنہ اندازیان شروع کین ہزارون بلکہ لاکھون جھوٹی حدیثین دل سے گڑھکر لوگونسے
بیان کرنا شروع کین جن سے اصول دین مین تزلزل کا اندیشہ تھا مگر اللہ تعالی نے اپنے سچے
دین کی حمایت کے لیے اپنے خاص بندے یعنی علمای ربانی مجتہدین اسلام جنسے عبارت ہی پیدا
کیے اُنھون نے اپنی تمام زندگی دین کو ان آمیزشون سے پاک کرنے مین صرف کیا اور حق و
باطل جدا کرکے دین اسلام کو ایک گلزار بےخس و خار بنا دیا اور اصول و فروع کے ہر نوع
مین کتابین تصنیف فرماکر متاخرین کے لیے ایک پورا ذخیرہ جمع کر دیا پھر جب سے صدہا کتب
تالیف و تصنیف ہوئے جنکے اکثر علمانے شرح حدیث لکھے غرضکہ اول علم سینہ تھا پھر سفینہ ہوا
اور یکے بعد دیگرے ہر شخص تصنیف و تالیف کرتا رہا اور خلفای عباسیہ کے وقت مین تو خدا نے
اسلام مین وہ برکت عطا کی کہ اسلام سے ہزارہا علوم و فنون کی ایجاد و اختراع ہو گئی صدہا مدارس
ہزارون کتابین دیگر زبانون کی عربی مین ترجمہ ہو گئین اور وہی علوم و فنون آجتک قوم مین
رائج رہے ہے مگر اس زمانے مین نہ ویسی تالیف و تصنیف ہی نہ وہ علوم و فنون کی ایجاد کی دماغی
قوت ہی نہ وہ علم و ہنر کا شوق ہی جیسا کہ پہلے ہمارے مقدس اسلام مین تھا۔ اول تو قوم خود
افلاس مین مبتلا اور کچھ ہین تو اونکو زمانہ اجازت نہین دیتا۔ ایک وہ بھی تو ہمدردان قوم تھے
جنھون نے اہل اسلام کی نفع رسانی کی غرض سے کیا کیا کارنمایان کیے ہین اور خدا کی اس حیرت افزا
دنیا کے تماشے تمام عالم کو دکھلائے ہین۔ اسلام کی مدد مین علوم و فنون کی کمر ہمت باندھی جنکا
آج اسلام کو فخر ہی۔ دیکھو معتصم باللہ کا زمانہ صاف بتلا رہا ہی کہ میرے ہی وقت مین اہل اسلام نے
جبر و مقابلے کے قواعد یعنی اشکال اقلیدس جاری کیے جسکا بانی ابو الحسن نامے تھا مسلمانون
نے ہی اعتدال ربیعی و خریفی کے تقدم و تاخر اور دائرۂ معدل النہار اور آفتاب کے انتہا سے

بعد کو دریافت کیا اور علم ہیئت کو باقاعدہ اور با اصول علم بنالیا اور نظام شمسی بطلیموسی کو ناقص سمجھکر قدیم مشاہدات رصدی کی تصدیق کی اور تیسرا اختلاف روشنی ماہتاب بین پیدا کیا مسلمانون ہی نے خط قاطع اور خط مماس جاری کیا۔ابوالرشید اندلسی کے فلسفے کا اثر عام یورپ بین اسوقت تک موجود ہی۔غرناطہ و قرطبہ و اندلس وغیرہ کی یونیورسٹیون کے نشان ابتک باقی این۔پھراے مسلمانو کیا وجہ ہی جو تم اپنے مقاصد کی کامیابی سے ابتک محروم ہو۔شاید تم اسوجہ سے مجبور رہو کہ علم قدیم یعنی عربی وغیرہ کی آجکل قدر نہین اگر ہی تو غیر زبان یعنی انگریزی کی قدر ہی جس سے کچھ نہین تو پیٹ بھرنے کا سہارا ہوجاتا ہی جب پیٹ بھر جائیگا پھر ترقی علوم و فنون خود ہو جائیگی۔مین کہتا ہون کہ انگریزی پڑھو اور ضرور پڑھو مگر انگریزی پڑھکر خیالات فاسدہ کا اثر قوم پر نہ پہنچاؤ اور دہریے اور نیچری نہ بنجاؤ جسکے اثر سے قوم گمراہ ہوجائے دیکھو تمھاری ہی سرپرستی کے واسطے انجمنین قائم این۔تمھاری ہی تعلیم کے واسطے قومی کالج کھلے ہوئے ہین شوق سے تعلیم پاؤ اور کُل مسلمان بھائیونکو تعلیم کی رغبت دلاؤ مگر طریقہ اسلام کو ہاتھ سے نہ جانے دو۔اب رہی مذہبی نزاع سو اوسکے دفعیہ کی غرض سے بھی خدا نے تمھارے واسطے مجلس ندوۃ العلما قائم کردی کہ تم ادنا ادنا مسائل پر سر پھوڑنے کو تیار ہوجاتے ہو اور سیکڑون روپے عدالتونمین صرف کرتے ہو اور ناکامیاب رہتے ہو یہ مجلس تمھاری تمام دقتین دور کردیگی اور یہ جو شکستگی اور خستگی علی العموم قوم پر چھائی ہوئی ہی اور اوسکی باد گرم سے ہر ایک کا غنچہ دل کھلایا ہوا ہی ایسی تدبیر بتائیگی کہ پھر وہ مثل اپنی پہلی حالت کے سرسبز و شاداب ہوجائے اسکا فرض ہی کہ قوم سے نفاق جائے اور مذہبی چھیڑ چھاڑ کا جھگڑا چکائے اور اصلاح تعلیم کا جس سے مقصود ترقی علوم اسلامیہ اور درستی اخلاق ہی طریقہ بتائے اور رفع نزاع علما جو کچھ عرصے سے بوجہ اختلافی مسائل اور مباحث لاطائل کے ہو رہی ہی دور کرے اور مسلمانونکو سچا خدا پرست اور معزز

قوم بنائے۔ اب مین اِس ناچیز مضمون کو اِن چند اشعار پر ختم کرتا ہون اور خدا سے دعا کرتا ہون کہ ای خدا تو ہماری برگزیدہ مجلس ندوۃ العلما کو تا بقیامت قائم رکھ اور ہماری برگزیدہ قوم کو اوسکے ظل عاطفت مین رکھ۔ آمین بحق رحمت العالمین۔

## قصیدۂ قومی

کوئی سُنے سُنے نہ سُنے حالِ زارِ قوم
ہم تو کہین گے حالتِ پُر انتشارِ قوم

دنیا مین سب ہین جانتے عز و وقارِ قوم
محتاج کچھ بیان کا نہین افتخارِ قوم

کل تک اِسی کا بجتا تھا ڈنکا جہان مین
اِک لخت آج اُٹھ گیا صبر و قرارِ قوم

وہ قوم جسکا پہلے تھا محتاج اِک جہان
اب ہاتھ مین ہی غیرونکے افسوس کارِ قوم

اثبات حق کے واسطے تخلیق جو ہوئے
جاہل سے ہوتے جاتے ہین وہ دیندارِ قوم

عالم مین جنکی نعمرائی تھی جابجا
یارب کہان ہین آج وہ سب گلعذارِ قوم

راہِ خدا مین اپنے بھرے گھر لٹا دیے
تھے کیسے کیسے دیکھیے تو جان نثارِ قوم

اصحابی کالنجوم تھے گو کہ صحابہ سب
پر چار یار آپ کے تھے یارِ غارِ قوم

جس روز نازل آیۂ اکملت ہو گئی
اوس وقت ہای کوئی نہ تھا سوگوارِ قوم

یعنی جہان سے جائے گا اب سایۂ خدا
ہوگا نہ کوئی ایک بھی اب غمگسارِ قوم

از شرق تا بہ غرب جنوب و شمال مین
پھر چار یار ہی سے بڑھا سب وقارِ قوم

یہ جابجا فتوح جو اسلام کے ہوئے
پھر دین پہ سب کو ناز تھا پھر افتخارِ قوم

اِن صاحبون کی کوشش و محنت سے الغرض
اچھی طرح سے چلنے لگا کاروبارِ قوم

گذرے جو تین قرن تو فتنہ بپا ہوا
ہر ایک مسائلے پہ ہوا انتشارِ قوم

اللہ نے جو کر دیے پیدا ایہ مجتہد
پشت و پناہ دین ہوئے وہ نامدارِ قوم

پھر جب سے کوئی فتنہ نہ دین مین بپا ہوا — ہان تیرھوین صدی سے ہوا یہ شعارِ قوم
تہذیب اسمین باقی نہ اخلاق ہی کہین — آشوبِ حشر ہی چمن روزگارِ قوم
مونس نہ کوئی اسکا نہ یاور نہ یار ہی — ہوتا نہ کوئی ہوتا مگر اقتدارِ قوم
ای حامیان ندوہ ذرا دیکھنا ادھر — کچھ تمنے بھی سُنا جو کہا حال زارِ قوم
بہتر جو حق مین قوم کے ہو تم بھی وہ کرو — کچھ تو بلند ہو علمِ اقتدارِ قوم
گو بن چکے ہین سیکڑون ہی حامیانِ دین — چھوڑا نہ کچھ کسی نے مگر یادگارِ قوم
بنجاؤ مجتہد کہ اولے الامر مین ہو تم — ہو جاؤ محی دین بھی کہ ہو دیندارِ قوم
ہسپانیہ کے مدرسے تمکو تو یاد ہین — بغداد و روم شام مین ہین یادگارِ قوم
ہین قرطبہ دمشق مین ابتک نشانیان — گو خاک مین وہ مل گیا عز و وقارِ قوم
حالت بدل گئی وہ زمانہ بدل گیا — علم و ہنر پہ پہلے تھا دار و مدارِ قوم
تہذیب و فلسفہ و ادب اور ریاضی تھے — کیا کیا علوم ہای تھے زیبِ کنارِ قوم
وہ بات تم کرو جو بڑھے علم قوم مین — وہ بات تم بتاؤ جو ہو اقتدارِ قوم
پھر چشمۂ حیات بنو اور بناؤ سب — تم نخلِ آرزو بنو باغ و بہارِ قوم
سنبھلو سنبھالو حالِ دلِ زارِ قوم کا — حق سے جزای خیر لو ای غمگسارِ قوم
مصداق مَن تَشَبَّہَ قَوماً کے ہو گئے — غیرون کو دیکھ بھال کے یہ نامدارِ قوم
ہان مانگ لے ظہیری دعا حق سے اسگھڑی — آئین کو ملک ہین ہمین و یسارِ قوم
مقبول کر الہی تو ندوہ کا اجتماع — بنجاے ملکِ ہند مین یہ اک حصارِ قوم
ندوہ کی مشورت کو قبول جہان بنا — ہر گفتگو بھی اسکی ہو اک پردہ دارِ قوم
ہمت بندھی رہے کہ قدم ڈگمگائے ہین — یارب ہو خیر حد سے بڑھا اضطرارِ قوم

دنیا مین کانپور بنے کان علم کی
علم اسکا ہو شعار بنے یہ شعار قوم

عالم مین دھوم دھام ظہیری سدا رہے
ندوہ کا جلسہ ہوئے سدا سازگار قوم

حاسد ہمیشہ نارِ حسد سے جلا کرے
دنیا مین روز افزون ہو عزّ و وقار قوم

## نظم جناب منشی سید اکرام علی صاحب اکرام مختار عدالت کانپور در بارۂ اصلاح قومی و اتحاد باہمی

آج صد شکر اِن آنکھون نے وہ جلسا دیکھا
جیسا کانون نے بھی ابتک نہ سُنا تھا دیکھا

الغرض اُسکو ہر اک جلسے سے اچھا دیکھا
یہ بھی اللہ کی قدرت کا تماشا دیکھا

دورِ گردون سے کیسیکو بھی نہ تھا ایسا خیال
ہوگا اِس شوکت و عظمت کا یہ جلسہ اِس سال

ایسا پر نور غرض آج کا ہی یہ جلسا
مشعل مہر سے ہی جسمین سوا نور و ضیا

ایسے ایسے علما اسمین ہین رونق افزا
کہ رہا دیکھ کے جنکو ہی ہر اک صلِّ علا

وجد مین آکے یہ کہتے ہین فلک پر بھی ملک
ایسا جلسہ تھا نہ دیکھا نہ سُنا زیرِ فلک

واقعی آج وہ جلسہ ہی یہ چشم بد دور
جسمین اللہ کی رحمت کا برستا ہی نور

اُسکی قدرت کا یہ سب جلوہ ہی یہ سب ہی ظہور
جس مسلمان کو دیکھو وہ ہی ایسا مسرور

جس مسرت کی ہی کچھ حد و نہایت ہی نہین
آج جز شکر ادا نھین کسو کوئی شکایت ہی نہین

جشن تیاری ہونکے ہین تاریخون سے گو سب عیان
راز پنہان کیطرح وہ نہین مخفی و نہان

لیکن اس آخری دور میں وہ باتیں ہیں کہاں | نہ ہمایوں ہیں نہ اکبر ہیں نہ ہیں شاہجہاں

جشن شاہی کے نشاں دہلی میں اب آہ نہیں
لکھنؤ میں بھی رہے واجد علی شاہ نہیں

ہند میں کون اب ایسا ہے جو جشن ایسے کرے | جسمیں یوں دامن امید وہ لوگونکے بھرے
بن پڑے جسمیں نہ کچھ انکے اٹھائے نہ دھرے | اب ترا دور یہ کیسا ہے ارے چرخ ارے

یا تو روٹی بھی نہیں جسمیں ہیں دینے والے
دینے والونکی جگہ رہ گئے لینے والے

کون فیاض اب ایسا ہے بتا چرخ کہن | نظر فیض سے اب جسکی طلا ہوا آہن
ہاں ہیں اک حضرت محبوب علی شاہ دکن | نام شاہی کا ہے اب ذات سے جنکی روشن

ملک و دولت کا رہے انکی تر و تازہ نہال
میرے اللہ سلامت وہ رہیں سیکڑوں سال

مٹ گیا پھولا پھلا ہند کا ہے گو کہ چمن | فلک پیر مگر اب بھی ہے اوسکا دشمن
تھے کھلے رہتے جہاں تختۂ گلہای سمن | جای گل اب ہیں وہاں کانٹے پڑے لاکھوں من

عیش کا تھا جو محل اب وہ مقام ہو ہے
فاختہ بول رہی بیٹھی وہاں کوکو ہے

کل کی ہے بات جہاں آج ہیں بیٹھے ہوئے ہم | یہ جگہ وہ ہے جو تھی غیرت گلزار ارم
گل جنت سے کوئی پھول یہاں تھا نکا کم | رہ گئی رونے کو اب اوسمیں فقط اک شبنم

کوئی گل باقی اب اوسمیں نہ کوئی بوٹا ہے
دونوں ہاتھوں سے فلک نے اسے یوں لوٹا ہے

واجد علی شاہ میں حرف عین کا نقطہ سے ساقط ہو جاتا ناچار رہی ١٢٧٦

یہ مکان وہ ہی جہان لٹتی تھی دولت دن رات — بجتی جسکے در دولت پہ تھی نوبت دن رات
کہین انعام تھا بٹتا کہین خلعت دن رات — رہتی برپا تھی جہان محفل عشرت دن رات

لوگ رو دیتے ہین اب دیکھ کے یہ قیصر باغ
ہرے ہو جاتے ہین سبزے کیطرح دلکے داغ

مگر اس بات کی ہان سبکو مسرت ہی کمال — قصر شاہی مین ہوا ایسا یہ جلسہ اس سال
جسکا مطلب ہی یہی اور یہی جسکا آل — پھر مسلمانونکو حاصل ہون دین ہی علم و کمال

جس سے ہر بات مین ہر ایک پہ سبقت ہو انھین
حاصل اگلی سی پھر اب عزت و دولت ہو انھین

یہ سمجھکر جو مسلمان ہین ٹوٹے پھوٹے — دور گردون کے ستائے ہوئے مارے کوٹے
جنکے سب علم و ہنر اب ہین فلک نے لوٹے — علم سے چھوٹے ہین وہ علم ہین انسے چھوٹے

اس غرض سے وہ کیا کرتے ہین جلسے ایسے
کہ مسلمان پھر اس شان کے ہون تھے جیسے

علم ادیان مین ہون فضل خدا سے کامل — ماورا انکے ہون ہر علم کے عالم فاضل
جس سے ہر عہدہ ممتاز ہو انکو حاصل — پارلیمنٹ مین بھی جا کے وہ اب ہون داخل

حال دنیا مین یہ ہو اور رہے عقبیٰ مین یہ حال
ساتھ حورونکے پھرین باغ جنان مین خوشحال

ایسے جلسے کا بھی اس عہد مین ہونا تھا محال — اس سبب سے کہ مسلمانونکا ہی پتلا حال
اتفاق انمین نہ تھا اور نہ پاس انکے مال — گھٹ کے اقبال ترقی پہ تھا اب انکا زوال

باوجود اسکے کرین کام وہ اس ہمت کا

شکر کس منہ سے ہو یارب تیری اس رحمت کا

جمع اس جلسے مین ہر شہر کے ہون شیخ و شاب
علما ایسے بزرگ اور معلے القاب
فصحا و شعرا و امرا و نواب
ہو زیارت سے رخ پاک کے بھی جنکے ثواب

اُنکے قدمون ہی کی برکت کا یہ سارا ہی اثر
جشن شاہی سے جو ہی آج کا جلسہ بہتر

ایسے عالم جنھین کہتا ہی ہر اک نیک صفات
پند اور وعظ سے خالی نہین جنکی کوئی بات
نیک کامون ہی مین کرتے ہین بسر جو اوقات
ہی غنیمت بہت اس وقت مین ان سبکی ذات

سحر و شام یہی فکر ہی اب جنکو مدام
روز افزون ہو بھر اب شوکت و شان اسلام

خوش جو بیداری شب سے ہین سحرخیزی سے
علم دین باقی ہی اُنکی ہی عرق ریزی سے
بھاگتے کوسون ہین دنیا سے بڑی تیزی سے
ورنہ دیکھو جسے شوق اُسکو ہی انگریزی سے

کون کہتا ہی وہ اس علم کو حاصل نہ کرین
نہ کرین کام مگر ایسے جو عاقل نہ کرین

علم پر دین کے ہرگز نہ اُسے دین ترجیح
سمجھین احکام شریعت کو نہ وہ غیر صحیح
نہ کرین فعل بھی ایسے جو ہون مذموم و قبیح
جس سے راضی نہ خدا ہو نہ محمد نہ مسیح

فائدہ اس پڑھنے سے گر دین پہ قائم نہ رہین
نہ ہون پابند نماز اور وہ صائم نہ رہین

جو طریقے ہین مسلمانون کے چھوڑین نہ اگر
دل مین ہر ایک مسلمان کے ہو اونکا گھر
خوش خدا اُنسے رہے راضی رہین پیغمبر
پڑھکے انگریزی یہ اس عہد مین مشکل ہی مگر

ای خداوند جہان اُنسے بھی اب ایسے ہون کام
جس سے مذہب کی ہو توہین نہ ضعف اسلام

شکر اسکا بھی کرین دل سے سب اہل اسلام
کرتے اسطرح توجہ جو نہ علماے کرام
ہند مین باقی ابھی علم عرب کا ہی نام
پھر تو سچ یہ ہی کہ اس علم کی قلیا تھی تمام

آسمان پہ رہین جب تک نہ خور رخشندہ
علم اوبان کے عالم رہین یارب زندہ

کہ کے آمین سنو یہ بھی مسلمانو بغور
آگیا کیسا صد افسوس یہ عہد اور یہ دور
اب وہ رنگ تمہارے ہین نہ وہ ڈھنگ نہ طور
ہوگئے دیکھتے ہی دیکھتے تم اور سے اور

قوم سے اپنی بھی اب تمکو محبت نہ رہی
تھی جو آنکھون مین مروت وہ مروت نہ رہی

ایک سے ایک اب آپس مین ہی لڑتا صد حیف
ایک کے سر کو ہی اب ایک رگڑتا صد حیف
بے سبب غیرونسے ہر اک ہی جھگڑتا صد حیف
ہاتھ ایسون کا نہین کوئی پکڑتا صد حیف

جنکو فاقون سے ہی اب طاقت رفتار نہین
ذکر رفتار کا کیا قوت گفتار نہین

اب جو گرتو نکو سنبھالے نہین ایسا کوئی
دے فقط دو ہی نوالے نہین ایسا کوئی
جو کہے بھوکے سے کھالے نہین ایسا کوئی
منہ سے ہر اک کی دعالے نہین ایسا کوئی

جای راحت ہین اب آزار کے دینے والے
کچھ نہ کچھ چھین کے اونسے بھی ہین لینے والے

جو بُری حالتو نہین دوستون کے آئین کام
خاص لوگ ایسے بہت کم ہین کیا ذکر عوام

ہای یہ کیسا زمانہ ہای یہ کیسا ہنگام
رنگ کیا تونے یہ بدلا فلک نیلی فام

قوم کا اپنی جو ہر طرح ہو ہمدرد کوئی
نظر آتا نہین اب ایسا جوانمرد کوئی

ایسے بھی لاکھون جوانمرد ہین دنیا مین پڑے
جو کہ لڑ مرنے کو آپسمین ہین رستم سے کڑے
لاکھ بار اونکو نصیحت کرین گر بوڑھے بڑے
کچھ اثر اونکو نہو ایسے ہین وہ چکنے گھڑے

عالمونکی جو نصیحت پہ کرین اب بھی عمل
نہ پڑے عزت و دولت مین کبھی اونکی خلل

گوش دل سے اسے ای بھائی مسلمانو سنو
صلح کو اچھا لڑائی کو برا جانو سنو
دل مین آپسکی لڑائی کی نہ اب ٹھانو سنو
مجھسے ناچیز کا بھی اتنا کہا مانو سنو

خوب سن لو اسے تم جنکے ہو بیٹے پوتے
یاد کر کرکے اونھین لوگ ہین اتبک روتے

دیکھو تاریخون مین اجداد کے اپنے حالات
کیسے وہ لوگ خوش اوقات تھے اور نیک صفات
ایسی خوبی سے بسر کرتے تھے وہ اپنی حیات
جس سے ممدوح جہان رہتے تھے وہ بعد ممات

تم ہو اب زندگی بدنامی مین کھونے والے
نام ہو اپنے بزرگون کا ڈبونے والے

ہند مین جب عربستان سے وہ آئے تھے
کہو انصاف سے ساتھ اپنے وہ کیا لائے تھے
ہان مگر جوہر شمشیر وہ دکھلائے تھے
ہند مین جس سے شہ ہند وہ کہلائے تھے

اونکی شاہی کے ہین ہر ملک مین چرچے اتبک
بجتے ہین اونکی نکونامی کے ڈنکے اتبک

حق تعالی نے وہ بخشا تھا اُنھین جاہ جلال
دیکھ لیتا جو سکندر بھی اگر اونکا حال
ملک زرخیز کیے تھے وہ عطا وہ اقبال
اسمین کچھ شک نہین اُسکی بھی ٹپکتی رال

کچھ تصنع نہین اِسمین نہ ہی کچھ دخل دروغ
ایک دن واقعی اِس قوم کو ایسا تھا فروغ

اس ترقی پہ تھا اس قوم کا اقبال و حَشَم
ہوتے گر اُنکے زمانے مین فریدون یا جم
آج تک کھاتے ہین شاہان جہان جسکی قسم
کہتے بے شبہہ ہر اک بات مین ہم اُنسے ہین کم

واقعی ہم مین یہ شان اور یہ شوکت ہی نہین
یہ سخاوت نہین یہ جرأت و ہمت ہی نہین

کون اخلاق و مروت مین بھی تھا اُنکا نظیر
نہ سمجھتے تھے کسی کو وہ ذلیل اور حقیر
اُنکی نظرون مین برابر تھے فقیر اور امیر
آج تک اُنکے ثنا خوان ہین صغیر اور کبیر

دل سے ہی مدح سرا ساری خدائی اونکی
نیک کامون ہی مین اُٹھتی تھی کمائی اونکی

اہلِ حاجت کی وہ حاجت کو روا کرتے تھے
اور بیمارونکی صحت کی دعا کرتے تھے
حق ہمسائگی بھی دل سے ادا کرتے تھے
تھوڑی نعمت پہ بہت شکر خدا کرتے تھے

جتنے اوصاف حمیدہ تھے وہ سب اُنمین تھے
ہم مین جو شور و شغب اب ہین وہ کب اُنمین تھے

کہتے جس شہر کو ہین کارڈوا خاص و عام
جو کہ تھا معدن علم ادب و علم کلام
ملک اسپین مین وہ علم کا ایسا تھا مقام
جسکے بانی و مبانی تھے سب اہل اسلام

علم ادیان کا ابدان کا بھی گھر تھا وہی

مسکن و مامن ہر صاحب جوہر تھا وہی

جتنے دنیا کے تھے علم و ہنر و فن و کمال
نہ نظیر اُنکا تھا ہر بات مین کوئی نہ مثال
اونکی دولت سے مسلمان تھے سب مالامال
ہر دم ہر لحظہ* ہی بات کا تھا اونکو خیال

نہ رہے کوئی بھی ہمقوم ہمارا جاہل
ہون ہر اک بات مین وہ فضل خدا سے کامل

قوم کی اپنی بھلائی جو تھی منظور نظر
گو کہ اُس عہد مین راہین تھین نہ از خوف و خطر
عمر وہ سیر و سیاحت مین بھی کرتے تھے بسر
اسکا اندیشہ نہ کچھ دل مین وہ کرتے تھے مگر

تھی غرض یہ کہ ہر اک علم مین ہم ہون کامل
فائدہ جس سے ہو ہمقومونکو اپنے حاصل

ایسے ایسے اگر اُن لوگون کے ہوتے نہ خیال
جس سے ممدوح ہین وہ فضل خدا سے تا حال
ہوتے حاصل نہ مسلمانونکو وہ علم و کمال
گو کہ اگلا سا نہ اب حال ہی اُنکا نہ ہی قال

بڑھکے جادو سے بھی تھی سحر بیانی اونکی
اب بھی کرتی ہی اثر دل مین کہانی اونکی

ایک دن وہ تھا مسلمانو کہ تم تھے ایسے
جاہ و حشمت مین بھی دنیا تھے بڑھکر کسی سے
جنسے پڑھنے کو ہر اک آتا تھا روم اور رے سے
کیا کہون ہای صد افسوس تم اب ہو جیسے

اُس زمانے مین تھے سب قومون مین تم اہل تمیز
جان سے بڑھکے تمھین لوگ سمجھتے تھے عزیز

نیک باتین تھے تمھین سبکو بتانے والے
تھے تمھین راہ پہ گمراہون کو لانے والے

* یہان ہای ہوز ہر لحظہ کی تقطیع سے ساقط ہو جاتی ہی یہ جائز نہین ۱۲ مصحح

تھے تمھین شوکت اسلام بڑھانے والے — تھے تمھین علم و ہنر سب کو سکھانیوالے

کب کسی قوم نے کچھ اور کہین سے سیکھا
جسنے جو سیکھا ہی وہ سب ہی تمھین سے سیکھا

تمھین ہر علم مین ہر فن مین تھے کامل اُستاد — تھے سرسبز تمھین عدل سے تھے باغ داد
تمھین ہر علم کے عیار تمھین تھے نقاد — تمھین کرتے تھے ہمیشہ نئی باتین ایجاد

تمنے جسکی نہ بنا ڈالی ہو بنیاد ہی کون
جسکے موجد ہو نہ تم ایسی وہ ایجاد ہی کون

تھا کوئی زہد و عبادت مین نہ تمسے بڑھکر — اور تقوے مین طہارت مین نہ تمسے بڑھکر
تھا زراعت مین تجارت مین نہ تمسے بڑھکر — ہمت و جود و سخاوت مین نہ تمسے بڑھکر

غرض ہر صنعت و حرفت مین بھی تم بانی تھے
جملہ اوصاف مین بیمثل تھے لاثانی تھے

سب سے بے بہرہ اب اس عہد مین تم ہو ہیہات — یاد اُن باتونسے اب تمکو نہین کوئی بات
اور تو مومنین وہ اب سب ہین جو تھے تم مین صفات — خواب غفلت مین پڑے رہتے ہو تم اب دن رات

اب ہر اک بات مین تم سب سے گھٹے جاتے ہو
آگے سب بڑھتے ہین تم پیچھے ہٹے جاتے ہو

اب بری ایسی ہی تم لوگونکی حالت صد حیف — دیکھکر جسکو ہوا کرتی ہی عبرت صد حیف
نہ وہ عزت ہی نہ دولت نہ حکومت صد حیف — ایسی برگشتہ ہوئی تمسے ہی قسمت صد حیف

حال کا کوئی تمھارے نہین پرسان افسوس
ادنا ادنا کے ہو اب تابع فرمان افسوس

ہو یہان بھی بلے ہو ہر صنعت کی ؎ — ؎ تقطیع سے گر جاتی ہی یہ درست نہین ۱۲ مصحح

اس تباہی کے سبب گو کہ ہوئے ہین بیحد — مگر اُن سب مین بڑے دو ہین نفاق اور حسد
ما ورا اُنکے وہ اعمال جو ہین سب سے بد — اونکی تصریح کوئی پوچھے تو دون ایسی سند

جس سے جز کلمۂ تسلیم کوئی کچھ نہ کہے
رو نہ کوئی کرے دم سادھ کے چپ بیٹھ رہے

ای مسلمانو خدا کے لیے اب ہوش مین آؤ — ہر کسی سے نہ ہر اک بات مین تم جھگڑے مچاؤ
دشمن اپنا کسی ادنا کو بھی دیکھو نہ بناؤ — صلح کل بنکے تم اب عزت و توقیر بڑھاؤ

زنگ آلودہ شرافت کے تم اپنے جوہر
دیکھو اب صاف کرو سیکھ کے وہ علم و ہنر

جس سے حاصل تمھین عزت بھی ہو دولت بھی ہو — سب سے بڑھ چڑھ کے جو نعمت ہو وہ نعمت بھی ہو
حاصل اسطرح کی فہم اور فراست بھی ہو — جس سے دنیا کے بکھیڑونسے فراغت بھی ہو

پاؤن پھیلا کے بڑے چین سے گھر مین سوؤ
باپ دادا کا نہ مال اپنی نہ عزت کھوؤ

جاؤ لڑ بھڑ کے نہ آپسمین عدالت دیکھو — جھوٹی دلواؤ نہ لوگون سے شہادت دیکھو
جنگجوئی کی بُری سب سے ہی عادت دیکھو — چھوڑو اب بہر خدا عیب جہالت دیکھو

دیکھو اسکی لڑائی مین خطر لاکھون ہین
فائدہ خاک نہین اسمین ضرر لاکھون ہین

مال و زر دے جو خدا تمکو اُسے کھاؤ کھلاؤ — کہین پل اور کہین مسجد و تالاب بناؤ
جیتے جی خوب اُڑاؤ اُسے اور خوب لٹاؤ — ایک کوڑی بھی کفن کے لیے تم چھوڑ نہ جاؤ

غیرونکے کھانیکو مال اپنا جو چھوڑا تو کیا

خود کیا صرف نہ کچھ بخل سے جوڑا تو کیا

چھوڑ جاؤگے کروڑون بھی اگر بعد فنا — نام پر کوئی تمھارے نہ اُٹھائے گا ٹکا
صرف کانونسے نہین اپنے یہ ہی مین نے سنا — بلکہ اِس عمر مین آنکھونسے ہی اکثر دیکھا

مال سے باپ کے جن بیٹونکو حاصل ہی فراغ
اونکی تربت پہ نہین وہ بھی جلاتے ہین چراغ

مسجدون مدرسون کے واسطے جو جسنے دیا — سمجھو یہ بعد فنا اُسنے وہ ساتھ اپنے لیا
قبر مین اوسکی وہ ہوگا سبب نور و ضیا — کیون سہاگن نہ وہ کہلائے جسے چاہین پیا

خوش ہو جس مال کے دینے سے خدا مال ہی وہ
ماورا اُسکے جو ہی جان کا جنجال ہی وہ

بہتری قوم کی ہو جسمین کرو ایسے کام — گر یہ منظور ہی دنیا مین تمھارا رہے نام
زندگی کاٹو نہ اب غفلت و مستی مین مدام — غافلو جسنے کیا کام تمھارا ہی تمام

خواب غفلت سے اُٹھو وقت ہی بیداری کا
اب کرو کام وہ جو کام ہو ہُشیاری کا

چونکہ اسوقت مین حالت ہی مسلمانونکی بد — اسلیے اسکی ضرورت ہی زیادہ از حد
ایسے کاموکنین ہر اک دل سے کرے کوشش و کد — جس سے ہر علم مین حاصل ہو اُنھین ایسی سند

جسکو بے دیکھے ہوئے لوگونکو اسکا ہو خیال
واقعی ہی یہ کوئی صاحب علم اور کمال*

کام ایسے کرو ایجاد جو ہون سبکو پسند — جس سے ہمقوم تمھارا ہو ہر اک فائدہ مند

* لفظ اور کے سبب یہ ترکیب اُردو کی ہوگئی لہذا کمال کا عطف علم پر نہین ہوسکتا ۱۲ مصحح

نہ ہے فضل خدا سے کوئی کام اُنکا بند ۔ مال و دولت مین بھی ہین اُنکی ترقی دہ چند

اب جو حالت ہی بری اُنکی وہ حالت نہ رہے
یہ فلاکت نہ رہے اور جہالت نہ رہے

بحمد اللہ اب آثار ہین کچھ ایسے عیان ۔ ظاہر انجمنین نظر آتے ہین اچھے سامان
کیونکہ ہر ایک مسلمان ہی اب اسکا خواہان ۔ کام اب ایسے کر جس سے ہو مشہور جہان

انشاءاللہ یہ اب ہوگا ہر اک کو معلوم
ہوئی اِس قوم سے جہل اور فلاکت معدوم

اب مسلمانونکے ہی فضل خدا شامل حال ۔ علما کو بھی تہ دل سے جو ہی اسکا خیال
اب مسلمانونکے باہم نہو کچھ رنج وملال ۔ میل جول اب رہے آپس مین نہو جنگ و جدال

پیرزادے بھی وہ جو صاحب سجادہ ہین
بحمد اللہ اسی بات پہ آمادہ ہین

آج کے جلسے مین عالم جو ہین رونق افزا ۔ رای عالی سے ہی جن سب کی ہوا یہ جلسا
نام بھی **ندوۂ علما** ہی اُنھین نے رکھا ۔ روز افزون ہو ترقی اسے اے میرے خدا

ساتھ صحت کے سلامت رہین اب اسکے معین
باصد عزّ و شرف وجاہ و وقار و تمکین

مانگتا دل سے دعا ہی یہی **اکرام** بھی اب ۔ ہاتھ اُٹھا کر سوا افلاک بصد عجز وادب
میرے اللہ پھر اسطرح کے پیدا ہون سبب ۔ مخلص و متفق آپس مین ہون جتنے ہم سب

اونکو حاصل ہون وہی علم و ہنر اور کمال
وہی دولت وہی عزت وہی جاہ و اقبال

بیان حسن عین کا [illegible]

## قصیدۂ جناب مولوی سراج الدین احمد صاحب دہلوی
## در مدح اسلام و تعریف جلسۂ ندوۃ العلما

للہ الحمد عجب روز ہمایون آیا
کہ ہر اک سمت ہی یان جوشش انوار خدا

صرف انعام خدا آج ہی باغ جنّت
آج نازل ہی یہان رحمت رب دوسرا

آج اللہ کی قدرت کا تماشہ دیکھو
شامل حال ہی اسلام کے تائید خدا

ہر مسلمان کو اسلام کی ہمدردی ہی
جوش اور شوق ہی بشرے سے ہر اک کے پیدا

ہر مسلمان یہان مورد صد رحمت ہی
صاف پیشانی سے ہی نور خدا جلوہ نما

کسقدر فرط مسرت سے ہی خندان دیکھو
اُمت ختم رسُل صاحب لَولَاکَ لَمَاَ

رونق افروز یہان سب ہین فرشتہ خصلت
مخزن صدق و صفا معدن تسلیم و رضا

آج وہ دن ہی کہ اغیار کو ہی رشک و حسد
چشم بد دور بھرے ہین علما و فضلا

ایک سے ایک سوا علم و عمل مین ہی یہان
کوئی تاج الفضلا ہی کوئی شمس العلما

علم کی بحث یہان سُنکے فرشتے سارے
عجز سے کہتے ہین سُبحَانَکَ لَاعِلمَ لَنَا

واہ کیا نور کی صحبت ہی عجب جلسہ ہی
مرحبا صلِّ علےٰ صلِّ علےٰ صلِّ علا

یہ وہ جلسہ ہی کہ ہین سارے ملائک مشتاق
آجتک چشم فلک نے نہین دیکھا ایسا

اسی جلسے کے نظارے کو جناب حق سے
مہ و خورشید کی عینک ہوئی گردونکو عطا

شوکت دین محمد اسی محفل سے ہی
قوت بازوِ اسلام یہی ہی جلسا

ہی اسی مجلس مسعود سے ترویج علوم
ہی اسی جلسۂ اقدس سے فروغ علما

اُطلُبُوا العِلمَ کی تفسیر یہی محفل ہی
نام اس جلسے کا ہی کاشف اسرار خدا

اسی جلسے کو تو کہتے ہین مقام رحمت | نام اسی بزم کا ہی منزل فیضان خدا
یہی جلسہ تو ہی صیقل کن آئینۂ دل | اسی محفل مین تو ہین جمع سب اخوان صفا
اسی مجمع سے تو راضی ہی خداوند جہان | اسی جھرمٹ سے تو خوش ہی دل شاہ دوسرا
ہان اسی جا کو تو کہتے ہین سب ایمان کا گھر | دوسرا نام اسی محفل کا ہی اسلام کدا
کون اسلام جو تھا قاطع کفر و الحاد | کون اسلام جو تھا شرک مٹانیوالا
کون اسلام جو دیتا تھا نوید بخشش | کون اسلام بلاتا تھا جو سوے مولا
کون اسلام جو تھا رحمت خاص یزدان | کون اسلام جو تھا فضل حق جل* وعلا
کون اسلام جو تھا زمزمہ سنج توحید | کون اسلام جو یکتائی کا تھا نغمہ سرا
کون اسلام کہ تھا جسکا مطیع اک عالم | کون اسلام کہ تھا مشرق و مغرب جسکا
کون اسلام جو تھا بیخ کن منہیات | کون اسلام جو تھا راہ پہ لانے والا
کون اسلام جو محبوب نبی قرشی | کون اسلام عرب جسکا تھا مولد منشا
کون اسلام سعادت تھی جلو مین جسکے | کون اسلام کہ تھا جس سے خجل ظل ہما
کون اسلام فدا جس پہ رہا سارا جہان | کون اسلام جو محبوب رہا ہر دل کا
وہی اسلام ہی اب جسکا نہین کوئی شریک | حیف صد حیف کوئی چاہنے والا نرہا
نہ کسی کو ہی توجہ نہ خیال مذہب | ہاے افسوس مسلمان ہوئے بے پروا
کم مسلمان ہین ایسے جو ہون پابند نماز | شاذ ایسے ہین جو دیتے ہون زکوۃ اور صدقا
ایسے فارغ ہین کہ اسلام سے مطلب ہی نہین | کیسی ہوتی ہی نماز اور کہان کا روزا
مسجدین نہین نہ جماعت نہ اذان ہوتی ہی | بوریے کا ہی نشان اور نہ مصلے کا پتا

* جل وعلا یا تعالی وغیرہ ایسے جملات حال واقع ہوتے ہین نہ صفت اسی واسطے حق تعالے بغ
اضافت پڑھا جاتا ہی ۱۲ مصحح

مسجدین خانۂ مفلس کیطرح ویران ہین — ڈول رسی نہ چٹائی ہی نہ بدھنا نہ گھڑا

کچھ سمجھتے ہی نہین ہین غرض فقہ و حدیث — علم دین سے کوئی واقف ہی نہین ہی اصلا

نہ فرائض پہ نظر ہی نہ ہی واجب کی خبر — عمداً لہو و لعب مین ہین نمازین بھی قضا

کوئی دل ایسا نہین جسمین نہو بغض و حسد — کوئی سینہ نہین جسمین نہ بھرا ہو کینا

ایک جا چار مسلمان جہان بیٹھ گئے — غیبتین ہوئین نہ جب تک نہین صحبت کا مزا

پیٹ بھر کر نہ برائی ہو کسی کی جب تک — ہضم ہوتا نہین اُسوقت تک اُنکا کھانا

فعل اچھا کوئی ظاہر نہین ہوتا اِنسے — ہین نفاق و حسد و جہل کے پُتلے گویا

ایک وہ تھے کہ جو اعدا سے لڑا کرتے تھے — ایک ہم ہین کہ کیا کرتے ہین باہم جھگڑا

ایک وہ ہین کہ جو ندوے کے ہوئے ہین دشمن — ایک وہ ہین کہ ترقی پہ ہین اوسکی شیدا

ایک وہ ہین کہ فقط لفظ سے ہی بحث جنھین — ایک وہ ہین کہ جو مفہوم پہ ہین اُسکے فدا

کوئی پوچھے تو سہی اُنسے یہی ہی اسلام — انھین باتون پہ ہی اسلام کا اُنکو دعوا

ای مسلمانو ذرا ہوش مین آؤ چونکو — وقت غفلت نہین للہ سنبھل جاؤ ذرا

یارو اسلام کی حالت ہی نہایت نازک — بھائیو ٹوٹ نہ جائے کہین دیکھو شیشا

یہ وہ سورج ہی کہ اب ڈوب چلا ہی دیکھو — جھلملاتا سا یہ تارا ہی سحر کا گویا

یہ وہ ہی باغ کہ اب جس مین خزان آتی ہی — اسی گل کے لیے شبنم کا ہی رونا دھونا

یہ وہ ہی شمع جسے رات گزرنا مشکل — ایک پروانہ نہین والہ و شیدا جسکا

یہ وہ بیمار ہی جسکو مرض مہلک ہی — رو رہے ہین اسے بیٹھے ہوئے خاصان خدا

ابتو ای سیّد ابرار ترحم کی نظر — آپکے قدمون پہ مہجور کے مان باپ فدا

حال اُمّت تو عیان آپ پہ سب ہوتا ہی — عرض کرتے ہین ملک کیفیت صبح و مسا

آل و اصحاب کا مین واسطہ دیتا ہون حضور
دیکھیے دیر ہنو فضل و کرم مین مولا

نور ظلمت سے دبا جاتا ہی ای سرور دین
اہل اسلام پہ کفار نے پایا غلبا

حق تعالی سے مدد مانگیے امت کے لیے
تھامیے کشتی ہم پہلوی طوفان بلا

یا الہی بہ طفیل شہ ہر دو عالم
دین اسلام کو تو سنگ حوادث سے بچا

ہووے اس جلسۂ دینی کو ترقی ہر دم
اہل اسلام کو تو نیک ہدایت فرما

تقویت دین سنبھلنے یا درمے یا قدمے
علما و فضلا و امرا و غربا

ختم کرتا ہی قصیدے کو دعا پہ مجہول
یارب اسطرح کا ہر شہر مین ہووے جلسا

## قصیدۂ جناب مولوی سید عبد الفتاح صاحب حسینی قادری ناسک

شکر خدا کہ انچہ دلم خواست ہر سحر
کردہ ظہور نور چہ بر طور از شجر

شکرست کز وسیلۂ آن سید الرسل
شد اجتماع ندوۂ علماے معتبر

در لکھنؤ بہ نیمۂ شوال رخ نمود
شمس الہدی ز مطلع سعدست جلوہ گر

ہر شخص راے زد بتلافی ما مضی
بہر جراحت دل غمدیدہ چشم تر

از آب چشم و خون جگر مرہمی نہند
تا التیام زخم دل شان شود مگر

حکمای امت از پے غمخواری علاج
در اجتماع ندوۂ علماے باوقر

دیدند فیض و بہتری مسلمین بجان
خواہان انجمن شدہ اصلاح سر بسر

اطہر علی وکیل معظم باہتمام
از بہر میہمان عزیزان فشاندہ زر

نفعش رسان کہ نفع رسانست بہر قوم
عمرش دراز باد خدایا بعز و فر

از برکت قدوم عزیزان محترم
روید چو سبزہ داعیہ بیرون ز حد و مر

این سعیِ قوم بہر ترقیِ مسلمین
بتّد بوجہ دین ہمہ ہست مفتخر

ہر کس بقدرِ وسعتِ دل از قلم قدم
ہم از درم اعانت خود می کند نظر

آن مولوی محمد* علی ناظمِ سعید
در کار و بار ندوۂ علماست مشتہر

بہر چند ابراے رفاہ تمام قوم
بستہ بوجہ رفعتِ اسلامیان کمر

چون حلّ و عقد قابلِ اصحابِ رای گشت
اربابِ حلّ و عقد برون جستہ از خطر

کی منقصت بود چو تو برگردی از خلاف
شو متفق برای رزین ہست خوبتر

این ہر دو شاہراہ بیک حد فاصل اند
سالارِ شان بمنزلِ مقصود راہبر

دار العلوم و ندوۂ علما بہم یک اند
بعدِ مسافت ست بما بین یک دگر

از دائرہ خطوط بمرکز ہمی رسند
باطن یکے و ظاہرِ شان شد جدا اگر

در طول و عرض سطحِ خطوط توازی اند
اما بقطع بعد بیک نقطہ شد مقر

اَلْعِلْمُ نُقْطَةٌ چو شنیدی ہمین بجاست
چو الدور گشت بتلیح یک نظر

علمای امتِ شہِ دین جملہ عاقل اند
منقول ثابت ست ز معقول در اثر

کی عقل و نقل را بمدارج بود قیاس
واحد بصد ہزار بقسطاس بشمر

آرای مختلف بنظرِ چشمِ احول ست
صد عاقل ست و رای یکی قصہ مختصر

اسلام راہِ دین و مسلمان راہ رو
از اتفاق ندوۂ علما شنو خبر

مقصود ہر دو بہر ترقیِ اہلِ دین
در علم و فضل و دولت و اقبال ہم ظفر

قید نصاب درس بہر وقت و ہر مکان
بر شوق و ذوق طالبِ علم ست منحصر

ہر علم و ہر مزاج موافق بدرکِ آن
ہر سر ببسترِ خویش بدو رست مستمر

* دانستنی ست کہ درینجا حرف عین علی از تقطیع عروضی ساقط میشود و این نزد محققین جائز نباشد ۱۲ مصحح مطبع

اخبار هم رسائل اهل عرب بخوان ... از مطلع علوم قدیمی ست جلوه گر
تطبیق فلسفه بشرائع نموده اند ... تردید نیز داخل اقوال مشتهر
نعمای دو جهان ز عطایای کبریاست ... دنیا بکار دین بکن ای مرد پرهنر
رجحان مفلسان بتوانگر چنان بود ... وقف و زکوة و فطرهٔ و قربان حج شمر
استاده باش و دست کسی او فتاده گیر ... مثل خسان بفضلهٔ دیگر مکن نظر
نفعی بدیگران برسان چون خیار ناس ... باشی ز اهل طاعت و جود و سخا مگر
برخوان دیگران چه نهی گوش ای فلان ... سالار خوان باش چه باشی تو بهره ور
از اشرف مدارج اسلام نصرت ست ... از جملگی مذاهب عالم ستان خبر
دور تباین ست توافق در امتزاج ... قائم بمحورین چه باقی ست در دو سر
دنیا و دین چو محور و دولاب روز و شب ... هر روز نشان تازه از ان می دهد خبر
اول ز نیستی گذر و باز هستیت ... قائم بشو و چو نقطه برین خط بکن گذر
تکلیف بهر عقل و جود لزوم یافت ... سوی قضا رضا بود انجام هر بشر
تدبیر کن بمنزل تقدیر خوش نشین ... شکر و سپاس و منت و احسان دادگر
از پای عزم خویش بیا و بزن قدم ... بی شک رسی بمنزل مقصود کن سفر
برکت ز حرکت ست و بعقل ملک و مال ... دیوانه باش تا بر دوش دیگری بسر
از اتفاق برکت و ادبار از نفاق ... خیز و بیا و دار تو این نکته مختصر
فکر جزا سزا و حقوق وجوب شرع ... خوف و رجا رضای خدا مادر و پدر
حق عیال و جار و حرام و حلال کار ... تهذیب خویش و تربیت دختر و پسر
در عمر پنج روزه چه فکر زیان و سود ... افسوس در دل آری و پس میکنی حذر

دنیا بخور ولیک باعمال دین بکوش — زادی بدست آری و همراه خود ببر

اعضا چه خادمان پئے هر کار مستعد — توفیق نیک خواه ز بدکار الحذر

همدرد قوم را بسلامت نگاهدار — ای خالق زمین و سماوات و بحر و بر

اسلام را اعانت علماے عاملین — دائم نصیب باد که بر سر بود سپر

باصدق دل دعای مسلمان در اضطرار — بهر فلاح قوم دعائےست پر اثر

اشرف خموش و پیرو علماے دین بباش — ارکان کاخ شرع همین اند بے خطر

## قصیدهٔ جناب مولوی براهیم حسین صاحب فارسی مدرس نارمل اسکول لکھنؤ

مراست چشم اُمید از تو ندوة العلما — شود وفاق پدید از تو ندوة العلما

قریب هست چو ماضی بعهدِ مستقبل — شود نفاق بعید از تو ندوة العلما

برند بهرهٔ علم و عمل بدور زمان — همه شقی و سعید از تو ندوة العلما

برین نوید سزد جان اگر کنم قربان — که صبح عید دمید از تو ندوة العلما

نگاهداشت بصد جان جلیل امانت حق — رسید عهد جدید از تو ندوة العلما

هزار شکر نفاق و شقاق رفته ز دل — شد اتفاق پدید از تو ندوة العلما

ایهام ۱۲

همه ز وعظ بجان بندهٔ خدا شده اند — عباد گشته عبید از تو ندوة العلما

ز وعظ بار امانت بدوش جان باشد — چه سالهاے مدید از تو ندوة العلما

ثنای شاه سلیمان عجب ز مور آید — زبان اوست کلید از تو ندوة العلما

ز وعظ او مس دلها طلای ناب شده — چو موم گشت حدید از تو ندوة العلما

هزار شکر پس از مدتے بدست آمد — دواے درد شدید از تو ندوة العلما

فراہم آمدہ اید از پئے خدا و رسول | خوش ست رب مجید از تو ندوة العلما
نشان عہد شباب علوم عربیہ* | بود نصاب جدید از تو ندوة العلما
جز این نصاب کہ بیش ست نگذرد در دل | دو اسے طبع بلید از تو ندوة العلما
ز کانپور بہ کلکتہ و ز دکن تا سندھ | سخن دراز کشید از تو ندوة العلما
ندیدہ دیدہ ندیدش نہ گوش کس بشنید | ہر انچہ دید و شنید از تو ندوة العلما
چہ گویم اینکہ سہ روز و سہ شب چگونہ گذشت | کدام نفع رسید از تو ندوة العلما
بہ لکھنؤ نہ شب ما شب برات آمد | کہ روز ما ہمہ عید از تو ندوة العلما
درین چمن ز ریاحین کدام دل نشگفت | چہ شاخ گل بنچید از تو ندوة العلما
ومید ماہ دو ہفتہ۔ دو ہفتہ ہم نگذشت | رسید عید بہ عید (یعنی عید الفطر ۱۲) از تو ندوة العلما
بدین وفور نشاط و طرب روا باشد | کنیم شکر مزید از تو ندوة العلما
کنون خوش ست کہ جوئیم جملہ چارۂ کار | بہر سیاہ و سپید از تو ندوة العلما
دعای ناظم دل خستہ ہر سحر انست | شود وفاق پدید از تو ندوة العلما

## قصیدۂ جناب مولوی سید قدرت علی رحمانی علیگنجوی تائب تخلص در بارۂ تنبیہ و تحریص قوم

وہ کی تھی دیدۂ تر نے مرے گہر باری | کہ سلک گوہر نایاب اشک تھے جاری
بھرے ہوئے تھا جواہر سے جیب و دامن کو | کبھی تو ہو گی کہین رغبت خریداری
اسی خیال مین سو یا تھا ایک شب رو کر | مذاق خواب نے دکھلایا لطف بیداری

* مراد از ندوة العلما کہ پس از عید الفطر بہ لکھنؤ منعقد شد ۱۲

برنگ برگِ خزان زرد و خشک آنکھین تھین — مگر بہار دو روزہ نے کی مددگاری
مثال نرگس بینا کے واتھے دیدۂ دل — مجھے تھی خواب کی حالتمین عین بیداری
طرح طرح سے دکھاتا تھا رنگ آمیزی — تھا میری چشم مین طرز خمار میخواری
یہ ابر تر بھی تمناے بادہ نوشی مین — جھکا تھا جام پہ مانند قصر زنگاری
زمین نے گرچہ دکھائی تھین صنعتین کیا کیا — سمجھ لیا تھا ہی بوے دکان عطاری
متاع درد جگر اپنا بیچنے کے لیے — مین مستعد تھا مگر گم تھی مجھسے ہشیاری
تھا فکر بیع و شرا مین مین ایسا مستغرق — کہ دل نے میرے بھولائی تھی مصلحت ساری
خیال تھا نہ کچھ ارزانی و گرانی کا — نہ دل مین اپنے گمان کساد بازاری
ہم ایک جنس گرانمایہ لیکے بیٹھے تھے — کہ مشتری کوئی ہوگا پے خریداری
تھی ایسی گرمی بازار حسن کی شہرت — کہ تاکنے کو جھکا آسمان زنگاری
مگر وہان بھی ہر اک جنس بیش قیمت تھی — کہ جسکے وصف مین نطق بیان ہے عاری
نگاہ چشم تحیر سے دیکھتا کیا ہون — کہ ایک شکل مرصع بزیب ہی ساری
اگرچہ دیکھتے ہی بیخودی ہوئی طاری — مگر نہ دل سے ہوئی رغبتِ خریداری
مرے تبصر بیجا نے مجکو روک لیا — لبھا سکے نہ کوئی شیوہ ہاے طراری
ہوا جو ہوش تو پوچھا تو کون ہے کیون ہے — یہ تجمین ابلہ فریبی و ہر دم آزاری
کہا کہ تجکو بھلا مجسے کام ہی کیا ہی — مجھے تو چھوڑ چکا ہی یہ ذلت و خواری
غرض نہین مجھے تجسے نہ کچھ تجھے مطلب — مری تو اہل زمانہ سے ہی بہت یاری
جو ہو عدوی خدا وہ مرا شفیق بنے — مجھے ہی طالب حق سے کمال بیزاری
مجھی کو کہتے ہین دنیا مجھی سے رغبت ہی — مجھی مین زیب ہی زینت ہی اور عیاری

مرا محب جو بنے وہ اسیر بابل ہو
اگر ہو نور سے مطلق مگر بنے ناری

سناؤن مولوی روم کا تجھے قصہ
ہو سہل دعوی بیجا مین امر دشواری

کسی پہاڑ پہ رہتا تھا بندۂ مخلص
الگ ہوا تھا وہ مجسے بطرز ہشیاری

کسی کو حال سے اُسکے خبر نہ تھی اصلا
کہ مرد شہری ہی یہ یا کہ مرد کہساری

قریب تھا جو مقام فقیر روشندل
گئی مین بہر فسون خیال عیاری

فقیر نے مجھے دیکھا جو زیب و زینت مین
کہا تجھے ہی ابھی تک گمان مکاری

تو اُنکو دام فراق و نفاق مین اُلجھا
کہ جان و دل سے جنھین ہی تری طلبگاری

نہین ہی کام مجھے تیرے زیب ناقص سے
نہ دے فریب مثال زنان بازاری

مین جانتا ہون تو ہی پیر تجربہ دنیا
مین دیکے چھوڑ چکا ہون طلاق نکاری

یہ سُن کے کہنے لگی ابتو تجبہ مرتی ہون
تری ہی یاد مین کرتی ہون گریہ زاری

نہ توڑ دل کہ نہین دل کا توڑنا اچھا
کہ جوڑ شیشے کا ہوتا ہی امر دشواری

جگہ خوشی سے جو پہلو مین دے نہین سکتا
تو لاؤنگی تجھے قابو مین مین بناچاری

ادھر یہ کہکے چھپی مین نقاب کے اندر
وبای قحط سے خلقت اُدھر ہوئی عاری

جب آب ہو گیا نایاب مثل گوہر کے
تھا برسنے سے ناگاہ ابر دُرباری

رہی نہ سبزہ و باغ و چمن کی شادابی
مویشیات تھی ہر قوم کی تبہ ساری

وہ قوم اپنے مویشی کو چڑھ گئی لیکر
قریب درۂ کوہ فقیر کہساری

یہ دیکھا سب نے چمکتا ہی غار مین خورشید
کہ جسکا عکس ہی مانند مہر زرتاری

کہا کہ ہی یہ کسی آفتاب کا جادہ
کہ جس سے چشمۂ نور خدا ہی یون جاری

اسی خیال مین سب تھے کہ سامنے آیا
وہ آفتاب کہ جسکی ہوئی طلبگاری

ہر اک نے فرق ادب پای شیخ پر*رکھا — کہا حضور مین پھر یون بمنت و زاری

ہم اہل ثروت و مکنت ہین اہل دنیا ہین — کچھ*ہم سے کہیے کہ کرتے رہین خبرداری

کہا کہ اور تمنّا نہین کسی شی کی — مگر ہی شیر کی مجکو بہت طلبگاری

نہ ایک قطرۂ شیر لذیذ جب پایا — سب+ عذرخواہ ہوئی قوم پھر بنا جاری

منگائی شیخ نے دوشیزہ گاؤ اور دوہا — تو اُس سے شیر ہوا مثل سیل کے جاری

جو دیکھی کشف و کرامات شیخ باعظمت — تمام خلق تحیّر مین رہگئی ساری

سُنی جو کیفیت شیخ شاہ دوران نے — تو آیا غار کی جانب پئے طلبگاری

غرض سماجت و منت سے شہر مین لایا — کہ اسکا سایہ ہی مانند سایۂ باری

رہا بہت دنون آرام و عیش کا سامان — مگر پسند نہ آیا وہ طرز غمخواری

پھر ایک روز جھلک مین نے آکے دکھلائی — کہا فریب دے تو نہ راہ مکاری

وہ ساز اور وہ سامان راحت و عشرت — رکھا ہی مجکو کسی کی نہین طلبگاری

سوای شیرۂ جو کچھ کبھی نہین کھایا — سمجھ مین آ نہین سکتا سر گرانباری

کہا کہ پہلے تھی رغبت اور اَب تنفّر ہی — کہ تیری خواہش بیجا سے ہوگئی عاری

ترے وداع کے خاطر مین آج آئی ہون — کہ تجکو بار گران سے رہے سبکباری

غرض کہ بعد کئی دن کے شاہ دورانکو — مقام شیخ مین غفلت سی ہوگئی طاری

ہٹایا شیخ نے خنجر گلوی سلطان سے — کہ تا نہ شاہ کے سینے پہ زخم ہو کاری

جو بادشاہ نے دیکھا تو سخت گھبرایا — کہ مستعد ہی یہ درویش بہر خونخواری

دیا وزیر کو فرمان قتل شیخ سعید — کہ پھر نہ یاد رہے شیوۂ ستمگاری

* یہان لفظ ہم کی ہای ہوز تقطیع سے گرجاتی ہی حال آنکہ یہ جائز نہین ۱۲ مصحح

+ حرف عین عذر کا گر گیا ۱۲ مصحح

سبز معانی فرطِ خطا سے شیخ ہوا — تو گوش و بینی و ریش کٹ گئی ساری
ذرا سی خواہشِ دنیا مین یہ ہوئی حالت — وگرنہ جان ہی بچنا تھا امرِ دشواری
مآلِ سمع خراشی بھی کچھ سمجھتے ہو — یہ اسلیے ہی کہ دنیا سے جسکو ہی یاری
نہین وہ دین کا رہتا ہی اور رہتی ہی — خدا سے اور رسول خدا سے بیزاری
گرایا قوم نے جب منصبِ علمداری — رہی نہ زشتیِ اعمال سے وہ سرداری
نہ جذر و مد ہی رہا اور نہ وہ روانی آب — تھی موجِ بحرِ ترنم جو نکلگئی ساری
رہا نہ جوش محبت جو قوم نادان مین — پسند آگئی آنکھون کو رسمِ خونباری
ہماری چشم کا یہ ابر سے اشارہ ہی — برس کے تھم کہ برسنے کی ہی مری باری
کسے ہی پاس کہ رکتا ہوا ہے نالہ — کسے خیال کہ ابھی نہین شرر باری
خبر نہین کہ کسی روز پھونک ہی دیگی — بھڑک اُٹھے جو کہین زرد لکی چنگاری
غریب آہ کرے صاف جلکے بجاوے — یہ ایک پل مین بلندی قصرِ زنگاری
شکستہ حالی اقوام کا لحاظ نہین — کہ انپہ بارِ مصیبت سے ہی گرانباری
یہ ہین ودیعتِ کبری و نعمتِ عظمی — ہی انکے لطف سے الطافِ ایزدِ باری
تسکارِ حرمتِ دیر و حرم نہین آسان — کرو نہ بیعتِ ناقوسیان زنّاری
رہے خیال جو تابندگی ذرۂ راہ — تو نور چشمۂ خورشید سے رہے جاری
شمار دانۂ تسبیح ہو تو پھر اُسے الجھے — سُلجھکے رشتۂ زنار سے یہ زناری
اُٹھا رہے قدم راستی کہ بہتر ہی — عبث ہی بیٹھنا تھک تھک کے بوجھ ہی بھاری

کسی سے تائبِ مجذوب نہ رکھ کوئی مطلب
سمجھ نہ کنجِ قناعت کو امرِ دشواری

## وله ایضا

داغہای دل پر داغ ہین ایسی ہی بہار
زینت باغ ارم جسکی ہو رنگت پہ نثار

وسعتِ سینۂ تائب کسی گلشن مین نہین
اور یہ تنگی کہ نہین تارِ نفس کا بھی گذار

ایسی افسردہ دلی بھی کہ ہین گل پژمردہ
خلش خار الم ایسی کہ ہی خار کو حنا ر

چشم پرنم بھی ہی ایسی کہ برستی ہی سہے
سامنے جسکے نہ ٹھہرے کبھی ابر دُر بار

قطرۂ اشک بھی ایسا بے مجھے نایاب ملا
آب نایاب پہ جسکے دُر و گوہر ہو نثار

صرف نایابی کا جوہر ہی نہین ہی اسمین
تیرگی دل تائب کو ہین اس سے انوار

اشک ہی صیقل مرآت دل عاصی ہی
اشک ہی صاف کیا کرتا ہی سینے کا غبار

اشک سے خانۂ ویران مین ہوئی آبادی
اشک ہی باعث معموری قصرِ زنگار

حسرت و یاس کا ابتک ہی گذار دلمین
اُسکو ڈھلتے ہوئے پایا نہ کسی دم زنہار

حسرت و یاس کا کیون دلمین گذر ہی سمجھے
اسلیے اپنے یگانے کو یگانے سے ہی عار

ایک سے ایک کو باہم ہی عداوت کیا کیا
مفت مین بن کے عدو ہو گئے ناحق بیزار

نہ تباہی کا الم ہی نہ مصیبت کا خیال
غم نہ محتاج کا دلمین ہی نہ رنج نادار

کچھ بھی دکھ ہو کہ مصیبت ہو کہ روزِ افلاس
نہین باہم ہی مگر کوئی کسی کا غمخوار

بھائیو رحم کرو حال پریشان پہ ذرا
دیکھو قرآن مین ہی کیا حکم خدای غفار

تمکو ہر حال مین لازم ہی رضای مولا
جان و دل سے رہو شیدای رسول مختار

تمکو بھیجو کہ ہی اپنا وہ نبی مشفق
کر لیا کام کا ورنہ تھے نہایت بیکار

مین سناتا ہون تمھین ایک حدیث حسن
متفق جسکی ہین صحت پہ صغار اور کبار

سعد وقاص سے مشکوۃ مین لکھا دیکھا
سجدۂ شکر مین ہی اسکا بیان بے تکرار

وہ یہ کہتے ہین کہ اک روز رسول مختار
گئے مکے سے مدینے کو بصد عز و وقار

کیا کہون مین زرہ لطف بصد خلق عظیم
اپنے ناقے پہ کیا آپنے مجکو بھی سوار

رونق افزا تھے مرے سامنے میرے والی
پیچھے پیچھے تھا مین پشت نبی کے مین سوار

رک گیا صاف قدم اُسنے نہ آگے رکھا
اک جگہ کے جو قریب آیا ہمارا رہوار

متوجہ ہوئے وہ تاج سر کون و مکان
اوج سے سوی حضیض آئے بدر د بسیار

دونون ہاتھونکو اُٹھایا پئے حاجت طلبی
اور جھکے سجدۂ معبود مین بس زار و نزار

تا بدیر آپ سر خاک پہ جھک جھک کے رہے
اُٹھکے پھر دست مبارک کو اُٹھایا اکبار

اور کیا اپنے خداوند دو عالم سے سوال
کہ سمجھنے مین نہ آیا مرے کچھ بھی زنہار

پھر جھکے آپ پئے سجدۂ خلاق جہان
دیر تک سر کو رکھا خاک پہ با سینہ فگار

پھر اُٹھے اور اسطرح کیے دست دراز
اور گرے خاک پہ وہ سایے کے مانند اکبار

چند بار آپ اُسی خاک پر اُٹھے بیٹھے
مین تعجب مین ہوا اور ہوئی حیرت بسیار

دیکھکر مجکو تحیر سے لگے فرمانے
رہبر و ہادی مخلوق و طبیب بیمار

پہلے ہاتھ اپنے اُٹھائے جو دعا کو مین نے
مہربان اپنے خداوند کو پاکر بسیار

خالق جان ہی وہی غافر عصیان ہے وہی
نہین ہوتا نہین ہوتا وہ کسی سے بیزار

اُسنے بخشا مری اُمت کو لباس رحمت
دامن جرم مین باقی نہ رکھا اک بھی خار

خار غم جیب و گریبان مین جو اُلجھا دیکھا
اُوسکو الطاف و عنایت سے نکالا اکبار

سجدۂ شکر عنایت مین جھکایا سر کو
مین نے درگاہ مین اللہ کی ای سعد نزار

آج پھر اُمت مرحوم کی حالت دیکھی
پایا ہر حال مین اچھا انھین اور ذمہ دار

نیکیان کرنے مین سبقت تھی انھین سب سے سوا
عالم و عابد و زاہد مین تھا اِن سبکا شمار

مین یہ سمجھا کہ یہ ہین موردِ الطاف و کرم
مغفرت کی مری انکو نہین حاجت زنہار

ہان مگر اور جو باقی ہین گروہِ اُمت
وہ رہے جاتے ہین انعامِ خدا سے بیکار

کی دعا اور گرا اُنکے لیے سجدے مین
میرے مالک نے کیا اونکے لیے بھی اقرار

جبکہ اُنکے لیے مبذول عنایت دیکھی
پایا ہر طرز مین اُنکا بھی سرِ استغفار

یہ وہ تھے جو کہ سمجھتے تھے خدا کو واحد
اور عبادت مین ہین مصروف و بدل لیل و نہار

کہا مین نے کہ یہ سب نیک ہین تیرے بندے
شاہد انکی ہین نمازین یہ ہین سب صوم گذار

قابلِ رحم ہین وہ جنسے نہین کچھ ہوتا
اور وہ جو کہ ہین پابند جہانِ غدار

متنفر ہین مری اور تری اُلفت سے
فکر و کوشش بھی نہین انکو طلب مین زنہار

رات دن کھاتے ہین اس دولتِ مردار کا غم
اور زن و طفل کی الفت مین ہوئے ہین سرشار

کون ایسا ہی جو حال انکا کہے گا تجھسے
اور شفاعت کے لیے تجھسے کریگا تکرار

وہ گنہگار ہین عادت تری ہی بخشش کی
بخشدے انکی بھی تقصیر کہ تو ہی غفار

مرے خالق مرے مالک نے بہ الطاف و کرم
سنتے ہی اُنکی خطاؤنکو بھی بخشا ناچار

مغفرت کے لیے ای سعد یہ حرکت کی تھی
تو نے اس حال مین دیکھا جو مجھے با دلِ زار

دیکھو اُس شافعِ اُمت کی عنایت دیکھو
مغفرت کے لیے تم سب کی ہوا یون تیار

تمسے یہ بھی نہین ہوتا کبھی اُمت والو
پئے خوشنودیِ حضرت جو کرو جان نثار

جان تو کیا شی ہی کسی کا بھی نہ افسوس کرو
یہ بھی کم ہی کہ جو تم اُسپہ لٹا دو گھر بار

اور ہم اُسکی عنایت کا کچھ احوال لکھین
سنکے جسکو نہ ہو اپنی خودی مین زنہار

وہ یہ ہی جب گئے معراج کو سلطانِ رسل
دیر ویران سے سو گنبد قصرِ زنگار

حضرت عیسیٰ موسی تھے جلوریزی مین
انبیا تھے پئے تعظیم یہین اور بسیار

دیکھا اونکو جو تھے اشیای عجیب اور غریب
اور سدرہ پر دونسے بھی گذرے بصد عز و وقار

اُدنُ مِنّی کا خطاب آیا جناب حق سے
اور فرمایا کہ ہدیہ کوئی ہی لائق کار

عرض کی آپنے ای خالق ہر جن و بشر
تھا نہ کچھ خانۂ ویران مین جو کرتا مین نثار

ہان مگر ساتھ لیے بارِ گناہِ اُمّت
تیری درگاہ مین آیا ہون تو بخشش کی غفار

پھر ہوا حکم کہ تمنے جو کیا عزم ادھر
چاہیے شکریہ اسکا ہے پئے نذر دربار

کہا گو مین ہون فصیحان عرب سے بڑھکر
تیری تعریف مین ہی گنگ زبان دُربار

پھر سُنا آپنے کہتے ہین جناب صدیق
کیجیے کچھ تو ادا مدحت ربِّ غفار

طاعتین جتنی ہین بالی ہون کہ یاہون جسمی
ہین ترے واسطے ای خالق ہر لیل و نہار

جبکہ اللہ نے حضرت سے سنا فرمایا
آپ پر ہمسے بھی ہو رحمت و شفقت بسیار

غور کی جا ہی کہ دیکھا جو یہ لطف و احسان
حضرتِ شافع عصیان اُمم نے ہر بار

عرض کی جو ترے بندے ہین مری اُمت مین
وہ بھی اس نخل تمنا سے رہین برخوردار

جب فرشتون نے اس الطاف نبی کو دیکھا
بے تکلف سبھی آپسمین لگے کہنے پکار

ہم ہین شاہد نہین دیکھا کوئی معبود ایسا
جسکے دربار مین ہی ہر کس و ناکس کا گذار

اور نہ دیکھا کوئی یون پشت پناہ امت
جسطرح کا ہی دو عالم مین نبی مختار

آنے دیتا ہی نہین کوئی خیال نقصان
منتظر ہی رہا کرتا ہی پے دفعِ مُضار

صحتِ اُمتِ بیمار مین تنہا کب تاب
یہ مثل سچ ہی انار ایک ہی اور صد بیمار

لذت وصل کے بعد آپکی رخصت ٹھیری
پونہچا افلاکِ ششم پر جو نبی کا رہوار

حضرتِ موسی عمران نے کہا کیا لائے
بھر نا بودی عصیان صغار اور کبار

٭ بہ سبب لفظ اور کے کہ اگر وہ ہی کبار کا عطف صغار پر نہین ہو سکتا ۱۲ مصحح

کہا یہ حکم ہی پنجاہ نمازین پڑھ کر
ہر شب و روز مین ہر بار کرین استغفار

کہا موسیٰ نے غضب ہی نہین ہونے کی کبھی
تیری اُمت سے یہ پابندی حکم ستار

میری اُمت بھی اسی غم سے بصد حسرت و یاس
نہوا کچھ تو گئی سوی جنّت اِکبار

جایئے آپکی خاطر ہی حد اکو منظور
سوی درگاہ خداوند بحال دل زار

یہ گنہگار رہین ہرگز نہین ہونے کی ادا
انسے پنجاہ نمازین کہ نہایت ہی ہین بار

سنکے یہ حضرت موسیٰ سے براہ تعجیل
گئے تا عرش کیا جاکے خدا سے اظہار

لائق عفو ہین شایان عنایت یہ ہین
تیرے احکام کی تعمیل ہی امر دشوار

سُنکے اللہ نے پھر عفو نمازین دس کین
ہی نہایت ہی وہ غفار و حلیم و ستار

کہا موسیٰ نے ابھی کیا ہی تو پھر آئے گئے
اوج درگاہ خداوند جہان مین ہر بار

عاصیو موجۂ رحمت کا اُبھرنا دیکھو
پانچ ہی وقت کا پھر حکم ہوا آخر کار

اور فرمایا یہ ہین پنج فزون از پنجاہ
جو پڑھے گا نہین حسنات کا کچھ اُسکے شمار

دیکھلو تم دل مردان خدا کی ہمت
ایک دل پاس تمھارے ہی تو وہ بھی بیکار

پہلے گو کیسے ہی بیزار تھے تاہم پھر بھی
معجزہ دیکھکے کرتے تھے دل و جانکو نثار

اسکے مصداق تم اک معجزۂ شاہ سُنو
ایک دن آپکا صحرائے عرب مین تھا گذار

قافلے والون کو دیکھا کہ فسردہ دل ہین
تشنگی کے ہین عیان اُنکے لبون پر آثار

آپنے جبکہ سنا شکوۂ نایابی آب
یون دیا حکم کہ تم مین سے کئی ناقہ سوار

جائین آتا ہی ادھر ایک غلام حبشی
اپنے اشتر پہ کئی مشک لیے بے تکرار

جانے والے گئے دیکھا کہ غلام حبشی
ادھر آتا ہی لیے مشکین کہ جو ہین پُر بار

کہا سب نے تجھے حضرت نے طلب فرمایا
سُن لے جو کچھ کہین تجھسے وہ رسول مختار

جب بلانے سے نہ آیا تو غضب مین اگر
آخرالامر بجبر اوسکو بُلا لائے سوار

آپنے حکم دیا تم مین سے جو ہو دانا
کھولدے وہ وہان مشک کو اسکے اکبار

قافلے مین نہین ہوتا تھا کسی کا بھی شمار
پی کے سیراب ہوئے اُسکو صغار اور کبار

معجزہ دیکھ چکا جبکہ غلام حبشی
کیا اقرار رسالت نہ رہا پھر انکار

زیور خلعت اسلام سے زینت پا کر
مثل مہتاب بنا تیرہ درون آخر کار

خدمت شاہ سے آیا جو وہ رخصت لیکر
مشک لبریز ملی اور شتر بھی تیار

لیلیا ساتھ مین جس شی کا ہو اتھا مختار
چلدیا سوی وطن مومن نیکو اطوار

منتظر راہ مین تھا اُوسکا ولی نعمت
دیکھا اُسنے کہ وہ آیا شتر اور مشک کا بار

شتر و مشک وہی ہی نہین حبشی لیکن
دوسرا کوئی حسین پشت پہ ہی اُسکی سوار

کہا تو کون ہی کیون میرا لیا مال بزور
کیا ہوا وہ حبشی جو تھا مثال شب تار

کہا وُہ مین ہون ذرا دیدۂ بینا سے تو دیکھ
ہی تمکو ارکا پہچاننا اسپنے بیکار

کہا وہ تھا حبشی تیرہ رُخ اور بدصورت
ہی مگر تو تو حسینان جہان کا سردار

کہا یہ سچ ہی مگر دست محمد صلعم نے کیا
مجھ خزان دیدہ کو غیرت دہ صد باغ و بہار

حال گذرا ہوا آقا کو سُنایا بالکل
سُنتے ہی بے خود و بیتاب ہوا وہ کبار

قوم کو ساتھ لیا خدمت شہ مین آیا
اور اسلام سے ممتاز ہوئے سب کفار

اُنکو اللہ نے جسطرح سے ایمان دیا
تم بھی محروم شفاعت نہ ہو روز شمار

**تائب** عاصی محزون پہ نگاہ رحمت
اے خدا بہر نبی احمد و آل اطہار

اور اِس **ندوۂ علما** کی دعا کا صدقہ
دین اسلام ترقی پہ ہو تا روز شمار

## انتخاب مسدس جناب مولوی محمد اسمعیل صاحب ذبیح وکیل منصفی چھبرامؤ ضلع فرخ آباد

بزرگان دین ملکے باندھین کمر سب
کہ علم کلام اور ایجاد ہو اب
جو اس فلسفے کا کرے فوت مطلب
قوی جس سے ہو جائے پھر اپنا مذہب
ہمارا جو علم کلام مبین ہی
نئے فلسفے کے مقابل نہین ہی

زمانہ نہین اب رہا ہی وہ باقی
چمکتی تھی جب رن مین تلوار اپنی
ہر اک سمت چلتی ہی شمشیر علمی
لیے جاتے ہین غیر اب ہم پہ بازی
پس اب ہم بھی اس علم سے ہون نہ عاطل
نیا فلسفہ جس سے ہو جائے باطل

اٹھو اے بزرگان اسلام اٹھو
پئے کار قوم اب کمر کس کے باندھو
کرو اختلافات سے پاک دل کو
مسلمانون کی عام حالت کو دیکھو
یہ سب سو رہے ہین سہارے تمھارے
نہ چونکین گے یہ بے پکارے تمھارے

بھنور مین یہ قومی جہاز آرہا ہی
یہ چکر بڑی دیر سے کھا رہا ہی
بلا کی چٹانون سے ٹکرا رہا ہی
جو بیٹھا ہی اوسمین وہ گھبرا رہا ہی
دہائی بزرگان دین کی دہائی
خدارا ابھی ہی دم ناخدائی

وہ کل عالم اور صاحبان فضیلت
جو ہین مجلس ندوہ کی زیب و زینت
بزرگان بنگال و پنجاب و ترہت
نیا کان و مدراس و بمبئی و سورت

ہر اک سو سے ہاتھ اپنے اپنے بڑھائین
مسلمانون کا پار بیڑا لگائین

نظیرِ حسین ایک اُن سب مین یکتا    نہ دہلی ہی مین جنکا بیٹھا ہی سکّا
جہان مین فضیلت کا ہی جنکی ڈنکا    نہین فخر قوم اونکو کہنا ہی بیجا

نظیر اونکا منقول مین ہی نہ اِس دم
سہیم اونکے معقول مین ہین بہت کم

وہ فاضل رشید احمد پُر افاضت    جو گنگوہ مین رکھتے ہین اب اقامت
وہ شمس الحق شمس دین ذی لیاقت    ہی بنگال مین جنکی جاری کرامت

وہ عبد الحق خیر آباد مسکن
کیا علم معقول کو جسنے روشن

وہ عبد المجید ابن محمود دانا    ہوا علم طب ذات سے جنکی زندا
وہ منشی ذکاء اللہ فرد یکتا    تصانیف کی جنکے ممنون دنیا

وہ اہل کمالات شبلی و حالی
ہوئی ختم اب جن پہ شیرین مقالی

وہ* حافظ جو ہین مہتمم باوجاہت    وہ عبد الجلیل وکیل عدالت
وہ خان عبد رحمٰن حامی ملت    وہ ناظم محمد علی ذی لیاقت

وہ احمد علی اور وہ واعظ سلیمان
کہ ہی بلدۂ کانپور اونپہ نازان

* یعنی حافظ الٰہی بخش صاحب مہتمم مدرسۂ فیض عام ۱۲

وہ حافظ نذیر احمد نکتہ پرور
کم از تیغ برّان نہین جنکے لکچر

جو لیتے ہین اسلام کی جانب اکثر
بیان مین ہی جنکے اثر سب سے بڑھکر

نکلتی ہی جو بات اونکی زبان سے
نکلتا نہین تیر بھی یون کمان سے

وہ ذی علم حاجی معزز موقر
سخنگو سخندان سخن رس سخنور

گورمنٹ کی ہی جو کونسل کا ممبر
سمیٹنٹ پہ ہی جسکی نازان یہ احقر

نہین کچھ اگر اوسکے منہ سے سُنا ہی
علیگڑھ گزٹ مین تو دیکھا پڑھا ہی

وہ ذی علم و فن مجتہد فخر دوران
ہوا مجلس ندوہ پر جنکا احسان

غلامی حسنین پر ہین جو نازان
کیا متحد قوم کو جس نے ای جان

الٰہی رہے اوسکی توفیق یاور
کرے اسکے سال اور کچھ اس سے بڑھکر

وہ دو مجتہد علم کے دو ستارے
ملے عالمون مین جنھین[*] خور کے درجے

لقب ابو الحسین ابو صاحب ہین جنکے
بجے علم و دانش کے ہین جنکے ڈنکے

شرف جنسے حاصل ہوا لکھنؤ کو
کرینگے وہ کیا یاد جھبیرا[+] مؤ کو

وہ عبد الحمید اک امام جلیسر
وہ وارث علی مولوی نکتہ پرور

وہ سید جلال اک پولس انسپکٹر
جو اخبار اسلام کے ہین اڈیٹر

نظام احمد اور نیتر صفدر حسن خان

ریاض اور زمانہ ہی جیسے گل افشان

وہ سجاد ہم صحبت ابن حیدر | اودھ پنچ کا مہتمم اور اڈیٹر
عجب اوسکی تیغ مضامین کے جوہر | کہ کانپ اُٹھے ہیبت سے جسکے سخنور

خدا اوسکو توفیق ایسی کہین دے
کہ مضمون اصلاح قوم اب وہ لکھے

مسلّم ہی یہ رای پیر و جوان کی | کہ دنیا مین ہی قدر انگلش زبانکی
بنی ہی یہ مخزن علوم جہان کی | اسی پر نظر ہی ہر اک قدردانکی

جنھون نے نہین اسکو حاصل کیا ہی
نہین قدر دنیا مین اونکی ذرا ہی

نہ ہی صرف دنیا کو اوسکی ضرورت | پڑے دین بھی انگلش زبانکی ہی حاجت
نہ جانوگے جبتک صحیح اُسکی حالت | نہ پاؤگے تم بحث مذہب پہ قدرت

نہین تم اگر اُسکے رازونسے واقف
تو کیا خاک دوگے جواب مخالف

ہماری جہالت تھی گرحق کی مرضی | نہ کہتا وہ قرآن مین قُل رّبِّ زِدْنی
کہا ایک موقع پہ ہَلْ یَستَوِی بھی | بیان کی جہان عالمون کی بزرگی

کسی علم کی ہی نہ تخصیص اِن مین
وہ آیات یہ حکم آئے ہین جن مین

یہ کہنا ہمارا بڑی بزدلی ہی | کہ مذہب کے حق مین وہ میٹھی چھری ہی
ہمارا وہ مذہب جب سب مین جری ہی | ہمارا نبی وہ جو سب پر قوی ہی

تاریخ از الفاظ حسین [illegible] ۱۳۰۰

اُسی نے نہ تھا جسکو کچھ خدشۂ دین
کہا اُطلُبُوا العِلمَ لَوْ کَانَ بِالصِّین

اگر علم سے علم دین تھا ارادا — تو تھا چینیوں سے اُسے کیا علاقا
زبان عرب بھی نہ رائج تھی اُسجا — غرض چین ہی کی زبان مدعا تھا

کسی علم کا خاص اگر نام کرتے
تو کیوں علم کے لفظ کو عام کرتے

کیا ملک ایران کو جب فتح ہمنے — زبان پر بھی اُسکی کیے ہمنے قبضے
زبان وہ زبان گیر جو بولتے تھے — ہمیشہ جو آتش پرستی تھے کرتے

تصرف ہمارا یہ اُس سے عیاں ہے
کہ گویا وہ اسلام ہی کی زبان ہے

زبان غیر یا علم ہو غیر ای جان — نہیں مذہب حق کو کرتے پریشان
یہ گبر و یہود و ہنود و مسلمان — پھر انھیں سے وہ جنکے پکے ہیں ایمان

بہت انہیں انگلش زبان پر ہیں قادر
مسیحی نہیں ہیں مگر شاذ و نادر

اب اس سے بھی اک اور عمدہ شہادت — کرونگا میں پیش آپکے آگے حضرت
ابھی تھوڑے دن سے یہی پاک ملت — لور پول میں کر رہی ہے اشاعت

ذرا پہلے بیدین و گمراہ تھے وہ
زبان عرب سے نہ آگاہ تھے وہ

انھیں راہ حق کہیے کسنے بتائی — گیا کون کرنے انھیں رہنمائی

یہ ہی علم ہی کا اثر انتہائی — اِسی نے یہ شمع ہدایت دکھائی

وگرنہ کہان کو ئیلم سا مسیحی
کہان دین اسلام کی وہ تجلی

اشاعت مین اسلام کی مشکلین جو — پڑی تھین ہمارے مقدس نبی کو
اسی طرح کی دقتین ایک یا دو — اِنھین بھی ہین پیش آتی ہر روز یا دو

مگر واہ وہ اور واہ اونکے ذیلی
نہین آنکھ بھی اپنی کرتے ہین میلی

کیا مدرسہ اک وہان اونسنے جاری — بنالی ہی مسجد بھی اک افتخاری
مقابر کے نومسلمون کی ہی خواری — یہی ہی تردد یہی بیقراری

یہان کھائے جاتا ہی بھائی کو بھائی
وہان اون غریبونکا ہی کون ساعی

مگر یہ خبر سُنکے ہوتی ہی فرحت — کہ سلطان روم اُنکی کرتے ہین عزت
وہ سلطان جو ہین حامی شرع و ملت — وہ سلطان جو ہین مخزن علم و حکمت

وہ سلطان کہ جو سرور ملک دین ہین
وہ سلطان کہ جو افسر مسلمین ہین

وہ سلطان جنھین تخت پر بیٹھتے ہی — فراغت سے گذری نہین اک گھڑی بھی
بلا کی وہ لشکر کشی روسیون کی — قیامت کی وہ جنگِ بری و بحری

وہ مغلوب ہو کر بھی رہنا دلاور
وہ پھر جرعۂ جنگ دینا برابر

وہ پھر اُجڑے ملکونکا آباد کرنا | وہ غمگین رعایا کا دل شاد کرنا
مصیبت زدونکی وہ امداد کرنا | وہ علمی مدارس کا ایجاد کرنا

وہ پھر اپنی بگڑی کا رہنا بنا کر
بڑھانا وہ فوج اپنے صرفے گھٹا کر

ممالک مین اپنے وہ ریلونکا اجرا | وہ تصنیف و ایجاد کا دل سے شیدا
وہ ہر قوم کے حق مین انصاف اُسکا | وہ ہر کام کا اپنے قبضے مین رکھنا

سوا اِسکے مذہب کی پابندیان بھی
عبادت خدا کی اطاعت نبی کی

وہ حُجاج کی دفع کلفت کا سامان | وہ کرنا سفر کی مصیبت کا آسان
وہ ظلِّ خدا سایۂ لطف یزدان | وہ سلطان عبدالحمید ابن سلطان

خدا ملک کو اوسکے آباد رکھے
اُسے شاد اعدا کو برباد رکھے

یہ ارمینیہ کا جو ہی پیش جھگڑا | بظاہر تو اب تک غلط ہی سراپا
وہ سلطان نہ دے موت کا بھی جو فتویٰ | روا رکھے یہ ظلم حاشا و کلّا

کمیشن نے پوری جو کی جانفشانی
تو ہی دودھ کا دودھ پانی کا پانی

سوا اسکے والی کابل کے یان بھی | نہین کم ہی کچھ عزت اور وقعت اونکی
وہانسے پس از صحتِ طبع عالی | ہوا نام اونکے وہ فرمان جاری

عیان جسکے لفظونسے ہی اونکی عظمت

نہان جسکے معنی مین ہی اُنکی عزت

وہ بازوی اسلام کو جس سے قوت — وہ قائم مسلمانونکی جس سے عزت
وہ والی ملک اور حامی ملت — وہ ویل عبدرحمن صاحب فتوت

الٰہی ہے اوسکا اعزاز قائم
حمایت مین سرکار برٹش کے دائم

یہ وہ بارگاہین صفت مین نے جنکی — نہایت صحیح اور سچی ہی لکھی
بدیرا کرین کو ئیسلم کی بزرگی — ہمارے گھر ونمین یہ بکتی ہی کھچڑی

بیان کچھ ہی اور واقعی حال کچھ ہی
ضرور ہمین انگریزون کی چال کچھ ہی

یہی حال ہی ویب امریکوی کا — نہین بلکہ حیرت فزا اُس سے دونا
ہوا علم و دانش مین جب وہ بھی یکتا — تلاش رہ حق ہوئی دل مین پیدا

ٹٹولا ہر اک دین کو اوسنے یکسر
بالآخر مسلمان ہوا وہ دلاور

یہان ہند مین شہر جتنے بڑے ہین — اُنھون نے وہان آکے لکچر دیے ہین
دکن حیدرآباد مین بھی گئے ہین — وہ بھوپال بھی کچھ دنونکو گئے ہین

خدا جانے وہ رامپور آئے یا کیا
مگر اور شہرونمین پہنچے ہین ہرجا

یہی شہر جنکے لیے نام اوپر — رئیس اُنکے ہین اہل اسلام یکسر
گورمنٹ کے یان معزز موقر — ہر اک حامی دین ہر اک عدل پرور

ہے اُن سب کے یان قدر علم و ہنر کی
خدایا یہ ہے قائم اونکی بزرگی

مگر ہمنے کی قدر اونکی تو یہ کی — کہ یہ قوم ہوتی ہے اکثر فریبی
یہ کافر بھی بنکر مسلمان فرضی — کھلا کر ہمین بسکٹ اور پاوروٹی

کرین گے کسی دن کرسٹان بلاشک
ہمارا یہ سے لینگے ایمان بلاشک

یہ مین نے جو دو پیش کی ہین مثالین — ذرا غور سے آپ انھین دیکھین بھالین
یہ قومی حماقت نہ باتون مین ٹالین — نتیجہ صحیح اس سمجھ کا نکالین

نہین جہل کا یہ اثر ہے تو کیا ہے
نہ بے علمیون کا ثمر ہے تو کیا ہے

اگر ہوتے کچھ علم سے بہرہ ور یہ — اگر حال دنیا سے رکھتے خبر یہ
نہ اس قوم سے کرتے اتنا حذر یہ — دلون مین سماتا نہ اونکے خطر یہ

یہ وہ قوم ہے فخر ہے جسکو سب پر
جو قادر ہے عقل و تمیز و ادب پر

کوئی علم دنیا مین ایسا نہین ہے — کہ اس قوم کا جسپہ قبضا نہین ہے
وہ کیا شی ہے جو انکو پیدا نہین ہے — فقط اک خدائی کا دعوا نہین ہے

حقیقت مین تھے یہ بھی اک قسم حیوان
بنایا انھین نے ہی انسانکو انسان

مرے تھے پڑے علم دنیا مین جتنے — ہوئے زندہ ایک ایک انکے سبب سے

بہت سے کیے اور ایجاد انھون نے — کیے ہی نہین بلکہ ہین کرتے جاتے

نہین ہو سکا جو ہزارون برس مین
انھون نے کیا ہی وہ چندین نفس مین

نہ پھر صرف علمون پہ رکھا بھروسا — اُٹھایا عمل کا بھی اونکے نتیجا
ہزارون مشینین کلین کر دین پیدا — نہین کوئی شے ہی نہو جسکا سانچا

کرامت بھری ہی یہ ایک ایک کل مین
کہ لیتے ہین برسون کا کام اُنسے پل مین

تھی ان سب کے پاس ایک اکسیر اعظم — کیا کرتے ہین جسکا برتاؤ ہر دم
ترقی اوسی سے ہوئی انکو پیہم — کہ وقت اپنا کرتے ہین ضائع بہت کم

نہین بلکہ کوئی بھی کرتا نہین ہی
کسی کو بھی بیکار دیکھا کہین ہی

بٹے رہتے ہین انکے اوقات یکسر — ہر اک کام کا وقت ہی اک مُقرر
ہوا آکے جب وقت جسکا برابر — رہین گے ضرور اُسکو انجام دیکر

اصول اِسکے آئین قدرت ہین دیکھو
سحر کو سحر دن کو دن شب کو شب ہو

پھر اِسکے سوا علم تحقیق اشیا — جو ہی منظر قدرت و شان مولی
کیا صاف تر اِسکو اِن سب نے کیسا — کہ ابتک کسی نے کیا ہی نہ ایسا

پھر ایک ایک کی تاثیر معلوم کرنا
پھر ان سب کی ترکیب مفہوم کرنا

مجھے دیکھکر اُنکے اوصاف ذاتی
تامل نہین اس سخن مین ذرا بھی

اگر مان لین یہ رسالت نبی کی
ولایت مین انکی رہے شک نہ باقی

ہمارے بزرگونکو تھی فکر عقبیٰ
اُسی کے برابر انھین فکر دنیا

بپے یادحق پاس انفاس اونکا
وہی کام انکا پئے کار دنیا

وہ تاثیر اسمای حقؒ پہ شیدا
یہ تاثیر اشیای حقؒ کے جویا

اُنھون نے عقائد سے دُھر کی خبر لی
یہ کرتے رہے عقل کی راہ سیدھی

ہمارے بزرگان دین نے کہا ہی
کہ صنعت سے صانع کا چلتا پتا ہی

نمود خدا ساری خلق خدا ہی
خدا کی خدائی خدائی نما ہی

اگر ہم ہین کم علم اشیا سے واقف
تو بیشک ہین کم اپنے مولا سے واقف

یہانسے ہمارے سخن چین برادر
کرینگے ضرور اعتراض ایک ہم پر

کہ ہی علم اشیا جو اس درجہ برتر
نہین ہین یہ کیون عارف اللہ اکثر

کہونگا کہ ہین یہ جو ناکام اب تک
نہین ہین مشرف باسلام اب تک

مگر انمین اب بھی جو اہل یقین ہین
صداقت سے پابند دین مبین ہین

ولایت مین وہ قابل شک نہین ہین
لورپول مین جو سکونت گزین ہین

اگر لاکھ جاہل مسلمان ہونگے

تو اک کو ئیلم کے نہ ہم شان ہونگے

نہین ہو اگر یہ غلط رای میری
محقق ہوئی اونکو جب اسکی خوبی
یونہین ہوگی اسلام کی اب ترقی
قبول اسکو ذی علم قومین کرینگی

ستارہ اگر اسکا یورپ مین چمکا
تو پھر زور اسکا نہین گھٹنے والا

مگر اس بھروسے پہ ای اہل فطرت
کرو مجتمع ملکے سب اپنی طاقت
نہین ہمکو فرض اپنی حالت سے غفلت
کہ قائم ہو پھر ہند مین اپنی عزت

نہین کم تمھاری ہی تعداد اسمین
کہ ہو چھ کرور اب بھی آباد اسمین

زیادہ بہت تمسے ہین ہندو بھائی
جماعت ہی انکی کہین تمسے تھوڑی
مگر ہند مین رہتے ہین پارسی بھی
زمانے مین دیکھو ہی کیا عزت انکی

اُنھین مین ہین نوروزجی صاحب فن
جو ہین ممبر پارلیمنٹ لندن

نکالین اگر فی نفر ایک پیسا
کرین اوس سے تعلیم قومی کا اجرا
تو ہو جائے جمع ایک قومی خزانا
وہ تعلیم جس سے بنے دین و دنیا

ہر اک صوبہ مین مدرسے ہون بکثرت
مگر سب ہون ندوہ کے تحت حکومت

مگر یہ طریقہ بھی آسان نہین ہی
فقط ہم مین وہ جو پریشان نہین ہی
کہ کل قوم اسکی بھی شایان نہین ہی
وہ افلاس جسپر نمایان نہین ہی

جو سالانہ آمد یہ دسے فیصدی کچھ
تو پھر قوم کے ہاتھ ہین ہو سبھی کچھ

نہ کُل قوم اسپر بھی گر متفق ہو
تم اِن سب کو ندوے کا تابع بنا دو

تو جس جا پہ اسلامی مکتب ہین جو جو
پھر ان سب کی سالانہ حالت کو دیکھو

مگر کورس اِس ایک اک مدرسے کا
مرتب کرو متفق ہو کے یکجا

یہ سب باتین ہین منحصر صرف اِسپر
بزرگان دین متفق جب ہون یکسر

نہین اسکی اُمید بھی تل برابر
مگر ہمسکو ندوہ کراتا ہی باور

کہ ہان متفق ہو کے سارے مسلمان
کرین اپنی تعلیم قومی کا سامان

نہین یہ بھی کچھ کم ہی اعجاز اسکا
کیا جسنے ہی شیعہ سُنّی کو اکٹھا

یہی ہی اگر جذب اسکا تو حقّا
علیگڑھ کو بھی کھینچ لائیگا اسجا

مبارک ہی وہ دن کہ جب دن آئے
مسلمانون کو پھر وہ جلسہ دکھائے

اگر ہو گئے اِک جگہ پر یہ اکٹھے
اگر ہو گئے متحد سب یہ فرقے

تو نکلین گے لاریب عمدہ نتیجے
تو بے شک مسلمانونکے دن پھرینگے

سوا اسکے ہی اسمین یہ فائدہ بھی
کہ گھٹ جائے گا مادہ اختلافی

مجھے بھی اگر میرے بخت سانے
اگر ڈوب اُچھل کر لگا یا ٹھکانے

تمام اور دونکے ہونگے جب شادیانے
تو کھینچونگا مین بھی یہ اپنے ترانے

کہ اس جلسۂ پر تبارک مبارک
مبارک مبارک مبارک مبارک

نہین مجکو ہرگز ہی اصرار اسپر
کہ کل رائین میری ہاین اعلی و برتر
کرو وہ کہ ہون متفق اوسپر اکثر
بنے جس سے بگڑی ہوئی قوم ابتر

یہی ندوے کا بھی ہی مقصود یارو
کہ اصلاح قومی مین ہمت نہ ہارو

گورمنٹ عادل پہ بھی ہی بھروسا
کہ اپنی رعایا کو دے گی سہارا
غلط ہی نہین عدل کا کام اسکا
فقط اُسکے رحم و کرم پر ہی تکیا

کہ اس ڈوبتی ناؤ کو وہ بچالے
مسلمانون کا پار بیڑا لگادے

جمے تھے قدم جبکہ اس سلطنت کے
زیادہ تھے لائق مسلمان ملتے
انھین کو گورمنٹ دیتی تھی عہدے
انھین سے گورمنٹ کرتی تھی شورے

سبب یہ کہ اول تو ذی علم تھے سب
دوم تھے نہ انگلش زبانکے یہ مکتب

یہان جب ہوئی عام تعلیم جاری
کمینون کو اول ہوا شوق طاری
ہمیشہ جو کرتے تھے خدمتگذاری
یہ دھوبی وہ بھنگی یہ نائی وہ باری

انھون نے وہ حاصل کیے اونچے درجے
انھین مین تھے بی اے انھین مین تھے ایم اے

یہان تو ہین علی ہین جو ہندو انکی — برہمن بھی اور ویش بھی چھتری بھی
انھین بھی نہ پہلے سے یہ بات سوجھی — مگر کر گئے بعد مین کچھ ترقی
کمی پر ہین اسدم بھی اشراف انکے
ترقی پہ گر ہین تو اجلاف انکے

گورمنٹ کو ہو گیا اسمین دھوکا — کہ کی پیروی اُسنے پورب کی اسجا
وگرنہ یہ ہندوستان تھا نہ ایسا — کہ ہوتی یہان عام تعلیم برپا
کمینے ہین جب کرتے ان پر حکومت
تو اشراف سب کرتے ہین دلمین نفرت

مسلمانونکے وہ نرالے قرینے — توجہ نہ کی انپر اب تک کسی نے
نہ اشراف انکے نہ انکے کمینے — وہی انکے دل ہین وہی انکے سینے
بھری ہی ہوا ابتک انکے سرونمین
نہین گرچہ اُڑنے کی طاقت پرونمین

وہ تھوڑے جنھین اورونکی دیکھا دیکھی — رگونمین ہی پیدا ہوئی کچھ تڑپ سی
گورمنٹ اگر کچھ سہارا نہ دے گی — تو ہو جائیگی یہ حرارت بھی ٹھنڈی
نہین شک ہی اسمین کہ اُسکو غرض کیا
دوا کیا ہی اس قوم کی اور مرض کیا

مگر مین کہونگا نہایت ادب سے — گورمنٹ اپنے شفاخانے دیکھے
دوا دیتی ہی کیون موافق مرض کے — لگا دیتی ہی کیون برابر نہ حصے
کیا ہی یہ جاری جو چیچک کا ٹیکا

نہ کیون عذر سنتی ہی اسمین کسی کا

اسیطرح یہ قوم کمزور و نادان — جو اپنے کیے پر ہوئی ہی پشیمان
کرے اپنی تعلیم کچھ اسپر آسان — ہزارون کیے ہین تو اک اور احسان

گرفتی اگر دست استادگان را
نہ پامال کن خاکِ افتادگان را

نہو اسمین ترجیح بیجا کسی کو — مریض ایمنین جو ہو دوا دے اُسیکو
نہ روتے ہین ہم اپنے حال ردی کو — جو بنگال و مدراس اور بمبئی کو

وہانکے ہمارے مسلمان بھائی
بتاتے ہین تعلیم کو کیون صفائی

گورمنٹ پر ہی نہین کچھ بھی مشکل — جو مذہب کو تعلیم مین کردے شامل
جو ہی اپنی تعلیم کی پہلی منزل — نہو تا کہ یہ قوم پڑھنے سے بیدل

نہین گرچہ ہم مستحق رعایت
مگر اوسکو شایان ہی ہم پر عنایت

نہین ہمسے بڑھکر کوئی تنگ روزی — ستاتا ہی اب ننگ پیوند دوزی
تری مہر سرگرم عالم فروزی — مگر ہم ہین دل تفتۂ سینہ سوزی

دیے غیر قومون کو اعلی مدارج
مگر کردیا ہمکو اُن سب سے خارج

سوا اسکے ادنا سے ادنا ہین عہدے — یہانتک کہ چپراسیونکے بھی درجے
نہین درمیانی ہمین ملنے دیتے — کہ رکھتے نہین کوئی اعلی وسیلے

گورمنٹ سے ہم نہ کرتے شکایت
اگر ہم مین ہوتی نہ کچھ بھی لیاقت

ستم یہ کہ ہم ڈگریان بھی دکھائین — ولیکن نہ غیرون پہ ترجیح پائین
بہت دور ہین معدلت سے یہ رائین — توجہ نہ کیون ہم پھر اسکو دلائین

وہ کل ہند کی دیکھے مردم شماری
پھر اُن سب مین تعداد دیکھے ہماری

پھر اُن سب کے عہدون کے اوسط کو دیکھے — ہمارے بھی عہدون کے اوسط کو جانچے
کمی جتنی اوسط مین نکلے ہمارے — گورمنٹ پورا اُسے پہلے کر دے

ازان بعد اُس اوسط ہی کی روسے یکسر
ہر اک قوم کو دے وہ عہدے برابر

لیاقت نہو ہم مین گر نوکری کی — سند ہو کوئی پاس اپنے نہ ڈگری
وگر ہم مین ہو کوئی نقصان جیسی — تو ہمکو شکایت نہین ہو ذرا بھی

اگر یان نہ ہون ایک صوبے مین لائق
تو ہم غیر صوبون کے ہون سب پہ فائق

یہ کی عرض مین نے جو تدبیر آخر — سو مقرون انصاف سے ہی سراسر
نہ ترجیح بیجا کسی کو کسی پر — کہ حقدار کو حق کا دینا ہی بہتر

ادھر ہونگے ہم اُسکے ممنون سارے
اُدھر وہ سبکدوش حق سے ہمارے

کریگی گورمنٹ اگر ہم پہ احسان — نہ بھولین گے ہم بھی اُسے تا بہ امکان

وفا مین تو ثابت قدم ہین الی الآن ‏ — مگر ناتوانی سے مجبور ہین ہان

اگر ملگئی ہمکو معجون طاقت
دکھا دینگے کچھ دن مین اپنی لیاقت

ہماری رگین ہوگئین خشک تب بھی ‏ — تڑپ ہی دلیری کی ان سب مین باقی
یہ آنکھین ہین پتھرا گئین سب کچھ اپنی ‏ — گورمنٹ کو ہین محبت سے تکتی

وفادار قومین ہین دنیا مین اکثر
مگر ہم بھی اُنسے نہین کچھ ہین کمتر

نہین ہی بظاہر یہ ہم مین لیاقت ‏ — گورمنٹ کی کرسکین کچھ اعانت
مگر ہمکو اُس سے جو ملتی ہی راحت ‏ — ضرور اُوسکا واجب ہی اظہار منت

زمانے مین اب بھی بہت حکمران ہین
یہ اوصاف اعلی کسی مین کہان ہین

وہ عدل اور وہ انصاف وہ بذل و احسان ‏ — وہ اصلاح ہر قوم کا عمدہ سامان
وہ سڑکین وہ نہرین وہ ریلین وہ گھڑیان ‏ — وہ کرنا رعایا کی ہر مشکل آسان

وہ پابندی ہر امر مین قاعدے کی
وہ ایجاد ہر کام مین فائدے کی

وہ دولت وہ حشمت وہ شوکت وہ ثروت ‏ — وہ افواج بری و بحری کی طاقت
وہ نظم ممالک مین اظہار نصفت ‏ — وہ اُسکے ہر اک کارکن کی لیاقت

وہ اصلاح ملکی کا بیڑا اوٹھانا
وہ اپنی رعایا کی بگڑی بنانا

| | |
|---|---|
| الٰہی ہی جب تک کہ دریا مین پانی<br>روانی مین مخلوق کی زندگانی | رہے اُسکے پانی مین جبتک روانی<br>پھر اُس زندگانی مین سرنہانی |

گورمنٹ وکٹوریا شاد باد ا<br>دلش خرم وملکش آباد باد ا

| | |
|---|---|
| فلک پر ہین جبتک ستارے چھٹکتے<br>گلستان مین جبتک ہین گل مہکتے | زمین پر رہین جگنو جبتک چمکتے<br>درختون پہ جبتک ہین طائر چہکتے |

رہے لارڈ الگن کا اقبال یاور<br>مدارج ہون لفٹنٹ صاحب کے برتر

## تحریر جناب قاضی حاجی سراج الدین احمد قادری متوطن قصبۂ کندیلی ضلع نرسنگھ پور درباب طلب سند وعظار دنصاری

الحمد للہ والمنہ کہ آج کے روز یہ خاکسار ذرۂ بمقدار بہت بڑی خوشی کے ساتھ دل وجان سے اپنے پروردگار بے نیاز کریم کارساز کا ہزاران ہزار بلکہ بے شمار شکریہ ادا کرتا ہی کہ جسنے اپنے فضل وکرم سے بطفیل اپنے حبیب پاک جناب سید المرسلین شفیع المذنبین خاتم النبیین رحمت للعالمین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلی آلہ وسلم کے اب ہمارے بزرگان دین حامیان اسلام کے دلون مین یہ جوش اور ہمدردی قومی اور حمایت ومحافظت دین واسلام اِس زمانۂ اخیر ضعف اسلام مین پیدا کیا کہ جب اسلام برای نام رہگیا ہی- اُس جوش وخروش مین آج تمام ہندوستان کے عالم فاضل رئیس تجار وغیرہ ایک سے ایک لائق وفائق ہمدرد وخدا ترس رحم دل منزلہای دور دور دراز سے اپنا گھر اور وطن چھوڑکر

اور سفر کی بہت بڑی تکلیف اُٹھا کر خالصاً للہ اس جلسۂ عظیم الشان دار الاسلام علمای عظام مین تشریف لائے ہین اور یہ جلسۂ متبرکہ آج اُس نیک کام خیر انجام کیواسطے منعقد ہوا ہی کہ جو اصلی فرض انسانی ہی اور ہمارے دین پاک و بے عیب اسلام کی تو گویا یہ پوری پوری نشانی ہی - اور تمام خوبیان دنیا و دین کی اسی پر منحصر ہین ؎

| | |
|---|---|
| یہی ہی عبادت یہی دین و ایمان | کہ کام آئے دنیا مین انسان کے انسان |

جسمین یہ صفات انسانی نہین ہین وہ اگرچہ بصورت ظاہری انسان ہی مگر درحقیقت انسان نہین ہی - یہ ناچیز غریب مسکین اس جلسۂ متبرکہ کی خوبیان لوگونکی زبانی سُن سُن کر اور اخبارات مین دیکھ دیکھ کر نہایت خوشی کے مارے پھولا نہین سماتا تھا اور ہمیشہ نماز پنجگانہ مین اپنے خداوند تعالی سے دعا مانگتا تھا کہ ای پروردگار کریم کارساز تو اپنے لطف عمیم سے اس جلسۂ عظیم الشان مین اپنی قدرت کاملہ سے اس ناچیز فقیر کو بھی کسیطرح پونہچا دے تو یہ فقیر بھی اُس جلسۂ متبرکہ مین شریک ہو کر حاضرین جلسہ کی حضور مین اپنا حال اور اپنے دل کے خیالات جو پچاس سال کے عرصے سے اپنی قوم اور دین و اسلام کی ترقی کے دریا کی موجونکی طرح جوش مار رہے ہین عرض کرے ؎

| | |
|---|---|
| فغان مین آہ مین فریاد مین شیون نہین نالے ہین | سناؤن دردِ دل طاقت اگر ہو سُننے والے ہین |

مسلمانونکی غفلت اور بے خبری بلکہ بے پروائی اور مخالفین کے اسلام اور اہل اسلام پر لگاتار حملونے کچھ ایسا دردمند اور سوختہ جان کر دیا ہی جس سے کسی وقت دل کو چین اور جان کو قرار نہین ہی ؎

| | |
|---|---|
| اللہ ہی طبیب ہی مجھ دردمند کا | عاشق ہوا ہی درد مرے بند بند کا |

سب سے پہلے یہ عرض کرنا ضرور ہی کہ میری اس تحریر مین کوئی کلمہ اگر آپکی رای اور خیال مین نامناسب معلوم ہو تو مجھے معذور سمجھیے اور فاعفوا و اصفحوا پر عمل فرمائیے پھر اُس

خدای رحیم وکریم نے جو کسیکی دعا کو رد نہین کرتا بلکہ دشمنونکو بھی محروم نہین پھیرتا تیر دعا کو نشانۂ قبولیت پر پونہچایا کہ اِس جلسۂ عظیم الشان مین یہ ناچیز بھی حاضر ہوا - کیا عجب ہی کہ آج کے روز اِس جلسۂ متبرکہ مین جو بڑے بڑے ذی عقل اور ہمدرد علما فضلا رؤسا جمع ہین اِس ناچیز فقیر کے حال پُر ملال پر رحم فرمائین اور تمام عمر کے درد دکھ کا معروضہ سُنکر فریاد کو پونہچین حال یہ ہی کہ جب اِس خاکسار نے اپنی قوم اور اپنے دین و اسلام کیحالت حد سے زیادہ بگڑی ہوئی دیکھی تو یہ شعر یاد آیا -

آگ سے تھے ابتدای عشق مین ہم
اب ہوئے خاک انتہا ہی یہ

مسلمانونکی حالت دیکھ میرا دل اُلٹتا ہی
الٰہی دشمنونکی بھی نہ اس جہ بری گت ہو

کمال افسوس اور حیرت کا مقام ہی کہ ہم ابھی کیا تھے اور یک بیک کیا ہو گئے اور اسپر بھی ہمکو کچھ غیرت اور شرم نہ آئی کہ اِس آزاد حکومت گورنمنٹ انگریزی مین یہ حال ہو کہ نئے نئے مذہب ایجاد ہوتے ہین اور ہونے کو بھی ہین اور کوئی اُنکا مانع اور مزاحم نہین بقول شخصے

حکومت نے آزادیان ہمکو دی ہین
ترقی کی راہین سراسر کھُلی ہین

صدائین یہ ہر سمت سے آرہی ہین
کہ راجہ سے پرجا تلک سب سُکھی ہین

تسلّط ہی ملکون مین امن و امان کا
نہین بند رستہ کسی کارواں کا

نہ بدخواہ ہی دین و ایمان کا کوئی
نہ دشمن حدیث اور قرآن کا کوئی

نہ ناقص ہی ملت کے ارکانکا کوئی
نہ مانع شریعت کے فرمان کا کوئی

نمازین پڑھو بے خطر معبد و نمین
اذانین دھڑلّے سے دو مسجدونمین

اسی وقت مین مخالفین کے ہر چہار طرف سے سخت سے سخت حملے ہمارے دین پاک عیسبے اسلام پر ہو رہے ہین اور اِس شہتیر اسلام کو دیمک کیطرح لپٹ کر کھوکھلا کر رہے ہین

| نور کو اسلام کے دیوین بجھا | | چاہتے ہین گل کرین شمع ہدای |
|---|---|---|

ہمسے ہمارے دین و اسلام کے سچے اور برحق ہونے کا ثبوت طلب کرین اور ہزارون
اعتراضات بیہودہ کرکے جواب چاہین اور ہمارے سردار دوجہان نبی آخر الزمان
کی شان اعظم مین حد سے زیادہ بے ادبی کرین اور کفر بکین اور سربازار محض جھوٹے
اور بے اصل الزام لگائین اور کھلے خزانے صرف زبانی ہی نہین بلکہ بے خوف وخطر
کتب واخبار ہر زبان مین چھاپ کر مفت تقسیم و مشتہر کرین اور تمام مسلمانونکو سارے
جہان سے زیادہ بد دین اور بدعقل جاہل بیوقوف وحشی قوم کہین۔ موافق آیۂ کریمۂ
یُرِیْدُوْنَ لِیُطْفِئُوْا نُوْرَ اللّٰہِ بِاَفْوَاهِهِمْ وَاللّٰہُ مُتِمُّ
نُوْرِهٖ وَلَوْ کَرِهَ الْکَافِرُوْنَ کے اگر مسلمان باوجود امکان ادائے
ثبوت اور دفع اعتراض مین پہلوتہی کرین تو جای غور و انصاف ہی کہ مخالف اسکو
کیا سمجھینگے۔ کیا یہ مقام بہت بڑے تعجب و حیف کا نہین ہی۔ یہ حالات سنکر اور دیکھکر
اس خاکسار سے ضبط ہرگز نہو سکا اور خدا پر بھروسا کرکے اپنا سب گھر بار روزی روزگار
چھوڑکر پچاس سال سے متوکلاً علی اللہ یہ نیک کام خیر انجام وعظ دعوت اسلام نصیحت
مفید عام مقابلۂ مخالفین بر سر بازار بمبئی ایسے شہر مین شروع کر دیا اور ہنوز ہر ہر شہر
اور قصبے مین جہان کہین پہونچ ہوتی ہی کرتا ہی اور مخالفین کے تمام اعتراضات بیہودہ
کے جواب مین اُنھین کے کتب مروجہ سے اپنے دین پاک بے عیب اسلام کے
سچے اور برحق خدا کی طرف سے ہونے کے بیشمار ثبوت عقلیہ و نقلیہ کامل طور پر دیتا ہی
اور اُنکے بڑے بڑے نامور گرو گھنٹال علما و حکما و محققین اور مفسرین اور مؤرخین کے
اقوال سے پیش کرتا ہی کہ ہندوستان سے لیکر انگلستان تک تمام کالے اور گورے

پادری صاحبان صم بکم عمی کے مصداق ہو رہے ہین اور متعصب ہٹ دھرمون کی زبان بند ہی اور جو لوگ سچے دل سے طالب دین حق اور منصف مزاج تھے فقیر کا بیان سنکر اسلام لائے اور لاتے جاتے ہین یہ تمام حالات فقیر کے ناظرین اخبارات پر بہت عرصے سے روشن و ہویدا ہین - اب یہ خاکسار اپنی تمنای دلی کا اظہار بحضور حاضرین عرض کرتا ہی اگرچہ فقیر کا بیان ایسے ایسے بزرگون کے آگے چھوٹا منہ بڑی بات اور سراسر بے ادبی اور گستاخی ہی اور شیخ چلی کیطرح محض بے اصل کہانی ہی مگر اصل اسکی یہ ہی کہ دین اسلام کی ترقی اور قوم کی بہتری اور بہبودی کیواسطے ایک سرمایے کا ہونا پہلے نہایت ضرور ہی جسطرح قوم ہنود مین آریون نے اور مذہب عیسوی نے اپنی اپنی قوم کی ترقی کیواسطے اپنی اپنی قوم سے بھیک مانگ مانگ کر خیرات اور چندے وغیرہ کا روپیہ جمع کیا ہی اسیطرح یہ غریب فقیر اپنے مذہبی بھائیون سے ترقی قوم اور دین اسلام کی بہتری کے لیے سرمایہ طلب کرتا ہی اور یہ عرض کرتا ہی ؎

| | |
|---|---|
| مانگتے ہین درم نہ ہم دینار | اسقدر دو کہ جو نہ گذرے بار |
| صدقہ جان و مال کا اپنے | اور اہل و عیال کا اپنے |
| جسقدر ہوسکے مہینے مین | جلد اس کام مین بلا کر دین |
| اور جو مہینے مین نہو سکے تو | |
| صدقہ اپنے پیارے بچون کا | عمر بھر مین دو ایک ہی پیسا |
| اسقدر دینے کی ضرورت ہی | جو زیادہ دے اُسکی ہمت ہی |

اسکے واسطے تمام ہندوستان کے مسلمان بھائیون سے یہ چندہ لینا چاہتا ہی اور نیک کام مین صرف کرنا چاہتا ہی کہ جس سے رضامندی خدا اور خوشنودی رسول مقبول حاصل ہو

اور مخالفین کے مطاعن دفع ہون آور وہ کار خیر اسطرح پر ہو کہ اوّل تو جو مخالفین ہمسے ہمارے
دین اسلام کے سچے اور برحق ہونے کا ثبوت طلب کرتے ہین اور ہزارون طرح کے
اعتراضات بیہودہ بے اصل کر کے جواب چاہتے ہین اور اُنکے جواب دندان شکن
جو ہمارے پیشوا علمای دین نے دیے ہین کتاب کے مقابل کتاب اور اخبار کے مقابل
اخبار ہین وہ سب ہر زبان مین چھپوائے جائین اور اِس ناقص العقل نے جو اِس پچاس
برس کے اندر ہندو اور عیسائی مذہب کی تحقیقات کر کے بڑی جانفشانی اور محنت کے
ساتھ دین اسلام کی خوبی ثابت کر رکھی ہی وہ تصنیفات بزبان مروجۂ ہندی اُردو نظم و نثر
چھپوا کر چھوٹے چھوٹے پرچے مفت تقسیم کریگا تاکہ عام اشخاص اعلی ادنا ہمارے
مذہب اِسلام کی خوبی سے بخوبی ماہر ہوجائین اور کسی مکار جعلساز کے دام اور مکر و فریب
مین آکر بغیر سمجھے اپنی عاقبت اور ایمان خراب نہ کرین۔ دوم اِس چندے کے روپے سے
یتیم و لاوارث بچے مسلمانون کے جنکے کان مین بوقت پیدایش اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا
اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ پکارا گیا تھا اور جنکے آبا و اجداد کے رگ و ریشے
مین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت بھری ہوئی تھی بوجہ ضعف اسلام
بچے پادری لیکر پرورش کرتے ہین اور اپنا مذہبی علم تحصیل کرا کر کرسٹین بناتے ہین اور
ہمارے رسول مقبول ؐ کا اونکو دشمن بناتے ہین۔ اُن لاوارث یتیم بچونکی پرورش اور اونکی
تعلیم و تربیت مین یہ زر چندہ صرف کیا جائیگا۔ سوم نو مسلمونکی پرورش اور تعلیم و تربیت بھی
ہوگی۔ چہارم واعظ اسلام کو حسب لیاقت اُنکے تنخواہ دیکر جملہ اقوام کو وعظ دعوت
اسلام و نصیحت مفید عام گوشگزار کیا جائے گا تاکہ تمام مسلمانون سے یہ فرض ادا ہو
اسلیے صاحبان حاضرین جلسہ سے میری یہ گزارش ہی کہ خیالات ناچیز ناقص العقل پر

ذراسی بھی توجہ فرمائین تو سالانہ یا ماہانہ یا ہفتے عشرے مین مکرر سہ کرر جیسا خرچ بہم
پونہچے گا دو ورقہ پرچہ چھپوا کر صاحبان ناظرین حاضرین جلسہ کی خدمت عالی مین بطور
اخبار ارسال کیا کریگا اور جس شہر اور قصبے مین میرا جانا ہوگا اور جو کار خیر مین کامیابی ہوگی
وہان کے مسلمانونکی حالت اور تعلیم وغیرہ کی کیفیت سے آگاہ کرتا رہے گا۔ اگر جمیع صاحبان
اس جاہل بیوقوف مجنون دیوانے کے طویل مضمون سے نہ گھبرائین اور تمام اول سے آخر
تک برای نوازش بیشمار کے حرف بحرف بنظر غور و انصاف ملاحظہ فرمائین اور امداد کرین
تو ہمارے ملک ممالک متوسطہ کی کثرت سے مسلمانونکی حالت سب سے زیادہ قابل افسوس
اور توجہ ہی اور یہ لوگ صرف نام کے مسلمان کہلاتے ہین اور تین باتون مین پکے مسلمان ہین
(۱) ختنہ جب تک نہو وہ مسلمان نہین ہوتا (۲) بغیر ذبح کے گوشت نہین کھاتے گو
وہ کسی جاہل بیوقوف نے چھری پڑھکر دیدی ہو اوسکا کاٹا ہوا گوشت اُنکے نزدیک
حلال ہی (۳) نکاح خواہ کوئی غلط پڑھے یا صحیح کچھ یاد ہو یا نہ ہو اگر کسی جاہل نے نوشہ
اور دولھن کو یہان کے نعبد و وہان کے نستعین پڑھا دیا تو نکاح ہو گیا۔ نہ خدا کو جانا
نہ رسول کو نہ کلام کو۔ ہندؤنسے زیادہ بت پرست اور مشرک ہین۔ دیوالی۔ دسہرہ وغیرہ
مین دیوی۔ دیوتا۔ بھوت خبیث پوجتے اور مانتے ہین۔ نماز۔ روزہ غسل۔ طہارت
کچھ نہین جانتے۔ حرام۔ حلال اُنکے نزدیک سب برابر ہی اور مولوی۔ عالم۔ فاضل
کوئی اُن غریب مسلمانونکے یہان نہین جاتے اونکی اصلاح کی صورت یہ ہی کہ بالفعل
امتحاناً اس فقیر کو ایک سال کی میعادی ایک سند مہری و دستخطی اس جلسہ عظیم الشان سے
مرحمت فرمائی جائے کہ جو تمام حامی محافظ دین اسلام۔ اہل اسلام شیعہ سُنی۔ مرد عورت
جوان۔ بڈھے پر کل حسنات اور عبادات سے افضل و مقدم ہی۔ اسلیے تمام مسلمانون پر

واجب ہی کہ وہ سب اسوقت دو رتبے حاصل کرین۔ ایک رتبے مین تو دیندار بنین دوسرے
مین دین کے مددگار بنین اور اسوقت متفق ہوکر زبان سے۔ قلم سے۔ درم سے۔ قدم سے
دین واسلام کی مدد کرین اور مدد دین اور وہ امداد اسلام کی یہ ہی کہ جس شہر وقصبے مین
قاضی حاجی سراج الدین احمد قادری واعظ رد نصاری جائے وہان کے تمام اہل اسلام
کو چاہیے کہ اپنے بلکہ غیر قومونکے لوگونکو کوشش کرکے جمع کرین اور اس ناچیز کا وعظ
دعوت اسلام ونصیحت مفید عام آپ سُنین اور اپنے سب عزیزون اور اقارب اور دوست
آشناؤن کو سنوائین۔ بلکہ یہ وعظ ہر قوم کے لوگون کے بھی گوش گزار کرادین۔ یہ عاصی
پرمعاصی ہندؤنکے بید شاستر وغیرہ سے بھی واقف ہی۔ وعظ اس خوبی اور اخلاق کا ہی کہ
ہندو مسلمان۔ عیسائی۔ حکام۔ کرسٹان وغیرہ جو کوئی سُنتا ہی خوش اور راضی ہوتا ہی
اور پسند کرتا ہی۔ اور کچھ چندہ بھی جسکی انتہا یہ ہی کہ ایک پیسے سے لیکر ہزار روپے تک
جنکو جو توفیق ہو خود دین اور دوسرونسے بھی جہانتک ہوسکے کوشش کرکے
دلائین تاکہ کوئی اس ثواب عظیم اور نعمت عظیمہ سے محروم نرہے جو کل حسنات اور عبادات سے
افضل اور مقدم ہی اور جس شہر اور قصبے مین جو کچھ چندہ وصول ہوگا اُس روپے کی کتابین
جو فن مناظرہ مین حضرت امام فن مناظرۂ اہل کتاب ناصر الدین سید محمد ابو المنصور صاحب نے
اور جناب مولانا مولوی نصرت علی صاحب نے۔ اور حضرت مولانا مولوی محمد علی صاحب نے۔ اور
جناب مولانا مرزا مغل بیگ صاحب۔ اور جناب چودھری مولابخش صاحب اور سوائے
انکے اور علمای اسلام نے مخالفین کی کتابون کے مقابل کتابین تصنیف کی ہین۔ دہلی
اور کانپور سے منگاکر اُس شہر یا قصبے مین کتب خانہ قائم کیا جائیگا اور اخبار منشور محمدی
اور اخبار نور علے نور اور تحفۂ محمدیہ وغیرہ بھی منگایا جائیگا اور باشندگان اہل اسلام

بستی سے ایک انجمن قائم کیجائیگی اور ہر ہفتے مین اُس انجمن کا جلسہ ہوا کرے گا جسمین اِن
اخبارات اور کتابون کا وعظ ہوا کرے گا جس سے ہر شخص ادنا اعلی اسلام کی خوبی سے
واقف ہوگا اور جسقدر اس قسم کی انجمنین قائم ہونگی وہ سب آپسمین اتفاق اور اتحاد اور
محبت رکھین گی اور ہمیشہ ایک دوسرے کی مدد کرینگی۔ اور اِس چندے سے اِس فقیر کی
کوئی ذاتی غرض اور مطلب نہین ہی صرف ترقی دین اسلام اور قوم کی مقصود ہی۔ ایک
سال تک یہ کام اِس فقیر سے بالفعل بطور امتحان کے آزادی کے ساتھ لیا جائے۔ جب
اِس فقیر کے کہنے کے موافق سال بھر مین تجربہ ہو جائے تو پھر آیندہ سالانہ جلسے مین
جو حکم ہوگا اور تجویز ہوگی یہ فقیر بسر و چشم اُسکو قبول کریگا اور اُسپر عمل کرے گا اور اِسی
چندے کے روپے سے سفر کا خرچہ بھی لیا جائے گا اور ایک پرچہ بھی جسکا تذکرہ اوپر
ہوا ہی ہفتہ وار یا ماہوار جسقدر گنجایش ہوگی چھاپا جائے گا جسمین آمد خرچ اور فقیر کے
دورے کی کیفیت اور مسلمانون کے حالات اور جو جہان انتظام کیا جائیگا وہ سب چھپا
کرے گا اور جو جو خیالات میرے دل مین سمائے ہوئے ہین وعظ و نصیحت کے مضامین
ہوا کرینگے اور جو جو صاحبان عالی شان اِسوقت اِس جلسۂ متبرکہ مین آج کے روز شریک
ہین اُونکی خدمت مین یہ پرچے سلسلے وار بلاقیمت مفت ارسال ہوا کرینگے پھر دیکھیے
کسطرح خدا کے کرم و فضل سے ترقی روز بروز ظہور مین آتی ہی

بوی گل کیطرح گلشن سے مہک نکلے ہم
صورتِ چہرۂ خورشید چمک نکلے ہم

ہو جو کوشش تو گرے سر کو اُٹھا سکتے ہین
اور ہر اک قوم کی نظرون مین سما سکتے ہین

آپ بڑھ سکتے ہین طاقت کو بڑھا سکتے ہین
بگڑی حالت کو جو چاہین تو بنا سکتے ہین

دولت عقل وہ دولت ہی کہ لاثانی ہی
انٹرنس اسمین نہ لین ہم تو یہ نادانی ہی

کیا کرین ناچار ہین کہ مضمون طویل ہو گیا اور مطلب بر نہ آیا اس مختصر مین مفصل حال نہ سُنا سکا اسیلیے اب خداوند تعالی سے دعا مانگتا ہون کہ ای میرے پروردگار تو اپنے فضل و کرم بے شمار سے اسوقت حاضرین جلسہ کے دلون مین ایسی توفیق اور محبت اور رحمدلی اور خدا ترسی اور ہمدردی عطا فرما کہ وہ میرے معروضے کو بیکار جانکر پھینک نہ دین کہ دولتمند اور علم و ہنر والے خوبصورت لوگون کی بات ہر کوئی سُنتا اور مانتا ہی لیکن غریب کی کوئی نہین سُنتا۔ میرے معروضے پر غور کرین اور منظور فرمائین اور پسند مرحمت کرین تو سال بھر تک اپنی تمام تمنای دلی کا بخوبی اظہار حاضرین جلسہ کی حضور عرض کیا کرے۔ واجب تھا عرض کیا اب آپ جانین اور خدا جانے فقط۔

## لائق توجہ اہل علم

خان بہادر چودھری نصرت علی صاحب رئیس سندیلہ نے ندوۃ العلما کے دوسرے جلسے مین ۱۶ شوال ۱۳۱۲ کو یہ تجویز پیش کی تھی کہ جو صاحب عنوان ذیل پر مضمون لکھین اور اراکین منتخبہ ندوۃ العلما اُسکو پسند کرین تو اُنکی خدمت مین مبلغ سَو روپے بطور ہدیہ پیش کیے جائینگے اور وہ رقم چودھری صاحب ممدوح نے اپنے پاس سے دینا منظور کیا ہی جلسۂ مذکور مین باتفاق یہ تجویز منظور ہوئی تھی۔ لہذا اُس تجویز کا اعلان کر کے اہل علم سے درخواست کیجاتی ہی کہ عنوان ذیل پر مضمون لکھین۔ وہ یہ ہی۔ علما اور عامۂ مسلمین کے باہمی تعلقات بحیثیت دینی کیا ہونے چاہیین اور بغرض حمایت دین و ترقی علوم عربیہ ان تعلقات کے قائم رکھنے کی کیا تدبیرین ہین چونکہ یہ مضمون نہایت ضروری اور خاص و عام سب کے لیے بہت مفید ہی اسیلیے ہم اُمید رکھتے ہین کہ اہل علم اسطرف توجہ فرما کر بوضوح تمام اِسے بیان کرینگے۔

فقیر محمد علی عفی عنہ ناظم ندوۃ العلما